

گستاخگار  
اور  
رحمت پروردگار

ڈاکٹر صاحبزادہ  
ابوالخیر محمد زبیر

4204

87494

~~87494~~

کتاب - گنگر اور رحمت پروردگار  
مصنف - ڈاکٹر صاحبزادہ ابوالخیر محمد زبیر  
کمپوزنگ - صاحبزادہ فائز محمد

قیمت

اشاعت اول - ۱۳۱۸ھ / ۱۹۹۸ء  
ناشر - رکن الاسلام پبلیکیشنز  
آزاد میدان ہیر آباد حیدرآباد





نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

” احتساب ” ایک ایسی چیز ہے کہ اسکے نام سے بھی بڑے بڑے

سورماؤں کے پتے پانی ہو جاتے ہیں۔ خواہ کوئی غریب ہو یا امیر، فقیر ہو

یا بادشاہ اگر اس سے کوئی جرم سرزد ہو گیا اور وہ احتساب کے شکنجے میں

آگیا تو اسکے پسینے چھوٹ جاتے ہیں اور بعض تو ایسے ہوتے ہیں کہ اس

احتساب کے خوف سے انکا ہارٹ فیل تک ہو جاتا ہے اور بعض ایسے ہوتے

ہیں جو خود کشی کر کے اس خوف سے نجات حاصل کرنے کی کوشش کرتے

ہیں۔

اے انسان! ذرا غور تو کر یہ تو دنیا کا ایک معمولی سا احتساب ہے

جہاں دس جاننے والے دلاسہ حوصلہ اور تسلی دینے والے بھی ہوتے ہیں۔

دس سفارشی بھی نکل آتے ہیں کچھ نہ کچھ لے دے کے بھی کبھی جان چھڑالی

جاتی ہے۔ لیکن آخرت کا احتساب وہ عظیم اور خوفناک احتساب ہوگا

جہاں نہ لے دے کے جان چھوٹے گی، نہ جھوٹی گواہیوں سے کام چلیگا، نہ

عزیز رشتہ دار کام آئینگے نہ دوست اور جگری یار مدد کو آئینگے نہ کسی ایم پی

اے ایم این اے کی سفارش چلے گی نہ کسی بڑے دنیاوی حاکم سے تعلق

اور رشتہ داری کام آئیگی۔ قبر کی تاریک کالی کوٹھری میں جب عذاب کے

فرشتے تجھ پر آگ کے کوڑے برسارے ہونگے تو تیری چیخ و پکار اور فریاد

کو نہ کوئی تیرا ساتھی سننے والا ہوگا اور نہ کوئی اسوقت تیرا حامی تیری مدد

کرنے والا ہوگا۔ پھر میدان حشر میں جب تیری بد اعمالیوں اور تیری سیاہ

کاروں کی ایک لمبی فہرست تیرے ہاتھ میں تھمائی جائیگی اسوقت بھی تیری

کسمپرسی کا عالم یہ ہوگا کہ نہ ان جرائم سے انکار کرتے بن پڑے گی کیونکہ

خود تیرے ہاتھ پر آنکھیں اور کان تیرے ان جرائم کی اسوقت گواہی

دے رہے ہوں گے۔ نہ اسوقت کوئی تیرا جگری یار اور دوست تیری مدد کو

آئیگا کیونکہ الاخلاء یومئذ بعضهم لبعض عدو (سورۃ الزخرف ۶۷/۳۳)

گھرے دوست اس دن ایک دوسرے کے دشمن ہوں گے۔ نہ تیرے بیوی

بچے نہ تیرے عزیز و اقارب اسوقت تیرے کوئی کام آئیں گے کیونکہ اس دن تو

بھائی اپنے سگے بھائی سے ماں اپنے بیٹے سے بیٹا اپنے باپ سے بھاگ رہا ہوگا۔

یوم یفر المرء من اخیہ و امہ و ابیہ و صاحبته و بنیہ (سورۃ عبس ۳۳/۳۵/۸۰)

اس دن بھاگے گا آدمی اپنے بھائی سے اور اپنی ماں سے اور اپنے باپ سے

اور اپنی بیوی سے اپنے بچوں سے۔ نہ اس وقت کسی دنیاوی جاہ و منصب

رکھنے والے کی کسی سفارش سے کام بنے گا ” فما تنفعهم شفاعۃ الشافعیین

(سورۃ المدثر آیت ۳۸/۳۷) بس انہیں سفارش کرنے والوں کی سفارش کوئی

فائدہ نہیں پہچائیگی۔ نہ تیری کار کوٹھی بننے لگے جائیدادیں اور مال و دولت تجھے

اس سخت احتساب سے بچا سکیگا ” یوم لا ینفع مال ولا بنون ” (سورۃ الشعراء

آیت ۸۸/۲۶) جس دن نہ مال کام آئیگا اور نہ بیٹے۔ اور مجرم ثابت ہونے

پر جب دوزخ کے ہیبتناک فرشتے تجھے بالوں سے پکڑ کر کھینچتے ہوئے

دوزخ کی طرف لیکے جا رہے ہوں گے اس وقت تجھے بچانے والا کوئی نہ ہوگا۔

” کلا لئن لم ینتہ لیسفعا بالناصیۃ ناصیۃ کاذبۃ خاطئۃ فلیدع نادیہ سندع

الزبانۃ (سورۃ علق آیت ۱۵ تا ۱۸/۹۶) خبردار! اگر وہ باز نہ آئے تو ہم ضرور

کھینچیں گے اس کے پیشانی کے بالوں سے وہ پیشانی جو جھوٹی خطا کار ہے

پس وہ بلائے اپنے ہم نشینوں کو ہم بھی جہنم کے فرشتوں کو بلائیں گے۔

۱۲۱ وقت تو کھے گا ہاے میرا مال و دولت میرا رعب و بدبہ آج میرے

کوئی کام نہیں آیا کاش میرا حساب ہی نہ ہوتا کاش مجھ پر موت ہی آجاتی

واما من اوتى كتابه بشماله فيقول ياليتنى لم اوت كتابيه و لم ادر ما

حسابيه ياليتها كانت القاضيه ما اعنى عنى ماليه هلك عنى سلطانيه خذوه

فغلوه ثم الجحيم صلوه ثم فى سلسله ذرعها سبعون ذراعا فاسلكوه (سورة

الحاقة ۲۵ تا ۳۲) اور جسکو دیا جائے گا اس کا نامہ اعمال بائیں ہاتھ میں وہ کہیگا

کہ اے کاش مجھے نہ دیا جاتا میرا نامہ اعمال اور میں نہ جانتا کہ میرا حساب

کیا ہے اے کاش موت نے ہی میرا قصہ پاک کر دیا ہوتا آج میرا مال

میرے کسی کام نہ آیا مجھ سے میری حکومت بھی جاتی رہی (فرشتوں کو حکم

ہوگا) اسکو پکڑ لو اور اسکی گردن میں طوق ڈال دو پھر اسے دوزخ میں ڈال دو

پھر ستر گز لمبی زنجیر میں اسکو جکڑ دو۔ لیکن یہاں تو موت بھی نہیں کہ مر کر

ہی اس عذاب سے چھٹکارا مل جائے۔ حتیٰ کہ جب جسم جل کر راکھ

ہو جائے گا تو پھر دوبارہ صحیح کر دیا جائے گا تاکہ عذاب مسلسل ہوتا رہے۔

كلما نضجت جلودهم بدلناهم جلودا غيرها ليذوقوا العذاب (سورة النساء ۵۶)

(۴) جس وقت ان کی کھالیں جل جائیں گی تو ہم ان کو اور کھالیں بدل دیں

گے تاکہ وہ مسلسل چکھتے رہیں عذاب۔

### مقام خائفین و تائبین :-

ہاں مگر وہ عاصی و سیاہ کار بندے جو اس آخرت کے احتساب کے

خوف سے اس دنیاوی زندگی میں لرزتے رہتے ہیں اس درد ناک عذاب

کے تصور سے انکے دل کانپتے رہتے ہیں انکی آنکھوں سے آنسو بہتے رہتے ہیں

اور اس خوف سے اپنے گناہوں کو چھوڑ کر وہ اپنی سابقہ کوتاہیوں اور لغزشوں پر

اپنے رب کے حضور ندامت اور شرمندگی عجز و انکساری اور تضرع و زاری

کیساتھ مغفرت و بخشش طلب کرتے رہتے ہیں اور اپنے گناہوں پر نادم

ہو کے توبہ کرتے رہتے ہیں انکے لیے قرآن میں بشارتیں دی گئی ہیں کہ ایسے

گنہگار بندوں کو انکا رب معاف فرمادے گا قبر و حشر کی تکلیفیں قیامت کے دن کے حساب و کتاب کو ان پر اللہ آسان فرمادے گا اور انے راضی ہو کر ان کو اپنی جنت میں داخل فرمادے گا۔

قرآن کی روشنی میں:-

آئیے ذرا قرآن کی روشنی میں دیکھیں کہ اللہ ت ڈرنے والوں اور اس سے توبہ اور استغفار کرنے والوں کا کیا مقام ہے۔ ارشاد ہوتا ہے۔

(۱) ولمن خاف مقام ربہ جنان۔ (سورہ رحمن آیت ۵۵/۶۳) اور جو اپنے رب کے سامنے کھڑے ہونے سے ڈرتا ہے اس کے لئے دو باغ ہونگے۔ کہیں ارشاد ہوتا ہے۔

(۱) والذین یصلون ما امر اللہ بہ ان یوصل ویخشون ربہم ویخافون سوء الحساب والذین صبروا ابتغاء وجه ربہم واقاموا الصلوٰۃ وانفقوا مما رزقناہم سرا و علانیۃ ویدرؤن بالحسنة السيئة اولئک لهم عقبۃ الدار جنت عدن یدخلونہا ومن صلح من آبائہم وازواجہم و ذریاتہم والملئکۃ یدخلون علیہم من کل باب سلام علیکم بما صبرتم فنعیم عقبی الدار۔ (سورہ الرعد آیت ۲۱ تا ۲۳)

وہ لوگ جو ملاتے ہیں اسے جسے ملانے کا اللہ نے حکم دیا ہے اور اپنے رب سے ڈرتے رہتے ہیں اور برے حساب کا خوف رکھتے ہیں۔ اور جنہوں نے مصائب پر صبر کیا اپنے رب کی رضا اور خوشنودی حاصل کرنے کے لئے اور صحیح صحیح نماز ادا کی اور ہمارے دیئے ہوئے میں سے پوشیدہ اور ظاہراً خرچ کیا اور برائی کے مقابلے میں بھلائی کرتے ہیں انہیں کے لئے دار آخرت کی راحتیں ہیں سدا بہار باغات ہیں جن میں وہ خود بھی رہیں گے اور ان کے باپ دادا اور انکی بیویاں اور انکی اولاد میں سے جو صالح ہونگے وہ بھی



رہیں گے اور انکے پاس فرشتے ہر دروازے سے یہ کہتے ہوئے آئیں گے تم پر  
سلامتی ہو تمہارے صبر کرنے کی وجہ سے۔ پس کیسا عمدہ ہے یہ آخرت کا  
گھر۔

(۳) کہیں فرمایا ان الدین یخشون ربہم بالغیب لہم معفرة و اجر کبیر۔ (سورة  
الملك ۱۷/۱۲) بیشک جو لوگ بغیر دیکھے اپنے رب سے ڈرتے ہیں انکے لئے  
بخشش اور بڑا ثواب ہے۔

(۴) کہیں برے اعمال کر کے اپنے نفسوں پر ظلم ڈھا کے اپنے رب سے  
مغفرت طلب کرنے والوں کو انکی خطاؤں کی معافی کا یوں سزودہ سنایا جاتا ہے  
ومن یعمل سوء او یظلم نفسه ثم یتستغفر اللہ یجد اللہ غفوراً رحیماً۔ (سورة  
النساء آیت ۱۱۰/۴) اور جو کوئی برا کام کر بیٹھے یا ظلم کرے اپنے آپ پر پھر  
اللہ سے بخشش طلب کرے تو اللہ کو بہت بخشش کرنے والا اور رحم  
کرنے والا پائیگا۔

(۵) سبحان اللہ! توبہ استغفار بھی گنہگار بندوں کے لئے کیسا عظیم سہارا  
ہے کہ اسکے سبب وہ ”رب قہار“ انکے لئے ”رب غفار“ بن جاتا ہے۔  
اسکا غضب و جلال انکے لئے ”کرم و جمال“ میں بدل جاتا ہے۔ اور دوزخ  
کے مستحق مجرم اسکے دامن عفو میں آکر سزا سے بچ جاتے ہیں۔ بلکہ قرب  
کے اعلیٰ مناصب پر فائز ہوتے چلے جاتے ہیں۔

والذین اذا فعلوا فاحشة او ظلموا انفسہم ذکر وا اللہ فاستغفروا لذنوبہم  
ومن یغفر الذنوب الا اللہ ولم یصروا علی ما فعلوا وهم یعلمون اولئک  
جزاؤہم مغفرة من ربہم و جنات تجری من تحتہا الانہار خالدین فیہا و نعم  
اجر العاملین۔ (آل عمران ۳۱/۳)

اور یہ وہ لوگ ہیں کہ جب کر بیٹھیں کوئی گناہ یا ظلم کریں اپنے آپ پر تو  
اللہ کو یاد کرنے لگتے ہیں اور اپنے گناہوں کی معافی مانگنے لگتے ہیں۔ اور اللہ

سو کون گناہوں کو کھٹنے والا ہے اور اپنے کئے پر وہ اڑتے نہیں اور وہ جانتے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں کہ ان کا بدلہ انکے رب کے یہاں بخشش ہے اور باغ ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی ہمیشہ رہیں گے ان میں اور کام کرنے والوں کی کیسی اچھی مزدوری ہے۔

(۶) کہیں فرمایا۔ وانی لغفار لمن تاب وآمن و عمل صالحا ثم اھتدی (ط)

(۲۰/۲۸)

اور بیشک میں بہت کھٹنے والا ہوں اسے جس نے توبہ کی اور ایمان لایا اور اچھا کام کیا پھر ہدایت پر رہا۔

(۷) جو اسکی نافرمانی کر کے اسکی رحمت سے دور ہو گئے تھے اب توبہ کے بعد

اسی رب غفور ورحیم کی رحمت انکو اپنی آغوش میں یوں لے لیتی ہے۔

انما التوبۃ علی الذین یعملون السوء بجهالة ثم یتوبون من قریب فالذک

یتوب اللہ علیہم وکان اللہ علیما حکیما۔ (النساء ۱۷/۱۸) توبہ جس کا قبول

کرنا اللہ تعالیٰ نے اپنے ذمہ لے لیا ہے انکی توبہ ہے جو بے کجھی سے گناہ کر

بیٹھتے ہیں پھر جلدی سے توبہ کر لیتے ہیں بس یہی لوگ ہیں جن پر اللہ تعالیٰ

نظر رحمت سے توجہ فرماتا ہے اور اللہ تعالیٰ سب کچھ جاننے والا ہے اور بڑی

حکمت والا ہے۔

(۸) اور جب کوئی گنہگار بندہ یہ سوچ کر بالکل مایوس ہو جاتا ہے کہ میں نے

کتنی بڑی بڑی نافرمانیاں کی ہیں اور کتنے بے حد و حساب میرے گناہ ہیں یہ

کیسے معاف ہوں گے۔؟ کوئی دوسرا ملک بھی نہیں جہاں رب کے غضب و جلال

سے بچنے کے لئے وہاں بھاگ کر پناہ لے لوں۔ کوئی جہاں میں ایسا طاقتور بھی

نہیں جو اسکے مقابلہ میں پناہ دیکر مجھے بچالے، اب بھلا میرا کیا بنے گا؟ ایسے

مایوس، لاچار اور گنہگار بندہ کو یہ خوشخبری سنا کر گویا اسکے مردہ جسم میں جان

ڈال دی جاتی ہے قل یا عبادی الذین اسرفوا علی انفسہم لاتقنطوا من

رحمة الله ان الله يغفر الذنوب جميعا انه هو الغفور الرحيم - (الزمر آیت ۵۳)  
 آپ فرما دیجئے کہ اے میرے بندو! جنہوں نے زیادتیاں کی ہیں اپنے  
 نفسوں پر، اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہوں۔ بیشک اللہ سارے گناہوں  
 کو بخشدیگا۔ بلاشبہ وہ بہت بخشنے والا اور رحم فرمانے والا ہے۔

(۹) اور انکی ڈھارس بندھائی جاتی ہے کہ جب تک تم توبہ استغفار کرتے  
 رہو گے، ہم تمہیں عذاب نہیں دینگے۔ وما كان الله معذبهم وهم يستعفرون  
 (الانفال آیت ۳۳ / ۸) اور اللہ تعالیٰ انہیں عذاب دینے والا نہیں اس حال میں  
 کہ وہ مغفرت طلب کر رہے ہوں۔

(۱۰) بلکہ ایسے بندے اللہ کو پسند ہیں جو اپنے گناہوں پر شرمندہ ہو کے  
 اس سے توبہ و استغفار کرتے ہیں اللہ تعالیٰ انکو اپنے پیارے بندوں میں  
 شمار کرتے ہوئے انکے اس استغفار پر اظہار پسندیدگی فرماتا ہے۔ اور انکو  
 دین و دنیا میں بہترین اپنے انعامات سے نوازنے کی خوشخبری سناتا ہے۔ وما  
 كان قولهم الا ان قالوا ربنا اغفر لنا ذنوبنا و اسرافنا في امرنا و ثبت اقدامنا و  
 انصرنا على القوم الكافرين فاتاهم الله ثواب الدنيا و حسن ثواب الآخرة  
 و الله يحب المحسنين - (سورة آل عمران آیت ۱۳۷ / ۱۳۸)

اور انکا کہنا صرف یہی تھا کہ ہمارے رب ہمارے گناہ بخشدے اور  
 ہمارے کاموں میں جو ہم سے زیادتیاں ہو گئی ہیں (انکو بھی بخشدے) اور  
 ہمیں ثابت قدم رکھ اور کافروں پر ہماری مدد فرما تو اللہ نے انہیں دنیا کا  
 انعام دیا اور آخرت کا عمدہ بدلہ عطا فرمایا اور اللہ نیکی کرنے والوں کو پسند  
 کرتا ہے۔

(۱۱) دوسرے مقام پر فرمایا :- ان الله يحب التوابين و يحب المتطهرين -  
 سورة البقرة ۲۲۲ / ۲) بیشک اللہ تعالیٰ بہت توبہ کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے  
 اور پاک رہنے والوں کو پسند کرتا ہے۔

(۱۲) صرف یہی نہیں بلکہ اس کے خاص نورانی فرشتے جو حاملین عرش ہیں وہ بھی استغفار اور توبہ کرنے والے بندوں سے محبت کرتے ہیں۔ اور اللہ کی بارگاہ میں اسکی بخشش و مغفرت کی دعائیں کرتے ہیں۔ الذین یحملون

العرش ومن حوله یسبحون بحمد ربهم و یومنون به و یتستغفرون للذین آمنوا ربنا وسعت کل شیء رحمة و علما فاغفر للذین تابوا و اتبعوا سبیلک و قہم عذاب الجحیم ربنا و ادخلہم جنات عدن التی وعدتہم و من صلح من آبائہم و ازواجہم و ذریاتہم انک انت العزیز الحکیم و قہم السیئات و من تقو السیئات یومئذ فقد رحمتہ و ذالک هو الفوز العظیم۔ (سورۃ المؤمن آیت ۸۴-۸۶)

جو فرشتے عرش کو اٹھائے ہوئے ہیں اور جو عرش کے ارد گرد اپنے رب کی حمد کیساتھ اسکی پاکی بیان کرتے ہیں اور اس پر ایمان رکھتے ہیں اور وہ ایمان والوں کیلئے بخشش طلب کرتے ہیں۔ اے ہمارے رب تو نے اپنی رحمت اور علم سے ہر چیز کو گھیر لیا ہے تو انہیں بخش دے جنہوں نے توبہ کر لی اور تیرے راستے پر چلتے رہے۔ اور انہیں دوزخ کے عذاب سے بچالے۔ اے ہمارے رب اور انہیں ہمیشہ رہنے والے باغوں میں داخل فرما جن کا تو نے ان سے وعدہ کیا ہے اور انہیں بھی ان کے باپ دادوں اور انکی بیویوں اور انکی اولاد میں سے جو مغفرت کے لائق ہوں (انکو بھی جنت میں داخل فرما) بیشک تو ہی بڑے غلبہ والا اور بڑی حکمت والا ہے۔

(۱۳) پھر وہ غفور و رحیم رب اپنے توبہ و استغفار کرنے والے اس بندہ کو نہ صرف معاف فرما دے تا ہے بلکہ اس کے سیاہ نامہ اعمال میں جتنے گناہ ہوتے ہیں اس توبہ کی وجہ سے ان سب کو مٹا دے تا ہے۔ وهو الذی یقبل التوبۃ عن عبادہ و یعفو عن السیئات و یعلم ما تفعلون (سورۃ الثوری آیت ۲۵/۳۲) اور وہی ہے جو اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا ہے اور انکے گناہ

معاف کر دے تا ہے مٹا دے تا ہے ۔ اور جو کچھ تم کرتے ہو وہ سب جانتا ہے ۔

(۱۳) دوسرے مقام پر فرمایا ۔ یصحواللہ ما یشاء ویثبت عندہ ام الکتاب ۔

(سورہ الرعد آیت ۱۳/۱۳۹) مٹاتا ہے اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے (گناہوں کو) اور باقی رکھتا ہے (جو چاہتا ہے) اور اسی کے پاس ہے اصل کتاب ۔

(۱۵) بلکہ اپنے اس گنہگار بندہ کی عجز و انکساری اور تضرع و ذراری کیساتھ

توبہ و استغفار کو دیکھ کر اسکا دریائے رحمت اسقدر جوش میں آجاتا ہے کہ

اپنے اس بندے کے سارے گناہوں کو نیکیوں میں بدل کر اسکو اپنا محبوب

و مقرب بنا لیتا ہے ۔ الامن تاب و آمن و عمل عملا صالحا فلنک یبدل اللہ

سیئاتہم حسنات و کان اللہ غفورا رحيما۔ (الفرقان آیت ۴۰/۲۵)

مگر جس نے توبہ کی اور ایمان لایا اور نیک کام کئے تو یہ لوگ وہ ہیں کہ

بدل دیگا اللہ تعالیٰ انکی برائیوں کو نیکیوں سے ۔ اور اللہ تعالیٰ بہت بخشنے والا

اور نہایت مہربان ہے ۔

(۱۶) جب توبہ اور استغفار کے اتنے بے شمار فوائد اور ثمرات ہیں پھر

اے گنہگار بندے اپنے رب کے حضور توبہ کرنے میں کیوں دیر کرتا ہے ؟

کیا تجھے یقین نہیں آ رہا کہ وہ اتنے سارے اور اتنے بڑے بڑے گناہوں کو

آن واحد میں بخشدے گا ؟ ۔ اسکی رحمت اپنے گنہگار بندے کو قبولیت توبہ

کا یقین دلاتے ہوئے توبہ کی رغبت دلاتی ہے اور ارشاد ہوتا ہے ۔ الم

یعلموا ان اللہ هو یقبل التوبۃ عن عباده و یأخذ الصدقات وان اللہ هو

التواب الرحیم۔ (سورہ التوبہ ۱۰۳/۹) کیا انہیں علم نہیں کہ اللہ ہی اپنے بندوں

کی توبہ قبول فرماتا ہے اور صدقہ خود اپنے دست قدرت میں لے لیتا ہے اور

یہ کہ اللہ ہی توبہ قبول فرمانے والا مہربان ہے

(۱۷) وہ کریم و رحیم رب جسکی رحمت و شفقت پر ہزار ماں باپ کی رحمتیں

اور شفقتیں قربان، بھلا اسکو کب گوارا ہو سکتا ہے کہ اس کا بندہ دوزخ کے دھکتے ہوئے انگاروں میں جلے، اسی لئے وہ قرآن مجید میں بار بار اپنے بندوں کو توبہ و استغفار کا حکم دے رہا ہے تاکہ اسکے بہانہ وہ انکے گناہوں کو معاف کر کے انکو جنت میں داخل کر دے۔

(۱۸) یا ایہا الذین آمنوا توبوا الی اللہ توبۃ نصوحا عسی ربکم ان یکفر عنکم سیاتکم ویدخلکم جنت تجری من تحتها الانہار یوم لا ینحزی اللہ النبی والذین آمنوا معہ نور ہم یسعی بین ایدیہم وبایمانہم یقولون ربنا اتمم لنا نورنا واغفر لنا انک علی کل شیء قدیر (تحریم ۸/۲۲)

اے ایمان والو اللہ کی جناب میں سچی توبہ کرو کچھ بعید نہیں کہ تم سے تمہارا رب تمہارے گناہ دور کر دے اور انہیں ایسے باغوں میں داخل کر دے جسکے نیچے نہریں بہ رہی ہوں گی۔ اس دن اللہ رسوا نہیں کریگا نبی کو اور ان لوگوں کو جو ان کے ساتھ ایمان لائے اس روز انکا نور ایمان دوڑتا ہوگا انکے آگے آگے اور انکے دائیں جانب۔ وہ عرض کریں گے کہ اے ہمارے رب ہمارے لئے ہمارا نور پورا فرما دے اور ہمیں بخش دے بیشک تو جو چاہے اس پر قادر ہے۔

(۱۹) کہیں فلاح کی بشارت دے کر توبہ کا حکم دیا جا رہا ہے۔ وتوبوا الی اللہ جمیعا ایہا المؤمنون لعلکم تفلحون (النور ۲۴/۱۳) اے ایمان والو! تم سب کے سب اللہ سے توبہ کرو تاکہ تم فلاح پا جاؤ۔

(۲۰) تو کہیں توبہ کے ذریعے دین و دنیا کے بے شمار فوائد کے حاصل ہونے کی خوشخبری سنا کر توبہ اور استغفار کرنے کا حکم دیا جا رہا ہے۔ وان استغفروا ربکم ثم توبوا الیہ یمتعم میناعا حسنا الی اجل مسمیٰ (سورہ ہود ۱۱/۳)

اور اپنے رب سے بخشش طلب کرو پھر اسکی طرف (صدق دل سے) متوجہ ہو جاؤ وہ تمہیں لطف اندوز کریگا زندگی کی راحتوں سے ایک مقررہ۔

میعاد تک ۔

(۲۱) کہیں حضرت ہود کی زبانی توبہ کے ذریعے آسمان سے باران رحمت کے نزول اور قوم و ملت کی قوت اور طاقت میں اضافہ کی نوید سنا کر توبہ کا

شوق دلایا جا رہا ہے ۔ و یا قوم استغفروا ربکم ثم توبوا الیہ یرسل السماء علیکم مدرارا ویزدکم قوۃ الی قوتکم ولا تتولوا مجرمین ۔ سورۃ ہود ۲۵/۱۱۱۔

اے میری قوم تم اپنے رب سے مغفرت طلب کرو ۔ پھر اسکی طرف رجوع کرو تو وہ تم پر خوب بارشیں برسائے گا اور تمہاری قوت کی اور بڑھائے گا اور اسکی نافرمانی کرتے ہوئے اس سے منہ نہ موڑو ۔

(۲۲) کیسا رحیم و کریم رب ہے ! پہلے توبہ کے فوائد بتا کر اس کی طرف شوق دلا کر اسکی طرف رغبت دلاتا ہے ۔ لیکن ان ترغیبات اور فوائد کے باوجود اگر کوئی توبہ کی طرف نہیں آتا پھر اسکو برے انجام اور دردناک عذاب سے ڈرا کر اسکو توبہ کرنے کی طرف مائل فرماتا ہے ۔ تاکہ کسی نہ کسی طرح یہ توبہ کر کے دوزخ میں گرنے سے بچ جائے ۔ فان یتوبوا یک خیر الہم و ان یتولوا یعذبہم اللہ عذابا الیما ۔ (سورۃ توبہ ۳، ۴) تو اگر وہ توبہ کر لیں تو انکا بھلا ہے اور اگر منہ پھیریں (اور توبہ نہ کریں) تو اللہ انہیں سخت عذاب دیگا ۔

حدیث کی روشنی :-

احادیث مبارکہ میں بھی توبہ اور استغفار کرنے والوں کے بڑے فضائل ذکر کئے گئے ہیں چند احادیث نقل کی جاتی ہیں ۔ جس سے بخوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ توبہ اور استغفار اللہ تعالیٰ کی کتنی بڑی نعمت ہے اور اسکا حاصل کرنے والا اپنے رب کے غضب اور جلال سے بچکر کس طرح اسکا آغوش رحمت میں آجاتا ہے ۔

نہ جہاں میں کہیں اماں ملی جو اماں ملی تو کہاں ملی  
میرے جرمہائے سیاہ کو تیرے عفو بندہ نواز میں

(۱) عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم  
يقول واللہ انی لاستغفر اللہ واتوب الیہ فی الیوم اکثر من سبعین مرۃ  
بخاری باب استغفار النبی صلی اللہ علیہ وسلم

ترجمہ :- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم کو میں نے یہ کہتے سنا کہ بیشک میں اللہ سے بخشش طلب کرتا  
ہوں اور اس سے اسکی بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں ایک دن میں ستر سے زیادہ  
مرتبہ - چونکہ استغفار اور توبہ کے بی شمار دینی اور دنیوی فوائد ہیں اور یہ  
ایک گنہگار بندے کو رب کا محبوب اور مقرب بنا دے تا ہے اس لئے امت  
کو اسکا شوق دلانے کے لئے اور استغفار اور توبہ کا عادی بنانے کے لئے خود  
حضور نے ایک ایک دن میں ستر دفعہ سے زیادہ استغفار فرمایا اور اللہ کی  
بارگاہ میں توبہ پیش کی حالانکہ حضور تو معصوم تھے حضور سے تو کوئی گنہ  
کبھی بھی سرزد ہی نہیں ہوا تھا اور جو ترک اولی کام تھے انکی بھی اللہ تعالیٰ  
نے اس آیت مبارکہ میں بخشش کا اعلان فرمادیا تھا - لیغفر لک اللہ ما  
تقدم من ذنبک وما تاخر - (سورۃ الفتح ۲/۳۸) تاکہ معاف فرمادے اللہ تعالیٰ  
آپکے اگلے اور پچھلے خلاف اولی تمام کام - پھر حضور کا کثرت سے استغفار فرمانا  
امت کو سبق دینے کے لئے تھا تاکہ آپکی امت بھی اسکی عادت ڈال لے اور  
اسکے ذریعے جو رحمتیں اور برکتیں اللہ تعالیٰ کی ایک بندہ کو ملتی ہیں اس سے  
آپکی امت کا ہر فرد مالا مال ہو جائے گا۔

(۲) عن ہلال بن یسار بن زید مولی النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال سمعت

ابی یحییٰ عن جدی انہ سمع النبی صلی اللہ علیہ وسلم يقول من قال

استغفر اللہ الذی لا الہ الا هو الحي القيوم واتوب الیہ ، غفر له ، وان کان فر



من الزحف - ( مشکوٰۃ عن ترمذی و ابوداؤد ص ۲۰۵ )

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ جس بندہ نے یہ کہا

استغفر اللہ الذی لا الہ الا هو الحی القیوم واتوب الیہ وہ کثراً گیا اگرچہ وہ

اسلامی لشکر سے پیٹ موڑ کر بھاگا ہو۔

یعنی حضور کے ارشاد کا مقصد یہ ہے کہ شریعت اسلامیہ میں

کافروں سے جہاد کے وقت اسلامی لشکر میں سے پیٹ موڑ کر بھاگنا سخت

ترین گناہ اور بدترین جرم شمار ہوتا ہے۔ لیکن جب بندہ اپنے رب کے

حضور استغفار کرتا ہے تو اس جیسے بڑے بڑے گناہوں کے پھار بھی اتنے

دریائے رحمت کے آگے خس و خاشاک کی طرت بہ جاتے ہیں۔ لہذا بڑے

بڑے گناہ کرنے والوں کی رحمت سے ناامید نہ ہو اسکے حضور صدق دل

سے استغفار کرو وہ تمہارے بڑے بڑے گناہوں کو بھی معاف کر دیگا۔

(۲) عن عبداللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لقد

عرضت علی الجنة والنار حتی جعلت انفخھا و خفت ان تغشاکم وجعلت

اقول رب الم تعدنی ان لا تعدبھم وانا فیھم ، الم تعدنی ان لا تعدبھم وھم

لیستغفرون - (شامل ترمذی / سنن ابوداؤد / سنن نسائی )

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ بیشک مجھ پر جنت اور دوزخ

پیش کی گئی یہاں تک کہ میں اسکو پھونک مارنے لگا کیونکہ مجھے ڈر ہوا کہ

کہیں یہ تمہیں نہ ڈھانپ لے ( یعنی اس آگ کی لپیٹ میں کہیں تم نہ آ جاؤ )

اور میں یہ کہنے لگا کہ اے میرے رب! کیا آپ نے مجھ سے وعدہ نہیں فرمایا

تھا کہ آپ انکو اس وقت تک عذاب نہیں دیں گے جب تک میں انکے

درمیان موجود ہوں۔ اے میرے رب! کیا آپ نے مجھ سے یہ وعدہ نہیں

فرمایا تھا کہ آپ ان کو اس وقت تک عذاب نہیں دیں گے جب تک یہ

استغفار کرتے رہیں گے۔

اس حدیث مبارک سے ایک طرف تو حضور کی عظمت اور منزلت کا پتہ چلتا ہے کہ آپ کو اللہ تعالیٰ نے کتنا بلند مقام عطا فرمایا ہے کہ دنیا میں بیٹھکر ساتوں آسمانوں کے اوپر جو جنت و دوزخ ہے اس کو ملاحظہ بھی فرما رہے ہیں اور اتنی طاقت و قوت اور اختیار بھی اللہ نے عطاء فرمایا ہے کہ چاہیں تو یہاں سے پھونک مار کر آتش دوزخ کو بجھا دیں۔۔۔ دوسرے اس حدیث مبارک سے اپنی امت پر آپ کی شفقت کا اندازہ بھی ہو گیا کہ امت کے عذاب کے فکر نے آپ کو بے چین و مضطرب کر دیا تھا۔ لیکن اس اضطراب کی حالت میں جس چیز نے آپ کے قلب انور کو سکون پہنچایا وہ رب کا یہ وعدہ تھا کہ ”ما کان اللہ ليعذبهم وانت فيهم وما كان اللہ معذبهم وهم يستغفرون“ کہ اللہ تعالیٰ اس وقت تک انہیں عذاب نہیں دیگا جب تک اے محبوب آپ ان میں موجود ہیں اور اس وقت تک انہیں عذاب نہیں دیگا جب تک یہ استغفار کرتے رہیں گے لہذا گنہگاروں کے لئے یہ دونوں چیزیں بہت بڑا سہارا ہیں کہ ایک حضور زندہ اور حی ہمارے درمیان موجود ہیں اور امت اپنے گناہوں پر استغفار بھی کرتی رہتی ہے، انشاء اللہ رب تعالیٰ اپنا وعدہ ضرور پورا فرمائے گا اور ان دونوں نعمتوں کے صدقہ میں ہم گنہگاروں کو ہرگز عذاب نہیں دے گا۔

(۲) عن ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قال استغفر اللہ الذی لا الہ الا هو الحی القيوم واتوب الیہ غفر لہ ذنوبہ وان کانت مثل زبد البحر۔۔۔ (مستدرک ج ۱ ص ۱۱۵ / مجمع الزوائد ج ۱ ص ۶۱۰)

حضور نے فرمایا کہ جس نے یہ کہا کہ استغفر اللہ الذی لا الہ الا هو الحی القيوم واتوب الیہ اسکے سارے گناہ بخش دئے گئے اگرچہ وہ سمندر کے جھاگوں کے برابر ہوں ذرا اپنے رب کرمیم کی رحمت واسعہ اور استغفار کے کرشمہ کو دیکھیں

کہ اسکے سامنے گناہوں کی قلت و کثرت کی کوئی حیثیت نہیں اگر سمندر کے جھاگوں کے برابر بے شمار گناہ بھی ہوں تو استغفار کے صدقہ میں اسکی بے حد و حساب رحمت اسکے سارے گناہوں کو بہا کر لیجاتی ہے اور اسکی ساری خطائیں معاف کر دی جاتی ہیں۔

لہذا اپنے گناہوں کی کثرت سے پریشان اور افسردہ نہ ہو بلکہ اسکی بے حد و حساب رحمت کو دیکھو اور اس سے استغفار اور بخشش طلب کرنے اور گناہوں سے توبہ کرنے میں جلدی کرو انشاء اللہ وہ رحیم و کریم تمہارے سارے گناہوں کو معاف فرمادے گا۔

(۱۰) عن فضالة بن عبید رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم العبد آمن من عذاب اللہ تعالیٰ ما استغفر اللہ۔ (مسند احمد ج ۶ ص ۲۰) حضور نے فرمایا بندہ اللہ کے عذاب سے اسوقت تک امن میں ہے جب تک وہ اللہ سے استغفار کر رہا ہے۔

ان بطش ربک لشدید۔ رب کی پکڑ پڑی سخت ہے اس سے کوئی بچانے والا نہیں ہاں اگر کوئی چیز اسکی سخت پکڑ اور عذاب سے بچانے والی ہے تو وہ استغفار ہے سبحان اللہ! استغفار ایک گنہگار کے لئے کتنا بڑا قیمتی سہارا ہے

(۱۱) عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من لزم الاستغفار جعل اللہ له من کل ضیق مخرجاً ومن کل هم فرجاً ورزقه من حیث لا یحتسب۔ (سنن ابوداؤد / سنن ابن ماجہ)۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ جس نے استغفار کو اپنے لئے لازم کر لیا یعنی پابندی سے پڑھا تو اللہ تعالیٰ اس کو ہر تنگی سے نجات اور ہر غم سے چھٹکارا عطا فرمادے گا اور اس کو وہاں سے رزق دے گا جہاں سے اس کا گمان بھی نہیں ہوگا۔

اس سے معلوم ہوا کہ "استغفار اور توبہ" کے صرف روحانی اور  
 اخروی فوائد ہی نہیں کہ اللہ تعالیٰ اسکو دوزخ کی آگ سے نجات دے دے  
 گا اور جنت عطا فرمادے گا بلکہ توبہ اور استغفار کرنے والے کو دنیا کے ہر  
 غم ہر آفت ہر مصیبت ہر پریشانی ہر دکھ سے نجات بھی ملی گی اور اللہ  
 تعالیٰ روزی کے دروازے بھی اس کے لئے کھول دے گا اور اسکے مال اور  
 کاروبار میں خوب برکت بھی عطا فرمائے گا۔ اور اسکو وہاں سے رزق عطا  
 فرمائے گا جہاں سے اسکو گمان بھی نہیں ہوگا۔

(۱) اپنے گناہوں کی زیادتی پر فکر مند اور پریشان ہونے والے انسان! کیا تو  
 یہ سوچتا ہے کہ میرے اتنے سارے بیشمار گناہ ہیں بھلا یہ کیسے بکتے جائیں  
 گے؟ اس پر پریشان نہ ہو، دیکھ وہ کیا فرما رہا ہے عن انس رضی اللہ تعالیٰ  
 عنہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم يقول قال اللہ تعالیٰ یا ابن  
 آدم انک ما دعوتنی ورجوتنی ورجوتنی غفرت لک علی ما کان منک ولا ابالی یا ابن  
 آدم لو بلغت ذنوبک عنان السماء ثم استغفرتنی غفرت لک یا ابن آدم انک لو  
 اتیتنی بقراب الارض خطایا ثم لقیتنی لا تشکر بی شیئا لا یتک بقرابها  
 مغفرة (جامع ترمذی)

حضرت انس ابن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اے اولاد  
 آدم تو مجھ سے جب تک دعا کرتا اور معافی کی امید رکھتا رہے گا میں تجھے  
 معاف کرتا رہوں گا خواہ تو نے کیسے ہی کام کیے ہوں اور مجھے اسکی کوئی پرواہ  
 نہیں۔ اے آدم کے بیٹے تیرے گناہ اگر آسمان کو بھی چھونے لگیں اور  
 تو مجھ سے انکی مغفرت چاہے تو میں تجھے معاف کر دوں گا۔ اے فرزند آدم  
 ! تو اگر زمین بھر کے بھی گناہ میرے پاس "لا یتک بقرابها" کے ساتھ کسی کو

شریک نہیں ٹھرایا تو میں زمین بھر کے رحمت و مغفرت کے ساتھ تجھ سے ملوں گا۔

(۸) دنیا میں اگر کسی ملازم، نوکر، غلام یا ماتحت سے ایک بار یا دو بار غلطی ہو جائے تو معاف کر دی جاتی ہے لیکن بار بار اگر کوئی غلطی کرے تو اسکو معاف نہیں کیا جاتا لیکن یہ کیسا رحیم و کریم آقا ہے جس کا بندہ اور غلام بار بار گناہ کر کے اپنے رب کے حضور آ کے صدق دل سے توبہ و استغفار کرتا ہے اور وہ ہر بار اسکو معاف فرمادے تا ہے۔

عن عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت جاء حبیب ابن الحارث الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ انی رجل مقراف للذنوب فقال تب الی اللہ یا حبیب! فقال یا رسول اللہ: انی اتوب ثم اعود قال کما اذنبت فتب قال اذا یا رسول اللہ تکثر ذنوبی قال عفو اللہ اکثر من ذنبک یا حبیب بن حارث۔ (حاکم / مسند ابو نعیم)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حبیب بن حارث آئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ میں بہت گنہگار انسان ہوں مجھ سے بہت گناہ سرزد ہوتے ہیں آپ نے فرمایا اے حبیب! اللہ سے توبہ کر لیا کرو انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! توبہ کر لیتا ہوں لیکن پھر دوبارہ مجھ سے گناہ سرزد ہو جاتا ہے آپ نے فرمایا جب بھی گناہ کیا کر تو فوراً توبہ کر لیا کرو انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس طرح تو میرے گناہ بہت بڑھ جائیں گے آپ نے فرمایا اے حبیب بن حارث! اللہ کا عفو و درگزر تیرے گناہوں سے کہیں زیادہ ہے۔

(۹) اگر کسی "جرم" کے پکے گواہ ہوں اور عدالت میں آ کر گواہی دے دوں تو "مجرم" کا بچنا بہت مشکل ہو جاتا ہے۔ تو جب قیامت کا دن آئے گا تو حکم الحاکمین کی عدالت میں ہر انسان کے مخالف فرشتے اس کے گناہوں کو

کے ہاتھ پیر جب اسکے خلاف گواہی دینگے تو ایسے پکے گواہوں کے ہوتے ہوئے پھر یہ سزا سے کیسے بچے گا؟ اے اللہ کے مجرم! بس تو صرف بچے دل سے توبہ و استغفار کر لے پھر تجھے ان پکے گواہوں کی فکر کرنے کی ضرورت نہیں دیکھ رب انکا کیسا بندوبست فرماتا ہے۔

عن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا تاب العبد من ذنوبہ انسی اللہ حفظہ ذنوبہ وانسی ذالک جوارحہ و معالمہ من الارض حتی یلقى اللہ یوم القیامۃ و لیس علیہ شاہد من اللہ بذنوبہ۔ (الترغیب ج ۴ ص ۹۴)

ترجمہ :- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب بندہ اپنے گناہوں سے توبہ کر لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسکے محافظ فرشتوں کو اسکے اعضاء کو اور زمین میں جو کچھ اسکے شواہد و نشانیاں ہیں ان سب کو اسکے گناہ بھلا دے تا جے یہاں تک کہ جب وہ اللہ کے سامنے پیش ہوتا ہے تو اسکے اس گناہ پر اس وقت کوئی گواہی دینے والا نہیں ہوتا۔

(۱۰) رب ذوالجلال کی نافرمانیاں کر کے اسکے دردناک عذاب کے مستحق بن جانے والو! ذرا اشک ندامت بہا کے اسکے حضور معافی تو مانگو، دیکھو اسکا دریائے رحمت کیسا ٹھاٹھیں مار رہا ہے اور وہ توبہ کرنے والے "عادی مجرموں" کی معافی کا کیسا جانفزا اعلان فرما رہا ہے

عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فیما یحکی عن ربہ تبارک و تعالیٰ قال اذنب عبد ذنبا فقال اللهم اغفر لی ذنبی فقال تعالیٰ اذنب عبدی ذنبا علم ان له ربا یغفر الذنب و یاخذ بالذنب ثم عاد فاذنب فقال رب اغفر لی ذنبی فقال تعالیٰ اذنب عبدی ذنبا فعلم ان له ربا یرحم الذنب و یاخذ بالذنب ثم عاد فاذنب فقال رب اغفر لی ذنبی فقال تعالیٰ اذنب عبدی ذنبا فعلم ان له ربا یغفر الذنب و یاخذ بالذنب اعلم ما شئت فقد حضرت لہ اس صحیح بخاری ص ۱۰۰

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد بیان فرمایا کہ کوئی بندہ ایک مرتبہ گناہ کر گزرتا ہے پھر کہتا ہے "اے اللہ تو میرے گناہ معاف کر دے"۔ اس پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے بندہ نے گناہ تو کیا مگر وہ یہ بھی جانتا ہے کہ اسکا کوئی رب ہے جو معاف بھی کرتا ہے اور گرفت بھی کرتا ہے۔ پھر وہ گناہ کا اعادہ کرتا ہے اور کہتا ہے کہ اے رب میرا گناہ بخش دے تب اللہ فرماتا ہے کہ میرے بندے نے گناہ کیا مگر وہ یہ بھی جانتا ہے کہ میرا کوئی رب بھی ہے، جو گناہ معاف کرتا ہے۔ اور گناہوں پر پکڑ بھی کرتا ہے (تو اے میرے بندے) میں نے تجھے معاف کیا۔ اب جو تیرا دل چاہے کر، یعنی اگر پھر کبھی تجھ سے کوئی گناہ سرزد ہو گیا اور اسی طرح تو نے مجھ سے سچی معافی طلب کی تو میں پھر تیرے گناہ معاف کر دوں گا۔

(۱۱) جب ایک چھوٹا نادان بچہ دوڑتا ہوا چھت کے کنارے پر پہنچ جاتا ہے اور نیچے گرنے لگتا ہے تو اسکی ماں جس طرح اپنے ہاتھوں کو پھیلا کر اسکو اپنے آغوش میں لینے کے لئے بے چین و بے قرار ہو جاتی ہے۔ اسی طرح وہ بندہ جسکو رب نے خود بنا کر خود ہی اسکو پالا ہو جب وہ گناہ کر کے دوزخ میں گرنے لگتا ہے تو اسکی رحمت کو گوارا نہیں ہوتا اور وہ اپنا دست رحمت پھیلا دے تا کہ گنہگار معافی مانگ کے توبہ کر کے اسکے آغوش رحمت میں آجائے اور دوزخ میں گرنے سے بچ جائے۔ اسی کو حدیث میں اس طرح بیان فرمایا گیا ہے۔ ان اللہ تعالیٰ یبسط یدہ باللیل یتوب مستی النہار ویبسط یدہ بالنہار یتوب مستی الیل حتی تطلع الشمس من مغربہا۔ (صحیح المسلم)

حضور نے فرمایا کہ رات کے وقت اللہ تعالیٰ دست رحمت اپنا پھیلائے رکھتے ہیں تاکہ دن کا کوئی گنہگار توبہ کرے تو وہ اسے معاف فرمادے۔ اور دن کے وقت رحمت پھیلائے رکھتے ہیں تاکہ رات کا کوئی گنہگار توبہ کرے تو وہ

اسکی توبہ قبول کر لے اور یہ سلسلہ قیامت تک جاری رہے گا جب سورج  
مغرب سے طلوع ہوگا۔

(۱۲) جب گرتا ہوا بچہ ماں کی آغوش میں آجاتا ہے تو اسکو کتنی خوشی ہوتی  
ہے اسی طرح جب دوزخ میں گرتا ہوا بندہ توبہ کر کے آغوش رحمت میں  
آجاتا تو رب کو کتنی خوشی ہوتی ہے اسکا اندازہ اس حدیث سے لگائیے۔ عن

ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال  
قال اللہ عزوجل انا عند ظن عبدی انا معہ حیث یدکرنی و اللہ اللہ افرح  
بتوبۃ عبده من احدکم یجد ضالته بالفلاة ومن تقرب الی شبرا تقربت الیہ  
ذراعا ومن تقرب الی ذراعا تقربت الیہ باعا و اذا اقبل الی یمشی اقبلت الیہ  
اہرول (صحیح بخاری / صحیح مسلم)

حضور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ میں اپنے بندہ کے گمان کے  
مطابق اس سے معاملہ کرتا ہوں اور وہ مجھے جہاں بھی یاد کرتا ہے میں اسکے  
ساتھ ہوتا ہوں اور اللہ کی قسم اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی توبہ سے اس شخص  
سے بھی زیادہ خوش ہوتا ہے جو جنگل بیابان میں اپنی گم شدہ سواری کو پا کر  
خوش ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو مجھ سے ایک باشت قریب آتا  
ہے میں ایک ہاتھ بھر اس سے قریب آتا ہوں اور جو میری طرف ایک ہاتھ  
بھر آتا ہے میں اس سے دو ہاتھ قریب ہوتا ہوں جو میری طرف چل کر آتا  
ہے میں اسکی طرف لپک کر بڑھتا ہوں۔

(۱۳) کیوں نہ اے خوشی ہو اسلئے کہ وہ ماؤں سے زیادہ شفیق و مہربان ہے۔

وعن عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قدم رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم بسبی فاذا امرأة من السبی تسعى اذا وجدت صبیا فی السبی اخذته  
فالزقتہ ببطنها فارضعتہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اترون هذه  
المرأة طارحة ولدها فی النار قلنا لا واللہ فقال اللہ ارحم بعباده من هذه



بولدھا۔ (صحیح بخاری / صحیح مسلم)

حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں کچھ قیدی آئے ہوئے تھے ان قیدیوں میں ایک عورت گھبرائی گھبرائی پریشان سی پھر رہی تھی (شاید اس کا بچہ مرنے ہو گیا تھا) جب قیدیوں میں اسے کوئی بچہ دکھائی دے تا تو وہ لپک کر اسے اٹھا لیتی اور چھاتی سے لگا کر اسے دودھ پلانا شروع کر دیتی (اسکی یہ کیفیت دیکھتے ہوئے) حضور نے فرمایا کیا تمہارے خیال میں ایسی عورت اپنے بچے کو آگ میں ڈال سکتی ہے۔ ہم نے عرض کیا اللہ کی قسم وہ ہرگز ایسا نہیں کر سکتی۔ تب آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر اس عورت کے اپنے بچے پر رحم اور مہربانی کرنے سے زیادہ رحیم اور مہربان ہے۔

(۱۳) ماں باپ کی شفقت اور محبت کا تو کچھ اندازہ ہے لیکن اسکی رحمت باپ کی شفقت و رحمت سے کتنی زیادہ ہے اسکا اندازہ اس حدیث مبارک سے لگائیے اور سوچئے کہ ایسا شفیق و مہربان رب شرمسار بندہ کی کیوں نہ بخشش فرمائے گا۔

ان لله تعالى مائة رحمة انزل منها رحمة واحدة بين الجن و الانس و البهائم و الهوام فيها يتعاطفون و بها يترحمون و بها تعطف الوحش على ولدها و اخر الله تعالى تسعا و تسعين رحمة يرحم بها عباده يوم القيامة . (صحیح بخاری / صحیح مسلم)

حضور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے لئے سور حمستیں ہیں اسمیں سے ایک حصہ اس نے جن و بشر جانوروں اور کیڑوں مکوڑوں کے لئے اتارا یہ اسی ایک حصہ رحمت کا اثر ہے کہ سب باہم نرمی برتتے ہیں اور ایک دوسروں پر مہربان ہوتے اور ایک دوسرے کا لحاظ رکھتے ہیں اور اسی کا اثر ہے کہ وحشی جانور بھی اپنے بچے پر نرمی کرتے ہیں اور ننیانوے رحمتیں اللہ تعالیٰ نے آخرت

کے لئے اپنے پاس رکھ چھوڑی ہیں کہ قیامت کے دن اپنے بندوں پر انہی رحمتوں کے ذریعے رحم فرمائیں گے۔

(۱۵) بندوں سے جب گناہ سرزد ہو جاتے ہیں اور وہ اپنے ان گناہوں پر شرمندہ ہو کے اپنے رب کے حضور عاجزی و انکساری اختیار کرتے ہیں اور ان کو تائبیوں اور لغزشوں پر اس سے گڑا گڑا کر معافی طلب کرتے ہیں تو انکی یہ اداء اسکو اتنی پسند آتی ہے کہ حضور فرماتے ہیں۔

عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والذی نفسی بیدہ لو لم تذنبوا لذهب اللہ بکم وجاء بقوم یذنبون فیستغفرون اللہ فیغفر لہم۔ (مسلم) اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اگر تم سے گناہ سرزد ہی نہیں ہوتا تو اللہ تعالیٰ تم کو ایک طرف کرتے اور تمہارے بجائے دوسروں لوگوں کو لے آتے کہ وہ گناہ بھی کرتے اور اسپر مغفرت بھی طلب کرتے تو وہ انکی مغفرت فرماتا۔

(۱۶) اور مغفرت بھی کوئی چھوٹے موٹے گناہوں کی نہیں بلکہ پہاڑ کے برابر بڑے بڑے گناہ بھی اگر کسی کے ہوں اور وہ توبہ و استغفار کرے تو اللہ تعالیٰ اسکے ان بڑے بڑے گناہوں کو بھی معاف فرمادے گا۔

عن ابی موسیٰ الاشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یجئ یوم القیامۃ ناس من المسلمین بذنوب امثال الجبال یغفرھا اللہ لہم۔ (صحیح مسلم)

حضور نے فرمایا قیامت کے دن بعض گنہگار مسلمان ایسے بھی ہونگے جو پہاڑوں کے برابر گناہ لیکے آئیں گے مگر اللہ تعالیٰ انکو بھی بخش دے گا۔

(۱۷) دنیا میں اگر کسی سے کوئی غلطی ہو جائے اور وہ اپنی غلطی نہ مانے تو اسپر زیادہ غصہ آتا ہے لیکن اگر کوئی اپنی غلطی کا فوراً اقرار کر لے اور اعتراف جرم کر لے تو فوراً غصہ ٹھنڈا ہو جاتا ہے اسی طرح رب کی بارگاہ میں بھی

~~87494~~

87494

جب اس کا مجرم اور خطا کار بندہ اپنے جرم و خطا کا اعتراف کرتا ہے تو  
 صرف اعتراف قصور سے ہی اس غفور، رحیم کو اس پر رحم آجاتا ہے اور وہ  
 اسکی خطا کو معاف فریادے تا ہے۔ اپنے خالق و مالک اور اپنے آقاؤ و مولیٰ  
 کے سامنے اپنے ایک ایک جرم اور اپنی ایک ایک خطا کا اقرار کرنے میں  
 ایک عجیب لذت ہے، اعتراف قصور بھی ایک طرح کی توبہ ہے بلکہ توبہ کا  
 یہ ایک ایسا نرالا اور اچھوتا انداز ہے کہ اسپر رب کو بڑا پیار آتا ہے اور توبہ  
 کے لینے یہ انداز اختیار کرنے والے پر اسکی رحمت کی گھٹائیں جھوم کر آتی  
 ہیں اور نہ صرف یہ کہ اسکے سارے گناہ بہا کر لیجاتی ہیں بلکہ اسکی دینی اور  
 دنیوی مشکلوں آفتوں اور پریشانیوں سے بھی اسکو نجات دلا جاتی ہیں۔  
 دیکھئے حضرت یونس علیہ السلام نے جب کچھلی کے پیٹ میں ان الفاظ کے  
 ساتھ اعتراف قصور کیا کہ " لا الہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین "  
 کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں تیرے لئے پاکی ہے بیشک مجھ سے قصور ہو گیا  
 " تو اللہ تعالیٰ نے اسی وقت انپر رحم فرمایا اور کچھلی کے پیٹ سے نکال کر  
 انکو اس مصیبت سے فوراً نجات عطا فرمادی بلکہ اس انداز سے اعتراف  
 قصور کرنے پر مومنوں کو بھی قرآن میں خوشخبری سنادی گئی کہ اگر وہ بھی  
 ایسا کریں گے تو ہم انکو بھی اسی طرح ہر دکھ پریشانی اور غم سے نجات دے  
 دیں گے۔ چنانچہ ارشاد رب العزت ہے۔ و دالنون اذہب معاصبا فظن ان لن  
 نقدر علیہ فنادی فی الظلمات ان لا الہ الا انت سبحانک انی کنت من  
 الظالمین فاستجبنا له و نجیناه من الغم و کذلک ننجی المومنین۔ (سورۃ  
 الانبیاء ۸۷ / ۸۸ / ۲۱)

اور ذوالنون (یعنی حضرت یونس کو یاد کرو) جب وہ غصہ میں بھرے ہوئے  
 چلے تو انہوں نے گمان کیا کہ ہم اس پر تسی نہ کریں گے پس انہوں نے  
 اندھیروں میں پکارا " لا الہ الا انت جانک انی کنت من الظالمین " پس ہم

نے انکی پکار سن لی اور انہیں غم سے نجات بخش دی اور ہم اسی طرح نجات دینگے مومنوں کو بھی۔

اسی لئے حدیث شریف میں آتا ہے۔ عن سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ

عنه قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعوة ذی النون اذا دعا ربہ و

هو فی بطن الحوت " لا الہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین لم یدع بہا

رجل مسلم فی شئی قط الا استجاب اللہ لہ۔ (مسند احمد ۱۴۰/ جامع ترمذی سنن نسائی

حضرت اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ذی النون (حضرت یونس علیہ

السلام) نے جو دعا پھلی کے پیٹ میں مانگی تھی وہ یہ تھی " لا الہ الا انت

سبحانک انی کنت من الظالمین " جو بھی مسلمان کسی معاملہ میں اس دعا کو

مانگیگا اللہ تعالیٰ اسکی دعا کو قبول فرمائے گا۔

اور ایک روایت میں یہ بھی الفاظ آتے ہیں کہ کوئی مصیبت زدہ اس حضرت

یونس کی دعا کو پڑھیگا تو اللہ تعالیٰ اسکو اس مصیبت سے نجات عطا فرمائے گا

کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کا (قرآن میں) وعدہ ہے اور اللہ کبھی وعدہ خلافی نہیں

فرماتا۔ (کتاب التوابع، عبداللہ بن احمد بن قدامہ ص ۵۳)۔

دنیا کی مصیبت و آفت کیوں نہ ٹلے گی؟ یہ "اعتراف قصور" تو وہ چیز ہے کہ

اسکی وجہ سے تو میدان حشر کی تختیوں اور مصیبتوں کو بھی اللہ تعالیٰ آسان

فرمادے گا اور جو دوزخ کی سزا کا مستحق ہو چکا ہوگا اسکو اس اعتراف قصور

کے صدقے میں دوزخ سے رہائی کا پروانہ مل جائے گا حدیث مبارک میں

آتا ہے۔ عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال سمعت رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم یقول یدنی المؤمن یوم القیامة من ربہ حتی یضع کفہ علیہ

فیقرہ ہ بدہم یقول اعترف ذنب کذا اعترف ذنب کذا فیقول رب اعرف

قال فانی قد سترتها علیک فی الدنیا و انا اغفرها لک الیوم فیعطی صحیفۃ

حسنتہ۔ (صحیح بخاری صحیح مسلم)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا کہ قیامت کے دن بندہ مومن کو اللہ تعالیٰ کے قریب لایا جائیگا وہ دامنِ رحمت سے سایہ فگن ہوگا اور اس سے اسکے گناہوں کا اقرار کرائیگا پس اللہ تعالیٰ فرمائے گا کیا اس گناہ کو پہچانتے ہو؟ کیا اس گناہ کا اقرار کرتے ہو؟ وہ عرض کریگا اے میرے رب انکا مجھے اعتراف ہے (یہ مجھ سے سرزد ہوئے ہیں) پھر اس اعتراف قصور پہ اللہ تعالیٰ فرمائے گا دنیا میں میں نے تیرے گناہ چھپائے جا آج بھی میں تجھے معاف کرتا ہوں اور اسکو نیکیوں کا صحیفہ یعنی پروانہ معافی دے دیا جائیگا۔

### سچی توبہ :-

قرآن و حدیث کی روشنی میں اب تک توبہ اور استغفار کے جو کچھ فوائد و فضائل و ثمرات بیان کئے گئے اس سے مراد سچی توبہ ہے اور سچی توبہ اسے نہیں کہتے کہ صرف زبان سے توبہ کر لی جائے بلکہ سچی توبہ کے لئے چند چیزوں کا ہونا ضروری ہے جس میں سے سب سے پہلی چیز یہ ہے کہ جس گناہ سے آدمی توبہ کر رہا ہے وہ گناہ چھوڑ دے اور اس معصیت اور جرم سے باز آجائے۔ دوسری چیز یہ ہے کہ آئندہ کیلئے پکا ارادہ کر لے کہ اب کبھی یہ گناہ نہیں کرے گا اور تیسری چیز یہ ہے کہ اگر اس گناہ کا تعلق کسی بندہ سے ہو تو اسکا حق ادا کرے یا اس سے معاف کرائے چوتھی چیز یہ ہے کہ جو گناہ اس سے سرزد ہوا ہے اس پر ندامت، شرمندگی، عاجزی، انکساری کا اظہار کرتے ہوئے رب کے حضور اس گناہ سے معافی کا طلبگار ہو۔ اگر اس وقت احساس ندامت اور خوف خدا سے اسکی پلکیں بھیگ جائیں اور اسکی آنکھوں سے آنسو بہ نکلیں تو سمجھنے کے لئے کہ اب بارگاہِ الہی میں اسکی توبہ ضرور قبولیت کا شرف پائیگی۔ یہ آنسو قبولیت کی علامت ہیں، اللہ تعالیٰ

کے یہاں اسکی بڑی قدر و منزلت ہے۔ چنانچہ جو قرآن کو سکر روتے ہوئے  
 بجدے میں گر پڑتے ہیں اللہ تعالیٰ ایسے اپنے پیارے بندوں کا قرآن میں ذکر  
 کر کے انے اپنی محبت کا اظہار فرما رہا ہے۔ ارشاد ہوتا ہے۔

ویخرون للاذقان یسکون و یزیدہم خسر عا (سورۃ بنی اسرائیل ۱۰۹ / ۱۰۷) اور وہ  
 روتے ہوئے ٹھوری کے بل گر جاتے ہیں اور قرآن انکے خشوع یعنی دل  
 کے بھکنے کو بڑھا دے تا ہے۔

اسی طرح حدیث مبارک میں اس رونے کی عظمت اور اہمیت کو بیان  
 کرتے ہو سرکار دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا " لا یلج النار رجل  
 بکی من خشیۃ اللہ حتی یعود اللبن فی الضرع (جامع ترمذی) کہ اللہ تعالیٰ کے  
 ڈر سے رونے والا کبھی جہنم میں نہیں جائیگا حتیٰ کے دودھ تہنوں میں واپس  
 چلا جائے گا۔ یعنی حضور کے ارشاد کا مقصد یہ ہے کہ دودھ کا واپس تہنوں  
 میں جانا جس طرح محال ہے اسی طرح خوف خدا میں رونے والے کا جہنم  
 میں جانا بھی نا ممکن اور محال ہے۔ ایک اور حدیث مبارک میں اسکی  
 فضیلت کو بیان کرتے ہوئے سرکار نے فرمایا یظاہم اللہ فی ظلہ یوم لا ظل  
 الا ظلہ امام عادل و شاب نشاء فی عبادۃ اللہ تعالیٰ و رجل قلبہ معلق  
 بالمساجد و رجلاں تحابا فی اللہ اجتمعا علیہ و تفرقا علیہ و رجل دعتہ  
 امرأۃ ذات منصب و جمال فقال انی اخاف اللہ و رجل تصدق بصدقۃ  
 فاخافها حتی لا تعلم شمالہ ما تنفق یمینہ و رجل ذکر اللہ خالیاً فضافت عیناہ  
 (صحیح بخاری، صحیح مسلم)۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سات قسم کے لوگ ایسے ہونگے  
 کہ جنکو اللہ تعالیٰ اس دن اپنے سائیہ رحمت میں جگہ عطا فرمائے گا جس دن  
 اسکے سائیہ کے سوا کوئی سائیہ نہیں ہوگا

۱۔ امام عادل ۲۔ نوجوان عبادت گزار ۳۔ وہ شخص جسکا دھیان ہر وقت

مسجد میں لگا رہے (کہ کب نماز کا وقت ہو اور میں مسجد میں جاؤں) ۴ - وہ  
 دو آدمی جو محض اللہ کی رضا اور خوشنودی کی خاطر ایک دوسرے سے محبت  
 کریں، ملیں تو اللہ کے لیے جدا ہوں تو اللہ کے لیے - ۵ - وہ شخص جسے  
 باحیثیت حسن و جمال والی عورت دعوت گناہ دے اور وہ کہے کہ میں اللہ  
 سے ڈرتا ہوں - ۶ - وہ شخص جو صدقہ و خیرات اتنی پوشیدگی سے دے کہ  
 بائیں ہاتھ کو بھی پتا نہ چلے کہ دائیں ہاتھ نے کیا دیا - ۷ - وہ شخص جو خلوت  
 میں اللہ تعالیٰ کو یاد کرے اور اسکی آنکھوں سے آنسو رواں ہو جائیں -  
 ترمذی شریف ہی کی ایک اور روایت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ  
 وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ اللہ تعالیٰ کو دو قطروں اور دو نشانوں سے زیادہ  
 کوئی چیز محبوب نہیں ایک آنسو کا قطرہ جو اللہ کے خوف کے باعث آنکھ سے  
 نچکے اور دوسرا خون کا قطرہ جو اللہ کی راہ میں (جہاد) ہے اور نشانوں میں  
 سے ایک وہ نشان جو اللہ کی راہ میں لگا ہو (یعنی جہاد میں) اور دوسرا وہ  
 نشان جو اللہ کے فرائض میں سے کسی فرض کی ادائیگی کے سلسلہ میں لگا ہو  
 بہر حال خلاصہ کلام یہ ہے کہ جو شخص اس گناہ کو ترک کر کے اور  
 آئندہ بھی اسکو ترک کرنے کا عزم کر کے رب ذوالجلال کے خوف سے روتے  
 ہوئے احساس ندامت کے ساتھ جب اسکی بارگاہ میں اپنے اس گناہ کی  
 بخشش طلب کریگا اور صدق دل سے توبہ کریگا تو اللہ تعالیٰ اسکی توبہ کو  
 ضرور قبول فرمائے گا پھر نہ صرف یہ کہ اسکے گناہ بخشدے گا بلکہ اسکے گناہ کو  
 نیکی میں تبدیل کر کے اسکو اپنا محبوب اور پیارا بنا لے گا۔  
 لہذا اے مسلمان! موت کا کوئی بھروسہ نہیں اسکے آنے سے پہلے اپنے رب  
 کے حضور گڑگڑا کر اپنے گناہوں سے سچی توبہ کر کے اسکے نیک اور پیارے  
 بندوں میں شامل ہو جا اور سیدھا جنت میں چلا جا۔ فادحسی فی عبادی

وادخلی جنتی۔

وسیلہ مصطفیٰ :-

توبہ کی قبولیت کے لئے ایک اور اہم چیز سرور دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم کا وسیلہ ہے۔ جب گنہگار بندہ اپنے رب کی بارگاہ میں اسکے محبوب کا وسیلہ پیش کر کے دعا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس محبوب وسیلہ کو کبھی رد نہیں فرماتا بلکہ اسکے صدقہ فوراً اسکی توبہ کو قبول فرمالتا ہے۔ اور توبہ کا یہ طریقہ خود قرآن میں اس نے ہمیں سکھایا ہے۔ ارشاد رب العزت ہے۔ ولو انهم اذ ظلموا انفسهم جاؤک فاستغفروا اللہ واستغفرلہم الرسول لوجدوا اللہ توابا رحیما (سورہ النساء ۶۴/۴) اور انہوں نے اپنے نفسوں پر ظلم کر لیا ہے تو وہ آپ کے پاس آئیں پھر اللہ سے اپنے گناہوں کی بخشش طلب کریں اور رسول بھی انکے لئے بخشش طلب کریں تو وہ اللہ کو بہت توبہ قبول فرمانے والا اور رحم فرمانے والا پائینگے۔

اس آیت مبارکہ میں کسی زمانے کی قید لگائے بغیر قیامت تک آنے والے حضور کی امت کے گنہگاروں کے لئے معافی اور توبہ کی قبولیت کا یہ طریقہ رب نے بیان فرما دیا کہ تمہارا اللہ کی بارگاہ میں توبہ و استغفار کرنا اس وقت قبول ہوگا جب تم ہمارے نبی کی بارگاہ میں جا کر انکا وسیلہ اور سفارش لیکر آؤ گے جب وہ تمہاری سفارش فرمائینگے تو ہم تمہارے سارے گناہ معاف فرما دینگے۔

ظاہر ہے قرآن کے احکامات آفاقی اور دائمی ہیں لہذا یہ حکم بھی ہر زمان اور مکان کے بسنے والوں کے لئے ہے، آج کوئی گناہ کرے یا کل کرے عربستان میں کرے یا پاکستان میں کرے، امریکہ میں کرے یا افریقہ میں کرے جب بھی اور جہاں بھی کوئی گناہ کرے اسکے لئے رب کا حکم ہے کہ میرے رسول



کے پاس آئے اور آپکی سفارش لائے۔ اب ظاہر ہے ہر شخص مدینہ شریف حضور کے روضہ انور پر تو نہیں پہنچ سکتا لہذا اس آیت کے معنی یہ ہونگے کہ جہاں ہے وہیں سے بیٹھے بیٹھے اپنی فریاد نبی کی خدمت میں پیش کر دے وہ روضہ شریف میں ہی تیری فریاد کو سن لینگے اور وہیں سے رب کی بارگاہ میں تیری سفارش فرما کے تیری بگڑی بنا دینگے۔ یہ خیال دل میں کبھی مت لائیو کہ وہ ہماری فریاد کو اتنی دور سے اور وہ بھی وصال فرمانے کے بعد کیسے سنیں گے؟ اس کا جواب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خود اپنی ایک صحیح حدیث مبارک میں پہلے سے دے دیا ہے۔ آپ کا ارشاد مبارک ہے کہ "لیس من عبد یصلی علی الا بلغنی صوتہ حیث کان قلنا وبعد وفاتک قال و بعد وفاتی (سنن ابن ماجہ / طبرانی / ترغیب / جلاء الانام لابن قیم ص ۳۳، اکہ میرا امتی جہاں سے بھی مجھ پر درود بھیجتا ہے اسکی آواز مجھ تک پہنچتی ہے اور میری وفات کے بعد بھی ایسا ہی ہوگا۔ ثابت ہوا کہ یہ خیال ہرگز نہیں لانا چاہیے کہ وہ اتنی دور سے اور وصال کے بعد کیسے سنیں گے بلکہ آپکا امتی قیامت تک کسی زمانہ میں اور کسی مقام اور کسی جگہ سے حضور سے فریاد کریگا تو حضور اسکی فریاد کو ضرور سنیں گے اور اسکی ضرور فریاد سی فرمائیں گے

بہر حال جب حضور کا گنہگار امتی حضور سے اللہ کی بارگاہ میں سفارش کے لئے عرض کریگا تو حضور اسپر ضرور کرم فرمائیں گے اور اسکی اللہ سے سفارش کر کے اسکو بخشوا دینگے کیونکہ قرآن میں اللہ تعالیٰ نے آپکی یہ شان بیان فرمائی ہے عزیز علیہ ما عنتم حریص علیکم بالمؤمنین رؤف الرحیم۔ کہ امت کا تکلیف میں پڑجانا ان پر بہت گراں گزرتا ہے وہ امت کے لئے اچھی حالت کے خواہاں ہیں اور ان پر بہت شفیق اور مہربان

ہیں۔ جو نبی امت کے پاؤں میں اگر کانٹا چبھ جائے تو اس تکلیف کو گوارہ نہیں کر سکتا وہ نبی کب گوارہ فرمائے گا کہ ہم دوزخ کے سخت ترین عذاب اور تکلیف سے دوچار ہوں لہذا جب سفارش کے لئے انکو پکارو گے وہ فوراً اللہ کی بارگاہ میں تمہاری سفارش کر کے دوزخ کے عذاب سے تمہیں رہائی دلا دیں گے۔

ذرا دیکھو انکو تمہاری تکلیف کا کتنا احساس ہے، گناہ کر کے جس خدا کے عذاب کو تم اپنے لئے لازم کرتے ہو اسکے خیال سے وہ کتنے بے چین اور مضطرب ہیں۔ حدیث مبارک میں آتا ہے کہ ایک روز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن پاک میں آیت کریمہ تلاوت فرمائیں۔ رب انہن اضللن کثیرا من الناس فمن تبعنی فانه منی ومن عصانی فانک غفور الرحیم (سورہ ابراہیم ۱۳/۶۳) حضرت ابراہیم نے عرض کی اے میرے رب بیشک بتوں نے بہت لوگ بہکادئے ہیں تو جس نے میرا ساتھ دیا وہ تو میرا ہے اور جس نے میرا کھانا مانا تو بیشک تو بکھٹنے والا مہربان ہے۔ اسکے بعد حضور نے یہ آیت مبارکہ تلاوت فرمائی۔ ان تعذبہم فانہم عبادک وان تغفرلہم فانک انت العزیز الحکیم (سورہ المائدہ آیت ۵/۸۱) حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنی امت کے لئے فرمایا کہ اے میرے اللہ۔ اگر آپ انہیں عذاب دیں تو بہر حال یہ آپ کے بندے ہیں اور اگر آپ انکو معاف فرمادیں تو بیشک آپ زبردست حکمت والے ہیں۔ ان آیات کی تلاوت کر کے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں میں آنسو آگئے اور آپ نے روتے ہوئے اپنے ہاتھوں کو بلند کر کے اللہ سے عرض کی اللھم امتی امتی، اے اللہ میری امت اے اللہ میری امت، اللہ تعالیٰ کو سب کچھ پتا تھا لیکن حضرت جبرئیل کو حکم دیا "یا جبرئیل اذہب الی محمد ورنک اعلم فسنلہ مایکبہ" اے جبرئیل جاؤ میرے

محبوب کے پاس اور ان سے پوچھو آپکو کس چیز نے محزون و اشکبار کر دیا  
 جبرئیل دوز کر حضور کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور اللہ تعالیٰ کا پیغام  
 دیا حضور نے جبرئیل کے ذریعہ اسکا جواب بھجوا دیا۔ جس پر اللہ تعالیٰ نے  
 جبرئیل کو پھر حکم دیا کہ یا جبرئیل اذهب الی محمد فقل انا سرضیک ہی  
 امک ولا نسوءک۔ (صحیح مسلم) اے جبرئیل ہمارے محبوب کے پاس جاؤ  
 اور ان سے کہدو کہ ہم آپکو آپکی امت کے معاملہ میں خوش کر دینگے اور آپکو  
 غمزدہ نہیں ہونے دینگے۔

یہ حدیث ہم گنہگاروں کے لئے بہت بڑا سہارا ہے اگرچہ اس میں کوئی شک  
 نہیں ہم گناہ کر کر کے جہنم کے مستحق ہو گئے ہیں لیکن جب ہم حضور سے اللہ  
 کی بارگاہ میں سفارش کے لئے عرض کریں گے تو بھلا ان جیسا شفیق اور  
 کریم نبی ہمیں دوزخ کی آگ میں جلتا ہوا کب دیکھ سکے گا وہ فوراً ہماری  
 سفارش فرمائینگے اور اللہ آپکی سفارش پر ہمیں ضرور بخشدیگا کیونکہ وہ کبھی  
 وعدہ خلافی نہیں کرتا اور اسکا وعدہ ہے کہ اے محبوب آپکی امت کے بارے  
 میں آپکو غمزدہ نہیں ہونے دوں گا، آپ کے اقسیوں کو بخش کر آپ کو خوش کر  
 دوں گا۔ انشاء اللہ وہ ہم سیاہ کاروں کی خطاؤں کو معاف فرما کر اور ہم بدکاروں  
 کو بخش کر اپنے محبوب کو ضرور راضی کریگا۔

محبوبان خدا اور وسیلہ مصطفیٰ :-

مندرجہ بالا آیت مبارکہ جس میں اللہ تعالیٰ نے توبہ کرنے والوں کو  
 حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سفارش اور آپکا وسیلہ لانے کا حکم دیا ہے  
 اس پر عمل کرتے ہوئے بڑے بڑے اللہ کے پیارے اور مقبول بندوں  
 نے اپنے اپنے مقامات اور جگہوں پر رہ کر حضور سے فریاد کی۔ اپنی لغزشوں  
 اور کوتاہیوں پر اظہار ندامت کرتے ہوئے حضور سے کرم فرمانے کی التجائیں

کی، اس رحیم و کریم نبی نے بے پایاں کرم فرماتے ہوئے اپنے رب سے انکی سفارش فرمادی، اللہ نے حضور کی سفارش کو قبول فرماتے ہوئے ان پر اپنی رحمتوں اور مغفرتوں کی بارشیں فرمائیں اور اپنی ”ولایت اور قرب“ کے اعلیٰ مقام سے انکو سرفراز فرمادیا

آئیے محبوبان بارگاہ خداوندی کی ان التجاؤں اور فریادوں کی ایک جھلک دیکھیں جو انہوں نے اپنے پیارے آقا و مولیٰ حضور سرور دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پیش کیں اور مقام محبوبیت سے سرفراز ہوئے۔

### التجائے اعرابی:-

ایک اعرابی نے حضور کے روضہ انور پر حاضر ہو کے پوری آئینہ

مبارکہ ”ولو انهم اذ ظلموا انفسهم“ کی تلاوت کی اور پھر اللہ کی بارگاہ میں اپنے گناہوں کی بخشش کرانے کے لئے حضور کو شفیع اور سفارشی بناتے

ہوئے یوں آپ سے عرض کیا ”وقد جئتك مستغفرا لذنبي مشتغيتا بك

الہی ربی“۔ یعنی اب میں اللہ کے اس حکم کے مطابق آپکی بارگاہ میں آگیا

ہوں اللہ سے اپنے گناہوں کی بخشش طلب کر رہا ہوں اور آپ کو اپنے

رب کے پاس اپنا شفیع اور سفارشی بنا رہا ہوں، میری سفارش کر دیجئے تاکہ

اللہ میرے گناہ معاف فرمادے۔۔۔ پھر اس نے یہ اشعار پڑھے۔

يا خير من دفنت بالقاع اعظمه

فطاب من طيبهن القاع والاکم

نفسی الفداء لقبر انت ساکنه

فيه العفاف وفيه الجود والکرم

اے وہ ذات جو ساری کائنات سے افضل ہے جسکا جسم اقدس اس مٹی

میں مدفون ہے۔ پس انکی خوشبو سے ٹیلے اور میدان مہک اٹھے۔ میرے  
جان اس قبر انور پر قربان! جس میں آپ جلوہ افروز ہیں اس قبر میں تو  
سراپا پاکیزگی سخاوت اور شرافت جلوہ گر ہے۔

حضرت عقبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اس وقت وہیں روضۃ  
انور کے پاس بیٹھا ہوا تھا جیسے ہی وہ اعرابی حضور سے یہ فریاد کر کے لوٹا  
حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا اے عقبہ! جاؤ اس  
اعرابی کو خوشخبری سنا دو کہ اللہ تعالیٰ نے اسے معاف فرمادیا۔  
(تفسیر ابن کثیر۔ المعروف لامام نووی / المغنی / الشرح الکبیر لابن قدامہ)

التجائے امام زین العابدین :-

حضرت امام حسین کے لخت جگر و نور نظر اہل بیت اطہار کی شان  
اور آن حضرت امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے پیارے نانا  
حضور سرور دو جہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے یوں استغاثہ کرتے ہیں۔

یا رحمة للعالمین انت شفیع المذنبین

اکرم لنا یوم الحزین فضلا وجودا والکرم

اے رحمت عالم! آپ گنہگاروں کے شفیع ہیں ہمیں قیامت کے دن اپنے  
فضل و عطاء اور جود و کرم سے سرفراز فرمائیے۔

التجائے امام اعظم :-

حنفیوں کے امام اپنے وقت کے ایک عظیم مجتہد عارف حضرت  
امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اپنے آقا مولیٰ حضور سرور کون و مکان  
صلی اللہ علیہ وسلم سے یوں شفاعت کے طلبگار ہیں۔

یا سید السادات جنک قاصدا

ارجوا رضاک واحمتی بحماک

اے پیشواؤں کے پیشوا! میں تیرے حضور قصد اور ارادہ کر کے آیا ہوں۔  
 آپکی رضا اور خوشنودی کا طلبگار ہوں اور اپنے آپ کو سب برائیوں سے آپکی  
 پناہ میں دے تا ہوں۔

انت الذی فینا سئلت شفاعۃ  
 لباک ربک لم تکن لسواک

آپ وہ ہیں کہ آپ نے ہمارے واسطے شفیع ہونا خدا سے طلب کیا تو آپ  
 کے رب نے اعلان فرمادیا کہ اے محبوب یہ مقام خاص تیرا ہے تیرے  
 سوائے اور کسی کے لئے نہیں۔

یا مالکی کن شافعی فی فاقتی  
 انی فقیر فی الوری لغناک

اے میرے مالک! میرے گناہوں میں میری شفاعت فرما دیجئے میں آپ کی  
 شفاعت کا محتاج ہوں۔

فعاک تشفع فیہ عند حسابہ  
 فلقد عد امتسکا بعراک

مجھے امید ہے آپ رحم فرماتے ہوئے قیامت کے دن حساب و کتاب کے  
 وقت میری ضرور شفاعت فرمائیں گے اور خدا سے مجھے مانگ لینگے

فلانت اکرم شافع و مشفع  
 ومن التجی بحماک نال رضاک

اللہ کی جناب میں آپ کا بہت بڑا مرتبہ ہے، آپ شفاعت کے مجاز بھی ہیں  
 اور آپکی شفاعت قبول بھی ہے۔ جس نے آپ سے حمایت اور پناہ کی  
 درخواست کی اس نے آپکی رضا اور خوشنودی کو حاصل کر لیا

فاجعل قرای شفاعۃ بی فی غد  
 فعی اری فی الحشر تحت لواءک

اے میری آنکھوں کی ٹھنڈک! حشر میں مجھے اپنی شفاعت سے ضرور نوازیں  
تاکہ میں بھی اس دن آپ کے لواء الحمد کے سائے میں نظر آؤں۔

التجائے مخدوم ہاشم کھٹھوی :-

سندھ کے عظیم محقق اور بلند پایہ فقہیہ و محدث اور اعلیٰ مرتبہ  
قرب پر فائز عارف باللہ حضرت مخدوم محمد ہاشم کھٹھوی اپنے آقا و مولا سے  
اپنے گناہوں کی شکایت کرتے ہوئے آپ سے یوں مدد کی درخواست کرتے  
ہیں۔

اغثنی یا رسول اللہ حانت ندامتی

اغثنی یا رسول اللہ قامت قیاستی

یا رسول اللہ میری مدد فرمائیے اب میں بہت شرمسار ہوں یا رسول اللہ!  
میری مدد فرمائیے میرے لئے تو قیامت قائم ہو گئی ہے۔

اغثنی یا شفیع المذنبین جمعیہم

تفرقت فی دماء کثرۃ شامتی

اے تمام گنہگاروں کی شفاعت فرمانے والے! میری مدد فرمائیے۔ میں اپنی  
شامت اعمال کے باعث خونی سمندر میں گر گیا ہوں۔

فخذ بیدی یا شفیع الخلق اننی

علی شفا جرف ہار راہت مقامتی

میرا ہاتھ پکڑ لیجئے، اے مخلوق کی شفاعت کرنے والے! میں نے اپنا مقام جہنم  
کے گڑھے کے کنارہ پر دیکھ لیا ہے۔

التجائے خواجہ محمد سعید :-

سندھ کی عظیم روحانی خانقاہ لواری شریف کے پانچوے سجادہ نشین

حضرت خواجہ محمد سعید مہاجر مکی کی بارگاہ مصطفیٰ میں ایک خمس مناجات۔

لی خطیئات فوق ان یدکر . کیف حالی یکون فی العشر  
اتثبت بذیکک الاطهر . بک الجی الی اللہ اکبر

فترحم لمدنّب مضطر

رحمک ان تقول آمینا

میرے گناہ اور میری خطائیں بیان سے باہر ہیں۔ میدانِ حشر میں میرا کیا حال ہوگا؟ وہاں آپکے دامن سے لپٹ جاؤں گا، آپکے ذریعہ اور وسیلہ سے اللہ کی بارگاہ میں التجا کروں گا کہ اس گنہگار اور بے قرار پر رحم فرمائیے۔ اس وقت آپکی رحمت کئے گی۔ آمین اے اللہ اس کی التجا کو قبول فرمائے۔

قست القلب من سواد العین . من قبائح لقد کثرت الرین

لیس مثلی ائیم فی الثقلین . لیس مثک شفیع فی الکونین

فاصلو اصیقل الصفا و الزین

صیقلک ان تقول آمینا

میرا دل گناہ کر کر کے آنکھ کی کالک سے بھی کہیں زیادہ کالا ہو گیا ہے۔ میرے اخلاق و اعمال کی وجہ سے وہ بہت غلیظ اور گندہ ہو گیا ہے۔ جن و انس میں مجھ جیسا کوئی گنہگار نہیں اور دو جہاں میں آپ جیسا کوئی شفیع نہیں لہذا میرے دل سے گناہوں کی غلاظت کو دور فرما کے میرے دل کو چمکا دیجئے اس وقت آپکی چمک کئے آمین۔  
آپکی تحریر کردہ ایک اور مناجات۔

حقیر الحال فلس البال بابک جاء ملتصا

فکرمه و شرفه بعین اللطف والکرم

ایک مفلوک الحال اور مفلس البال التجاء اور فریاد کرتا ہوا آپ کے

دروازے پر آیا ہے اپنے لطف و کرم سے اسے سرفراز فرما دیجئے۔

وکن معہ بکل آلان والاحوال والصعب

شفیعا غافرا عوننا مزیل التعب والاسم



ہر آن ہر آفت اور ہر مصیبت کے وقت آپ اسکے دکھ مصیبت اور تکلیف کو دور کرنے والے، اسکی شفاعت کرنے والے، اسکی پردہ پوشی کرنے والے اور اسکے مددگار ہو جائیے۔

و دارک یا حبیب اللہ عیث الخلق یا سیدی

سعیداً مستغیناً بک نکیس الراس من دمہ

اے اللہ کے حبیب! خدا آپ پر رحمتیں نازل کرے، اے میرے آقا! اے مخلوق خدا فریاد رس سعید ندامت اور شرمندگی سے سر جھکائے ہوئے آپ سے مدد کا طلبگار ہے

التجائے بوسیری :-

جس قصیدہ بردہ پر خوش ہو کے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے علامہ بوسیری رحمۃ اللہ علیہ کو خواب میں اپنی چادر اڑھا کر ایک موذی بیماری سے انکو نجات عطاء فرمادی تھی۔ اسی قصیدہ بردہ کا ایک شعر ہے جس میں امام بوسیری رحمۃ اللہ علیہ اپنے آقا و مولیٰ حضور سرور دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے گناہوں کی مصیبت اور دنیا و آخرت کی پریشانیوں میں آپ کو اپنا حاجت روا اور مشکل کشا قرار دیتے ہوئے آپ کو یوں پکارتے ہیں۔

یا اکرم الخلق مالی من الودبہ

سواک عند حلول الحادث العمم

اے ساری مخلوق میں سب سے معزز و مکرم ذات! آپ کے سوا میرے لئے کوئی ایسا نہیں جس کی میں پناہ میں آؤں قیامت کے ہولناک سانحہ کے وقت۔

ولن یضیق رسول اللہ جاہک ہی

اذالکریم تجلی باسم منتقم

اے اللہ کے رسول! میری شفاعت سے آپکی قدر و منزلت کوئی کم نہیں ہوگی۔ لہذا جب اللہ تعالیٰ اپنی صفت منتقم کے ساتھ جلوہ افروز ہوا سو وقت میری ضرور شفاعت فرمائیں۔

التجائے شاہ ولی اللہ:-

ہندو پاک کی عظیم محدث اور فقیہ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو گناہوں کی آفت اور ہر مصیبت کا نجات دہندہ اور مشکل کشا مانتے ہوئے آپ سے یوں عرض گزار ہیں۔

ویا خیر من یرجی الکشف رزیۃ  
ومن جودہ فاق جود السحاب

(اطیب النعم)

اے وہ بہترین ذات جس سے تمام مصیبتوں اور آفتوں میں نجات دلانے کی امید کی جاتی ہے۔ اے وہ کہ جس کی سخاوت برسنے والے بادلوں سے بھی کہیں زیادہ ہے۔

التجائے جامی:-

سراپا عشق مصطفیٰ اور علم و حکمت اور فارسی عربی نظم و نثر کا بے تاج بادشاہ مشہور فارسی عربی صوفی شاعر اور عظیم علمی اور روحانی شخصیت حضرت مولانا عبدالرحمن جامی رحمۃ اللہ علیہ اپنے گناہوں کی بخشش کے لئے حضور سے شفاعت اور سفارش کرنے کی یوں درخواست کرتے ہیں۔

یا رسول اللہ براحوال خراب ما بہین رو بخاک

افتادہ ام از شرم عصیاں برزیم

مذنبم چون من نباشد در جمیع امتاں  
شافعم از عنایت یا شفیع المذنبین  
دیدہ گریاں سینہ بریان دل کباب افتادہ نم  
رحم کن بر حال من یارحمۃ للعالمین

یا رسول اللہ! میرے تباہ اور خراب حالات پر نگاہ کرم فرمائیے۔ میں نے  
گناہوں کی شرمندگی کی وجہ سے اپنا چہرہ زمین پر ڈال کر خاک آلودہ کیا ہوا  
ہے۔ آپ کی ساری امت میں مجھ جیسا برا اور کوئی نہیں، اے گناہ گاروں  
کی شفاعت فرمانے والے برائے مہربانی میری بھی شفاعت فرمادیجئے، دیکھئے  
میں روتی ہوئی آنکھوں اور جلے ہوئے سینہ و دل کے ساتھ یہاں پڑا ہوا  
ہوں۔ یارحمۃ للعالمین میرے حال پر رحم فرمادیجئے۔

ایک اور اپنی نعت میں حضور سے اپنے گناہوں کی روئداد سناتے ہوئے  
یوں عرض کرتے ہیں۔

یا رسول اللہ بدر گاہت پناہ آوردہ ام

ہم جو چاکر عاجزم کو گناہ آوردہ ام

یا رسول اللہ! آپ کے در پہ پناہ لینے کیلئے آگیا ہوں، عاجز و درماندہ آپکا  
غلام گناہوں کا پہاڑ لیکے آیا ہے۔

غیر تو ملجاؤ ماوی نیست درہر دوسرا

رحم کن یا سیدی حال تباہ آوردہ ام

دو جہاں میں آپکے سوا میرا کوئی ملجا و ماوی نہیں ہے۔ اے میرے آقا  
میرے تباہ حال پر رحم فرمائیے۔

جز تو دیگر دستگیرم نیست در دنیا و دیں

با ہزاراں انفعال و رو سیاہ آوردہ ہم

دنیا و آخرت میں آپکے سوا میرا کوئی مددگار نہیں ہے۔ ہزاراں شرمندگی

اور ندامت کیساتھ اپنا یہ روسیہ لیکر آگیا ہوں۔

التجائے حاجی امداد اللہ :-

مولوی اشرف علی تھانوی وغیرہ کے پیرو مرشد حضرت حاجی امداد

اللہ مہاجر کی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ حضور کی بارگاہ میں یوں فریاد کرتے ہیں

عالم نہ متقی ہوں نہ زاہد نہ پارسا = ہوں امتی تمہارا گنہگار یا رسول

دونوں جہاں میں مجھ کو وسیلہ ہے آپکا = کیا غم ہے گرچہ ہوں میں بہت خوار یا رسول

ذات آپکی تو رحمت و شفقت ہے سر بسر = میں گرچہ ہوں تمام خطاوار یا رسول

کیا ڈر ہے اسکو لشکر عصیان و جرم سے = تم سا شفیع ہو جسکا مددگار یا رسول

ہو آستانہ آپکا امداد کی جہیں = اور اس سے زیادہ کچھ نہیں درکار یا رسول

التجائے محب صادق :-

ایک اور فارسی عاشق رسول کی بارگاہ رسالت پناہ میں التجا۔

غریبم یا رسول اللہ غریبم = نہ دارم در جہاں جز تو حبیبم

یا رسول اللہ! غریب و لاچار ہوں۔ آپکے سوا سارے جہاں میں کوئی

دوست نہیں میرا۔

مرض دارم ز عصیاں لا دوائے = مگر الطاف تو باشد طبیبم

گناہوں کا لا علاج مرض مجھے لگ گیا ہے۔ مگر آپکا لطف و کرم ہی میرا معالج

ہے۔

بریں نازم کہ ہستم امت تو = گنہگارم و لیکن خوش نصیبم

مجھے اس پر ناز ہے کہ میں آپکا امتی ہوں۔ اگرچہ گنہگار ہوں مگر بڑا خوش

نصیب ہوں۔

التجائے حافظ شیرازی :-

اے خسروہ خوباں نظرے سوئے گداکن = رجمے بمن سوختہ بے سرو پاکن

اے بادشاہ حسن! اپنے اس منگلتے کی طرف بھی ایک نگاہ کرم فرمادیجئے۔ اس

تباہ و برباد پر بھی رحم فرمادیجئے۔

دار و دلہ درویش تمنائے نگاہے۔ زہاں چشم سیہ مست بیک غمزہ رواکن  
اس فقیر کے دل کی بھی ایک تمنائے ہے کہ اپنی چشم سیہ مست سے اسکی طرف  
صرف ایک نظر ڈال دیجئے۔

التجائے قدسی :-

مرحبا سید کی مدنی العربی۔ دل و جاں باد فدایت چہ عجب خوش لقبی  
مرحبا! اے مکی مدنی عربی آقا! دل و جاں قرباں ہوں آپ پر کیا پیارے  
لقاب ہیں آپ کے

چشمِ رحمت بکشا سوائے من انداز نظر۔ اے قریشی لقبی ہاشمی و مطلبی  
اے وہ ذات جسکا لقب قریشی ہاشمی اور مطلبی ہے اپنی نگاہِ رحمت اٹھائے  
مجھ پر بھی ایک نظر کرم ڈال دیجئے۔

عاصیانم زمانیکئی اعمال مپرس۔ سوئے ماروئے شفاعت بکن ازب سہی  
میں بہت گنہگار ہوں مجھ سے میرے اعمال کی پریش نہ فرمائیے۔ بس بغیر  
کسی وجہ کے ہی میری تو شفاعت فرمادیجئے۔

ماہرہ تشنہ لبانیم و توئی آب حیات۔ رحم فرما کہ زحدمی گزر و تشنہ لبی  
ہم آپکے جود و کرم اور شفاعت کے پیاسے ہیں آپ آب حیات ہیں۔ ہم پر  
رحم فرمادیجئے اب تو ہماری پیاس حد سے گزر گئی ہے۔

سیدی انت حبیبی و طبیب قلبی۔ آمدہ سوئے تو قدسی پے درماں طلبی  
اے میرے آقا! آپ ہی میرے نمخوار اور میرے دل کے طبیب ہیں۔  
قدسی اپنے علاج کے لئے آپ کی خدمت میں حاضر ہوا ہے۔

التجائے شیخ سعدی :-

من گدائے تو یارسول اللہ۔ جاں فدائے تو یارسول اللہ

یا رسول اللہ! میں آپکے در کا منگتا ہوں میرے جاں آپ پر قربان ہو۔

ارحم الراحمین نہ ہم بخشد۔ بے رضائے تو یا رسول اللہ

یا رسول اللہ! وہ ارحم الراحمین بھی آپکی رضا کے بغیر نہیں بخشتا۔

سرنہا داست بردرت سعدی۔ در ہوائے تو یا رسول اللہ

اسی لئے سعدی نے نہایت عجز و انکساری کیساتھ اپنا سر آپکی چوکھٹ پہ رکھ

دیا ہے تاکہ آپ اس سے راضی ہو جائیں (اور اسے اللہ سے بخشوادیں)۔

التجائے مولانا احمد رضا خاں صاحب :-

کھڑے ہیں منکر نکیر سر پر نہ کوئی حامی نہ کوئی یاور

بتادو آکر مرے پیمبر کہ سخت مشکل جواب میں ہے

خدائے قہار ہے غضب پر کھلے ہیں بدکاریوں کے دفتر

بچالو آکر شفیع محشر تمہارا بندہ عذاب میں ہے

گنہ کی تاریکیاں ہیں چھائیں امنڈ کے کالی گھٹائیں آئیں

خدا کے خورشید، مہر فرما کہ ذرہ بس اضطراب میں ہے

کریم اپنے کرم کا صدقہ، نسیم بے قدر کو نہ شرم

تو اور رضا سے حساب لینا رضا بھی کوئی حساب میں ہے

سب نے صف محشر میں لکار دیا ہم کو۔ اے بیکوں کے آقا اب تیری دھائی ہے

بازار عمل میں تو سودا نہ بنا اپنا۔ سرکار کرم! تجھ میں عیبی کی سمائی ہے

اے عشق تیرے صدقے جلنے سے چھٹے سستے۔ جو آگ بکھا دیگی وہ آگ لگائی ہے

سرکار ہم گنواروں میں طرز ادب کہاں۔ ہم کو تو بس تمیز ہی بھیک بھر کی ہے

مانگیں گے مانگے جائیں گے منہ مانگی پاننگے۔ سرکار میں نہ "لا" ہے نہ حاجت اگر کی ہے

اف یہ بے حیا تیاں کہ یہ منہ اور ترے حضور۔ ہاں تو کریم ہے تری خود رگزر کی ہے

تجھ سے چھپاؤں منہ تو کروں کس کے سامنے۔ کیا اور بھی کسی سے توقع نظر کی ہے

جاؤں کہاں پکاروں گے کس کا منہ نکلوں۔ کیا پریش اور جا بھی سنگ بے ہنر کی ہے  
مومن ہوں مومنوں پہ رؤف و رحیم ہو۔ سائل ہوں سائلوں کو خوشی لانہر کی ہے

ان فتنہ بانی حشر سے کمد و حذر کریں۔ نازوں کے پالے آتے ہیں رہ سے گذر کریں  
بد ہیں تو آپکے ہیں بھلے ہیں تو آپکے۔ ٹکڑوں سے تو یہاں کے پٹے رخ کدھر کریں  
سرکار! ہم کمینوں کے اطوار پہ نہ جائیں۔ آقا! حضور! اپنے کرم پر نظر کریں

اے شافع ام شہ ذی جاہ لے خبر۔ للہ لے خبر مری للہ لے خبر  
دریا کا جوش ناؤ نہ بیڑا نہ نا خدا۔ میں ڈوبا تو کہاں ہے میرے شاہ لے خبر  
وہ تختیاں سوال کی وہ صورتیں مہیب۔ اے غمزدوں کے حال سے آگاہ لے خبر  
مجرم کو بارگاہ عدالت میں لائے ہیں۔ تکتا ہے بے کسی میں تیری راہ لے خبر  
اہل عمل کو انکے عمل کام آئنگے۔ میرا ہے کون تیرے سوا آہ لے خبر  
مانا کہ سخت مجرم و ناکارہ ہے رضا۔ تیرا ہی تو ہے بندہ درگاہ لے خبر

التجائے حسن رضا خاں :-

کیا ہے حق نے کریم تمکو ادھر بھی للہ نگاہ کرلو  
کہ دیر سے بے نوا تمہارا، تمہارے ہاتھوں کو تک رہا ہے

ہمیشہ تم کرم کرتے ہو بگڑے حال والوں پر۔ بگڑ کر میری حالت نے مری بگڑی بنالی ہے  
تمہارے در تمہارے آستان سے میں کہاں جاؤں نہ مجھ سا کوئی بے کس ہے نہ تم سا کوئی والی ہے

نگاہ لطف کے امید وار ہم بھی ہیں۔ لئے ہوئے تو دل بے قرار ہم بھی ہیں  
ہمارے دست تمنا کی لاج بھی رکھنا۔ ترے فقیروں میں اے شہریار ہم بھی ہیں  
تمہاری ایک نگاہ کرم میں سب کچھ ہے۔ پڑے ہوئے تو سر رہ گزار ہم بھی ہیں

ہم غریبوں پر کرم فرمائیے ۔ بد نصیبوں پر کرم فرمائیے  
 بے قراروں کے سرھانے آئے ۔ دلفگاروں کے سرھانے آئے  
 اے عرب کے چاند اے مہرِ عجم ۔ اے خدا کے نور اے شمعِ حرم  
 ہم سب کا روں پہ رحمت کیجئے ۔ تیرہ بختوں کی شفاعت کیجئے  
 میں بھکاری ہوں تمہارا تم غنی ۔ لاج رکھ لو میرے پھیلے ہاتھ کی  
 میں تمہارا ہوں گدائے بے نوا ۔ کیجئے اپنے بے نواؤں پر عطاء  
 اچھے اچھوں کے میں گاہک ہر کہیں ۔ ہم بدوں کی بے خریداری یہیں

### التجائے مولانا نعیم الدین مراد آبادی :-

بد میں اگرچہ ہم حضور ! آپ کے ہیں مگر ضرور  
 کس کو سنائیں حال دل ۔ تمکو نہیں سنائیں تو  
 آپ کے در پہ گر نہ آئیں ۔ کونسا در ہے جس پہ جائیں  
 سامنے کس کے سر جھکائیں ۔ آپ ہمیں بتائیں تو

### التجائے بیگل :-

ہر نظر کانپ اٹھے گی محشر کے دن ۔ خوف سے ہر کھجہ ڈھل جائیگا  
 اوڑھکر کالی کھلی وہ آجائنگے ۔ حشر کا سارا نقشہ بدل جائیگا  
 سرور انبیاء ، مونس بے کساں ! شاہ کون و مکاں ! بادی انس و جان !  
 آپ کی گر نگاہ کرم ہوگئی ۔ ہر عذاب آکے رحمت میں ڈھل جائیگا  
 میرا کیا کرے گی بھنور میں بلا ناز ہے آپ پر پا جبیب خدا  
 آپ کا نام لیتے ہی بیڑا مرا ڈوبتے ڈوبتے بھی سنبھل جائیگا  
 اپنی چوٹھٹ پہ سرکار بلوائیے کچھ تو بیگل کے بارے میں فرمائیے  
 اے مسیح دو عالم ! چلے آئیے ۔ ورنہ بیمار کا دم نکل جائیگا



## التجائے اکبر وارثی :-

بے محشر میں کافی وسیلہ تمہارا ۔ تم آقا ہو میرے میں بندہ تمہارا  
خبر تم نے لوگے تو پھر کون لیگا ۔ میں آخر تو ہوں نام لیا تمہارا  
حرام اس پہ ہو جائے نار جہنم ۔ پڑھے صدق دل سے جو کلمہ تمہارا  
سید کار یوں سے نہ گھبراؤ یارو ۔ کہ حامی سے آگ نکلی والا تمہارا  
تم آقا ہو کس کے ؟ ہمارے ہمارے ۔ ہمیں زعم کس کا ؟ تمہارے تمہارے

## التجائے شاعر اردو :-

ایک اردو شاعر نے مولانا جامی کی فارسی نعت کا یوں ترجمہ کیا ۔  
یا شفیع المذنبین بارگنہ لایا ہوں میں ۔ اس گراں باری سے با پشت دو تا آں ہوں میں  
میرے بالوں کی سفیدی پر نظر رحمت کی ہو ۔ گرچہ عصیان کے سبب روئے سیاہ لایا ہوں میں  
بخز و بے خویشی درویشی و دل ریشی و درد ۔ ان گوانوں کو ثبوت عشق میں لایا ہوں میں  
ہوں اگر محروم عرفاں سے یہ ہے میری خطا ۔ خود خطا میں کر کے اب عذر خطا لایا ہوں میں  
گھات میں شیطان ہے نفس ۔ ہوا اعدائے دیں ۔ زبیر دامن کرم لینے ماں آئی ہوں میں

## التجائے امیر :-

نہیں ہے آسرا کوئی ہمارا یا رسول اللہ ۔ تمہارے ہیں تمہارا نئے سہارا یا رسول اللہ  
نہ دنیا کے رہیں جھگڑے نہ عقبی کے رہیں دھڑکے ۔ نگاہ لطف سے ہو آگ اشارہ یا رسول اللہ  
مدد فرمائیے ۔ اب تاب گویائی نہیں باقی ۔ چلی جب تک زباں میں لے پکارا یا رسول اللہ  
امیر بے نوا عقبی میں کس کا آسرا ڈھونڈے ۔ رہا مداح دنیا میں تمہارا یا رسول اللہ

کوئی محشر میں نہیں پوچھنے والا شہا ۔ اس گنگار سے کار کا بھی دھیان رہے  
ہم گنہ کر کے بھی شرمندہ نہیں کیا تھے وہ لوگ ۔ کہ گنہ بھی نہ کیا اور پشیمان رہے

## التجائے عزیز حاصل پوری :-

تمہی سے ہم گنہگاروں کی امیدیں ہیں وابستہ = تمہی اک لاج رکھو گے ہماری یا رسول اللہ  
چھپا لینا عزیز روسیہ کو اپنے دامن میں = نہ ہو محشر میں اسکی روسیہی یا رسول اللہ  
التجائے حاصل مراد آبادی :-

طوفان بلا کی موجیں ہیں اور امت عاصی کی کشتی  
یا شاہ مدینہ اب تو کوئی رحمت کا اشارہ ہو جائے  
التجائے حالی :-

اے خاصہ خاصان رسل وقت دعا ہے - امت پہ تیری آکے عجب وقت پڑا ہے  
فریاد ہے اے کشتی امت کے نگہبان - بیڑا یہ تباہی کے قریب آن لگا ہے  
اے چشمہ رحمت بابی انت امی - دنیا پہ تیرا لطف صدا عام رہا ہے  
کر حق سے دعا امت مرحوم کے حق میں - خطروں میں بہت جسکا جہاز آکے گھرا ہے  
ہم نیک ہیں یا بد پھر آخر ہیں تمہارے - نسبت بہت اچھی ہے اگر حال برا ہے  
گر بد ہیں تو حق اپنا ہے کچھ اور زیادہ - اخبار میں الطالح لی ہم نے سنا ہے  
التجائے ترمذی :-

تو سرا پارحمت و الطاف و احسان و کرم - میں سرا سر غرقہ طغیان و عصیان و خطا  
اک نظر رحمت کی ہو جائے تو بیڑا پار ہے - اک نظر بس اک نظر بہر کرم بہر خدا  
زاہدوں کو ناز ہے اپنے متاع زہد پر - ترمذی کو ہے فقط تیرے کرم کا آسرا  
تجھ کو بکٹا ہے خدا نے اختیار کائنات - میری بگڑی بھی بنادے از رہ لطف و عطا  
اک نظر کی آرزو میں ہے جہان آرزو - اک نظر بہر کرم امی ابی روجی فدا  
اے شفیع المذنبین اے رحمۃ للعالمین - میں خطا کی انتہا ہوں تو عطا کی انتہا  
شامت اعمال سے گوہر چکا ہوں روسیہ - دیکھ تو اپنے کرم کو میرے عیوں پہ نہ جا  
ذات تیری ہے ہمیشہ سے خطا پوش و کریم - اپنی رحمت میں چھپالے میرے جرموں کو شہا  
ترمذی تیرے غلاموں کے غلاموں کا غلام - تیری نظروں میں رہے اے شافع روز جزا  
حکایات تائیں :-

چند توجہ کرنے والوں کے واقعات اور حکایات تحریر کیے جاتے ہیں

تاکہ انکو پڑھ کر ہمارے پتھر جیسے سخت دل نرم ہو جائیں ہمارے ایمان تازہ ہو جائیں اور ہمیں پتہ چل جائے کہ اس توبہ و استغفار کے صدقہ اللہ تعالیٰ اپنے گنہگار بندوں کو کیسے کیسے انعام و اکرام سے نوازتا ہے اور اپنی رحمتوں کی کیسی کیسی بارشیں برساتا ہے۔

سو آدمیوں کے قاتل کی توبہ :-

یہ واقعہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کو سنایا جسکی تفصیل یہ ہے کہ پچھلی امتوں میں سے ایک شخص نے ننیانوے آدمی قتل کیے تھے ایک دن اسکے ضمیر نے ملامت کی کہ تو نے اتنے بڑے بڑے گناہ کیے ہیں چل اسکی توبہ کر اس نے لوگوں سے پوچھا کہ اس زمانے میں سب سے بڑا عالم فاضل کون ہے جس کے پاس جا کر میں توبہ کے متعلق معلومات کروں لوگوں نے ایک بڑے عالم جو اس زمانے کا بڑا راہب تھا اسکا پتہ بتا دیا۔ یہ شخص اس کے پاس پہنچا اور اس سے کہا کہ میں نے ننیانوے قتل کیے ہیں کیا میرے لیے توبہ کی کوئی گنجائش ہے؟ اس راہب نے کہا کہ تیرے لیے توبہ کی کوئی گنجائش نہیں۔ اس نے یہ سن کر اس راہب کی بھی گردن اڑادی اور سو کا عدد پورا کر دیا۔ لیکن دل اسکا بہت بے چین تھا اس نے پھر لوگوں سے معلوم کیا کہ کسی اور اچھے اور بڑے عالم اور فاضل کا مجھے پتہ بتاؤ تاکہ انے میں توبہ کے متعلق معلومات کروں۔ اور اپنے گناہوں کی بخشش کا سامان کر سکوں۔ لوگوں نے اس کو ایک اور عالم کا پتہ بتایا یہ فوراً اس عالم کے پاس پہنچا اور اس نے کہا کہ میری توبہ کی کوئی صورت ہے؟ اس عالم نے فرمایا ہاں کیوں نہیں تمہارے اور توبہ کے درمیان کوئی چیز حائل اور مانع نہیں۔ تم ایسا کرو فلاں جگہ پر چلے جاؤ کچھ اللہ کے مقبول بندے عبادت میں مصروف ہیں انکے ساتھ رہ کر خدا کی عبادت اور اسکی یاد میں مصروف ہو جاؤ۔

یہ شخص بتائے ہوئے پتہ پر ان اللہ کے مقبول بندوں کی طرف روانہ ہو گیا  
 ابھی راستہ میں ہی تھا کہ موت نے اسکو آلیا جب وہ مر گیا تو رحمت اور  
 عذاب دونوں کے فرشتے آگئے دونوں فرشتوں کے درمیان میں جھگڑا ہونے  
 لگا عذاب کے فرشتے کہتے تھے کہ یہ بڑا گنہگار اور پاپی تھا اس کو ہم دوزخ میں  
 لیکر جائیں گے جبکہ رحمت کے فرشتے کہتے تھے کہ اس نے صدق دل سے سچی  
 توبہ کر لی تھی لہذا اس کو ہم جنت میں لیکر جائیں گے۔ رب کائنات نے اس  
 تنازع کا فیصلہ کرنے کیلئے ایک فرشتے کو بھیجا اس نے آکر فیصلہ کیا کہ زمین کو  
 ناپ لو جس زمین کے قریب ہو اسی میں اسکا شمار کرو۔ اس فیصلہ کے مطابق  
 تو وہ جہنمی بنتا تھا کیونکہ جس طرف سے وہ نکلا تھا اس طرف کی زمین سے  
 وہ قریب تھا اور اللہ کے مقبول بندوں کی زمین سے ذرا سا دور تھا۔ اب ذرا  
 دیکھئے رب کی رحمت کہ توبہ کرنے والے سے وہ کیدما راضی ہو جاتا ہے؟ اسکی  
 کیسی حمایت فرماتا ہے؟ اس کو کس طرح بچاتا ہے حدیث میں آتا ہے فارحی  
 اللہ تعالیٰ الیٰ ہذہ ان تباعدی و الیٰ ہذہ ان تقربی وقال قیسوا ما بینہما  
 فوجدہ الیٰ ہذہ اقرب بشیر فغفر لہ۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے  
 ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے بدوں اور بروں کی جو زمین تھی اسکو حکم دیا کہ دور ہو جا  
 اور اپنے مقبول بندوں کی طرف جو زمین تھی اس سے فرمایا سکر جا اور سمت  
 جا اور پھر حکم دیا کہ اب ناپو جب زمین ناپی گئی تو اللہ کے پیاروں کی طرف  
 ایک باشت قریب نکلی اسی وقت اسکی بخشش کر دی گئی اور جنت کے فرشتے  
 اسے جنت میں لے گئے۔ (مسند احمد / صحیح بخاری / صحیح مسلم)

گنہگارو! خوشخبری ہے تمہارے لیے۔ جب سو آدمیوں کا قاتل سچی  
 توبہ کرنے پر اور اللہ کے مقبول بندوں کے شہر کی طرف رخ کرنے پر کھٹا  
 جاسکتا ہے تو تم بھی اپنے گناہوں پر مایوس نہ ہو سچی توبہ کر کے اللہ کے ولیوں  
 کی صحبت اختیار کرو انشاء اللہ تعالیٰ وہ تمہاری ساری خطاؤں کو درگزر فرما کر

تمہیں اپنا محبوب بنالے گا۔

چالیس سال کے گنہگار کی توبہ :-

حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانے میں بڑا سخت قحط پڑا لوگوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے عرض کیا چنانچہ آپ سب کو لیکر ایک صحرا کی طرف نکل گئے۔ اور وہاں آپ نے کھلے آسمان کے نیچے اللہ سے دعا کی یا الہی! بارش برسا دے اپنی رحمت نازل فرمادے دودھ پیتے بچوں پر اور جھکی ہوئی کمروالے بوڑھوں پر رحم فرما۔ اے مولا! اگر میری عزت تیری بارگاہ میں کچھ کم ہو گئی ہے تو تیرے آخری نبی محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم جنہیں تو آخری زمانے میں مبعوث فرمائے گا اس کا تجھے واسطہ دے تا ہوں ہم پر رحم فرما۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے موسیٰ! ہماری بارگاہ میں تمہاری عزت کوئی کم نہیں ہوئی اب بھی تم اسی طرح ہمارے ہاں معزز و مکرم ہو لیکن بات یہ ہے کہ تمہارے درمیان ایک ایسا گنہگار شخص ہے جو چالیس سال سے متواتر گناہ کر رہا ہے یہ مصیبت اور آفت اسی کی وجہ سے ہے لہذا اس مجمع میں اعلان کر دو کہ ایسا شخص جو چالیس سال سے گناہ کر رہا ہے وہ ہم میں سے حل جائے۔ حضرت موسیٰ نے اللہ کا حکم پا کر اعلان فرمادیا کہ وہ شخص جو چالیس سال سے گناہ کر رہا تھا اس نے جب یہ اعلان سنا تو وہ بڑا پریشان ہوا اور سوچنے لگا کہ اگر میں اٹھ کر جاتا ہوں تو سب مجھے دیکھ لیں گے کہ یہی وہ بد بخت ہے جو چالیس سال سے فلاں گناہ کر رہا ہے اور میرا راز بھی فاش ہو جائے گا اور میں سب لوگوں میں رسوا بھی ہو جاؤنگا اور اگر نہیں اٹھتا تو میری وجہ سے مجھ سمیت سب قحط کا شکار ہو کر مرجائیں گے۔ آخر اس نے اپنا منہ ایک کپڑے میں چھپا کر اور سر کو جھکا کر انتہا ہی ندامت اور عاجزی کیساتھ اللہ تعالیٰ کی جناب میں عرض کی کہ اے میرے آقا اے میرے

معبود! میں نے چالیس سال تک گناہ کیا تو نے مجھے ڈھیل دی اور تجھ نہ کہا؟  
 اب میں تجھ سے سچی توبہ کر کے تیرا مطیع فرمانبردار بن کر تیری بارگاہ میں  
 حاضر ہوں مجھے اتنے سارے لوگوں میں رسوا نہ کر۔ ابھی اسکی دعا پوری بھی  
 نہیں ہونے پائی تھی کہ کھنگھور گھٹائیں آسمان پر چھا گئیں اور موسلا دھار  
 بارش برسنے لگی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ سے عرض کیا کہ اے  
 مولا یہ کیا ماجرا ہے؟ ابھی ہمارے درمیان سے کوئی آدمی اٹھ کر بھی نہیں  
 گیا اور تو نے کرم فرما دیا اور بارش برسادی یہ تو نے کس کی وجہ سے کرم  
 فرمایا ہے؟ اللہ نے فرمایا اے موسیٰ! جسکی وجہ سے میں نے بارش روکی  
 تھی اپنے اسی بندے کی وجہ سے میں نے بارش برسائی ہے حضرت موسیٰ نے  
 عرض کیا کہ اے مولیٰ! مجھے اپنا وہ بندہ تو دکھا دے اللہ نے فرمایا اے موسیٰ  
 ! جب وہ گنہگار تھا اس وقت ہم نے اسکو رسوا نہیں کیا اب تو وہ ہمارا مطیع  
 و فرمانبردار ہو گیا ہے اب ہم اسکو ظاہر کر کے کیسے رسوا کریں گے (کتاب التوابع  
 لابن قدامہ ص ۶۸)

### سیاہ کار اسرائیلی کی توبہ :-

حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانے میں ایک شخص بڑا سیاہ کار اور  
 بدکار مشہور تھا لوگوں نے اس کے گناہوں اور برے کاموں کی وجہ سے اس  
 کو نکال کر علیحدہ کر دیا تھا۔ وہ شہر سے باہر اکیلا پڑا ہوا تھا کہ وہیں اسکی  
 موت کا وقت آگیا اور وہ مر گیا۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے  
 فرمایا کہ اے موسیٰ شہر سے باہر فلاں جگہ پر میرے ایک پیارے مقبول  
 بندے کا انتقال ہو گیا ہے لوگوں سے کہہ دیجئے کہ فوراً اس کو لا کر عزت و  
 احترام سے اس کو غسل دیں اور اسکی نماز پڑھیں جنکے بہت زیادہ گناہ ہوں  
 ان سے کہہ دیجئے کہ وہ اس میرے ولی کے جنازہ میں شریک ہو جائیں اس

ولی کے صدقے میں میں انکے سارے گناہ بکشت دو ننگا۔ حضرت موسیٰ نے اعلان فرمادیا لوگ جمع ہو کر جب شہر سے باہر نکلے اور اس گنہگار شخص کو مرا ہوا پایا تو عجب حیران رہ گئے اور ایک دوسرے کو حیرت سے دیکھنے لگے اور حضرت موسیٰ سے کہنے لگے کہ اے موسیٰ یہ تو وہی سیاہ کار و بدکار شخص ہے جس کی بدکاریوں کی وجہ سے ہم نے اسکو شہر سے نکال دیا تھا یہ اللہ کا مقبول بندہ کیسا ہو گیا؟ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ پر وحی نازل فرمائی کہ اے موسیٰ! یہ لوگ صحیح کہہ رہے ہیں بیشک یہ بہت بڑا بدکار اور سیاہ کار تھا لیکن جب اسکی موت کا وقت قریب آیا تو اس نے مجھ سے کہا کہ اے میرے خدا! میں تیرا ایک بندہ تیرے شہر میں پردیسی ہوں لاوارث و لاچار پڑا ہوا ہوں اگر میں جاننا کہ میرے عذاب دینے سے تیرے ملک میں کوئی اضافہ ہو جائیگا اور مجھے معاف کرنے سے تیری بادشاہت میں کوئی کمی آجائیگی تو میں کبھی بھی تجھ سے آخرت کی بھلائی اور جنت نہ مانگتا اے اللہ! تیرے سوا مجھے کسی سے کوئی امید نہیں تو ہی میری امیدوں کا آخری سہارا ہے میں نے سنا ہے کہ تیرا فرمان ہے کہ میں غفور و رحیم ہوں۔ لہذا مجھے اپنے در سے ناامید نہ لوٹاؤ۔

اے موسیٰ! جب اس نے اپنی غربت اور لاچاری کا حوالہ دیا اور تضرع و زاری کیساتھ مجھ سے فریاد کی تو مجھے اس پر رحم آگیا اور میں نے اس کو بکشت دیا بلکہ مجھے اپنی عزت و جلال کی قسم اگر وہ مجھ سے ساری روئے زمین کے گنہگاروں کی بخشش طلب کرتا تو میں اسکی اس غربت اور لاچاری اور تضرع و زاری کے باعث اسکو معاف کر دے تا۔ اے موسیٰ میں لاچاروں اور لاوارثوں کی پناہ اور انکا دوست ہو اور انپر بہت شفیق اور مہربان ہوں (

کتاب التوابع لابن قدامہ ص ۸۸)

## گنہگار اسرائیلی کی توبہ :-

بنی اسرائیل میں سے ایک شخص سے گناہ سرزد ہو گیا۔ اسکو اللہ کی ناراضگی کا جب خیال آیا تو وہ بے چین و مضطرب ہو گیا وہ اسی اضطراب میں کبھی ادھر جاتا تھا کبھی ادھر اور بار بار یہ الفاظ دہراتا تھا کہ میں اپنے رب کو کیسے راضی کروں؟ اپنے رب کو کیسے راضی کروں؟ رب کو اسکا یہ انداز بے قراری بڑا پسند آیا اور اسی وقت صدیقین کی فہرست میں اسکا نام لکھوا دیا (کتاب التوابعین ۱۰ لابن قدامہ ص ۸۹)

## ایک خطا کار کی توبہ :-

سابقہ امتوں میں سے ایک شخص سے کوئی گناہ ہو گیا بعد میں اس کو اپنے گناہ پر احساس ندامت ہوا اور توبہ کرنے کا خیال آیا اس نے اپنی بیوی سے کہا کہ میں اپنے گناہ معاف کرانے کے لئے اپنے رب کی بارگاہ میں کسی سفارشی کو ڈھونڈنے کے لئے جا رہا ہوں یہ کہہ کر وہ جنگل کی طرف نکل گیا اور وہاں پاگلوں کی طرح چیختا تھا اور کہتا تھا کہ اے آسمان تو اللہ سے میری سفارش کر دے کبھی کہتا تھا کہ اے پہاڑوں تم اللہ سے میری سفارش کر دو کبھی کہتا تھا کہ اے زمین تو اللہ سے میری سفارش کر دے۔ یہ کہتے کہتے اپنے گناہوں کے غم سے بیہوش ہو کر زمین پر گر پڑا۔ اللہ تعالیٰ نے فوراً ایک فرشتہ اس کے پاس پیغام لے کر بھیجا جس نے اسے آکر اٹھایا اسکے سر اور منہ کو پہلے صاف کیا پھر اس سے کہا کہ خوشخبری ہے تیرے لئے کہ اللہ تعالیٰ نے تیری توبہ کو قبول فرمایا ہے اس نے کہا کہ یہ تو بتاؤ کہ کس کی سفارش پر مجھ جیسے گنہگار پر یہ کرم فرمایا ہے فرشتوں نے کہا تیرے اس خوف خدا نے تیری سفارش کر کے تجھے اللہ کا محبوب بنا دیا (کتاب التوابعین لابن قدامہ ص ۹۰)



معلوم ہوا کہ خدا کی ناراضگی کا اگر صحیح ڈر اور خوف دل میں آجائے

تو یہ بخشش کا سب سے بڑا خزانہ ہے۔

چور کی توبہ :-

ایک روز حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنے ایک حواری یعنی ساتھی کے

ساتھ ایک قلعہ کے پاس سے گزرے وہاں ایک پرانہ پاپی چور بیٹھا ہوا تھا

جس کی نظر آپ پر پڑی تو اس کی دل کی دنیا بدل گئی اس نے اپنے دل میں

چوری سے ہمیشہ کے لئے توبہ کر لی اور عاجزی اور انکساری کیساتھ آپ کے

ساتھ ہو لیا لیکن ادب کی وجہ سے آپ کے ساتھ چلنے کے بجائے آپ کے پیچھے

پیچھے چلنے لگا یہ سوچ کر کہ میں پاپی اور چور گنہگار اس لائق کہاں کہ آپ کے برابر

چل سکوں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ جو انکا ساتھی تھا اس نے جب

اس مشہور زمانہ چور کو اپنے ساتھ دیکھا تو نفرت سے دل میں سوچا کہ یہ کمبخت

بدنام زمانہ ہمارے ساتھ کہاں لگ گیا؟ رب علیم و خیر اندونوں کے دلوں کی

کیفیت کو دیکھ رہا تھا اس نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو فوراً وحی فرمائی کہ

اے عیسیٰ! اس چور سے کہہ دیجیے کہ اسکی عاجزی اور انکساری اور توبہ کی

وجہ سے ہم نے اسکے پچھلے سارے گناہ معاف فرمادینے اور اپنے اس حواری سے

بھی کہہ دیجیے کہ اس کے اس تکبر اور خود پسندی کی وجہ سے اسکے سابقہ تمام

نیک اعمال ہم نے ضائع کر دیئے (کتاب التواہین لابن قدامہ ص ۹۰)۔

معلوم ہوا کہ کسی عبادت گزار کو کبھی بھی اپنی عبادتوں پر فخر کرتے

ہوئے کسی گناہگار کو حقارت کی نگاہ سے نہیں دیکھنا چاہیے کہیں ایسا نہ ہو کہ

وہ توبہ کر کے جنتی بن گیا ہو اور یہ عابد و زاہد اپنے فخر و غرور کی وجہ سے

تمام عبادتیں گنوا کر جہنمی بن گیا ہو۔

حضرت ثعلبہ کی توبہ :-

ایک انصاری صحابی حضرت ثعلبہ بن عبد الرحمن حضور کے بڑے پیارے خادم تھے جنکی خدمت یہ تھی کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نعلین مبارک اٹھایا کرتے تھے۔ ایک روز حضور نے انکو کسی کام سے بھیجا راستہ میں ایک انصاری کے گھر کا دروازہ کھلا ہوا تھا اس میں ایک عورت کو غسل کرتے ہوئے انہوں نے دیکھ لیا اسی وقت انکا دل اس گناہ کی جزاء کے خوف سے لرز گیا اس خیال نے تو انکو اور بھی بے چین کر دیا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی وحی کے ذریعہ اپنے محبوب کو اگر میرے اس جرم اور گناہ پر مطلع کر دیا تو پھر میرا کیا بنیگا؟ الغرض وہ اس ندامت اور شرمندگی اور خوف سے صحراء میں نکل گئے اور پہاڑوں میں جا کر چھپ گئے۔ اس طرح انکو چالیس روز گذر گئے، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو انکے اس طرح اچانک غائب ہونے پر تشویش ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے فوراً حضرت جبرئیل امین کو آپکی خدمت میں بھیجا انہوں نے حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ اللہ تعالیٰ آپکو سلام کہتا ہے اور فرماتا ہے کہ آپکا ایک امتی پہاڑوں میں میری پناہ طلب کر رہا ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دو صحابیوں حضرت عمر اور حضرت سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو حکم دیا کہ جاؤ اور ثعلبہ کو ڈھونڈ کر لاؤ یہ دونوں حضرت ثعلبہ کو ڈھونڈتے ہوئے پہاڑوں پر پہنچے تو انکو ایک چرواہا ملا انہوں نے اس چرواہے سے پوچھا کہ تم نے ان پہاڑوں میں کسی نوجوان کو دیکھا ہے۔ اس نے کہا کہ تم شاید اس نوجوان کی بات کر رہے ہو جو جہنم کے خوف سے بھاگا ہے۔ ان صحابیوں نے کہا کہ تجھے کیسے معلوم ہوا کہ وہ نوجوان جہنم کے ڈر سے بھاگا ہے۔ چرواہے نے کہا کہ ہم دیکھتے ہیں جب آدھی رات ہوتی ہے تو وہ نوجوان پہاڑوں سے نکل کر چیختا ہوا پھرتا ہے اور یہ کہتے ہوئے ادھر سے گذرتا ہے کہ اے اللہ کاش جیسے آپ نے اور روہیں

قبض کی ہیں میری روح بھی قبض کر لیتے اور جس طرح آپ نے دوسرے  
جسموں کو ختم کر دیا ہے کاش میرے جسم کو بھی ختم کر دیا ہوتا اور مجھے قضاء  
کے فیصلے کے لئے نہ چھوڑا ہوتا۔ حضرت عمر نے اس چرواہے سے کہا کہ ہاں  
ہاں بالکل ہمیں اسی نوجوان کی تلاش ہے ہمیں اپنے ساتھ لے چلو جب رات  
کو وہ ادھر آئیگا تو ہم اس سے مل لینگے۔ چنانچہ یہ دونوں صحابی اس چرواہے  
کے ساتھ چلے گئے۔ جوں ہی آدھی رات ہوئی انہوں نے دیکھا کہ پہاڑوں سے  
نکل کر ایک آدمی سر پر ہاتھ رکھ کے وہی الفاظ دہراتے ہوئے دیوانہ وار  
پھر رہا ہے۔ حضرت عمر اس نوجوان کے پاس گئے تو دیکھا کہ وہ حضرت ثعلبہ  
تھے آپ نے فوراً انکو اپنے سینہ سے چمٹا لیا حضرت ثعلبہ نے پہلا سوال یہ کیا  
کہ کیا حضور کو میرے گناہ کا پتہ چل گیا ہے؟ حضرت عمر نے کہا مجھے اسکا تو  
پتہ نہیں ہے البتہ حضور نے ہم دونوں کو تمہیں ڈھونڈ کر لانے کے لئے بھیجا  
ہے حضرت ثعلبہ نے کہا کہ اے عمر! جب حضور نماز میں مصروف ہوں تو  
اسوقت مجھے آپ کے پاس لیکے جانا چنانچہ یہ لوگ حضرت ثعلبہ کو لیکر حضور  
کی خدمت میں اسوقت حاضر ہوئے جب حضور نماز پڑھا رہے تھے۔ حضرت  
ثعلبہ نے جوں ہی نماز میں حضور کی قرائت سنی تو خوف خدا سے بیہوش  
ہو کر گڑ پڑے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیرا تو آپ نے  
حضرت عمر اور حضرت سلمان سے پوچھا کہ ثعلبہ کا کیا ہوا؟ اندونوں نے  
عرض کیا یا رسول اللہ! یہ رہا آپکا غلام ثعلبہ۔ حضور نے ثعلبہ پر اپنا دست  
شفقت پھیر کر انکو اٹھایا اور پھر بڑے پیار بھرے انداز میں اسے پوچھا  
ثعلبہ! اتنے دن ہم سے کہاں غائب رہے؟ ثعلبہ نے کہا یا رسول اللہ! مجھ سے  
گناہ ہو گیا جس کی وجہ سے آپکی خدمت میں نہ آسکا حضور نے فرمایا کیا میں تجھ  
کو ایسی آیت نہ بتا دوں جس کو پڑھنے سے تیرے سارے گناہ مٹ جائیں اور

تیری خطائیں معاف ہو جائیں۔ ثعلبہ نے عرض کیا کیوں نہیں یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا یہ آیت پڑھ "ربنا آتنا فی الدنیا حسنة و فی الآخرة حسنة و قنا عذاب النار" ثعلبہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرا گناہ بہت بڑا ہے حضور نے فرمایا لیکن اللہ کا ارشاد اس سے بھی بڑا ہے۔ پھر آپ نے فرمایا ثعلبہ کو گھر پر چھوڑ آؤ۔ گھر پر بھی ثعلبہ کو اسی گناہ کی سزا اور اللہ کی ناراضگی کا خوف لرزاتا رہا اور وہ اس خوف سے آٹھ دن سخت بیمار رہے۔ جب ان کی بیماری حد سے زیادہ بڑھ گئی تو صحابہ نے حضور کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ! ثعلبہ کا کچھ کیجئے ورنہ وہ مر جائے گا۔ حضور نے فرمایا ہمیں اس کے پاس لے چلو۔ جب حضور انکے گھر پہنچے تو آپ نے شفقت سے ثعلبہ کا سر اپنی جھولی میں لے لیا لیکن ثعلبہ نے فوراً اپنا سر حضور کی جھولی سے ہٹا لیا آپ نے فرمایا یہ کیا کر رہے ہو؟ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ میرا سر گناہوں سے بھرا پڑا ہے اس کو آپ کے پاک دامن میں کیسے رکھوں۔ آپ نے فرمایا کیا محسوس کر رہے ہو؟ عرض کی ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے میری ہڈی، گوشت اور کھال میں چیونٹیاں چل رہی ہوں۔ آپ نے فرمایا تم کیا چاہتے ہو؟ تمہاری کیا خواہش ہے؟ انہوں نے عرض کیا صرف اپنے رب سے اپنے گناہ کی مغفرت چاہتا ہوں اسی وقت جبرئیل امین اللہ تعالیٰ کا پیغام لیکر نازل ہوئے اور کہا کہ یا رسول اللہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو سلام کہا ہے اور وہ فرماتا ہے کہ اگر میرا بندہ زمین بھر گناہ کر کے مجھ سے ملے تو میں زمین بھر کے رحمت و مغفرت کیساتھ اس سے ملتا ہوں۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فوراً یہ خوشخبری حضرت ثعلبہ کو سنائی جسے سن کر انہوں نے ایک چیخ ماری اور اسی وقت ان کی روح قفسِ عصری سے پرواز کر گئی۔

جب حضرت ثعلبہ کو غسل دے کے کفن پھنا کے لائے تو حضور نے نماز جنازہ پڑھائی اور انکو دفن کرنے کیلئے جب چلے تو حضور ان کے جنازے میں بیچوں کے بل چل رہے تھے جب صحابہ کرام نے آپ سے اسکی وجہ دریافت کی تو آپ نے فرمایا اس ذات کی قسم جس نے مجھے حق کیساتھ نبی بنا کر مبعوث کیا ہے۔ ثعلبہ کے جنازے میں اسقدر کثرت کیساتھ ملائکہ شریک تھے کہ مجھے انکے رش کی وجہ سے زمین پر قدم رکھنا مشکل ہو رہا تھا

کتاب التوابع لابن قدامہ ص ۱۱۰

سبحان اللہ! جو خوف خدا سے لرزتے رہتے ہیں اور آخرت کے عذاب سے ڈرتے کانیتے رہتے ہیں انکے لئے انکے رب کی طرف سے کیسے کیسے اعزاز و اکرام اور کیسی کیسی بشارتیں ہیں۔

مالک الروسی کی توبہ :-

مالک الروسی کا تعلق قبیلہ بنی کلاب سے تھا انہوں نے اپنی قوم کیساتھ ملکر قبیلہ بنی اسد پر حملہ کر دیا اور انکی عورتوں کو بھی رسوا کیا جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تک یہ خبر پہنچی تو آپ نے بنی کلاب کے لوگوں کو بہت برا بھلا کہا جب مالک الروسی کو پتہ چلا کہ حضور نے انکو اور انکے قبیلہ کو بہت برا بھلا کہا ہے تو انکو بہت برا لگا لیکن بعد میں انکو اپنی غلطی کا احساس ہو گیا اور وہ فوراً حضور کی خدمت میں معافی کیلئے حاضر ہو گئے اور حضور سے عرض کرنے لگے یا رسول اللہ مجھ سے راضی ہو جائیں اللہ آپ سے راضی ہوگا لیکن حضور اتنے سخت ناراض تھے کہ آپ نے اپنا رخ الٹا دوسری طرف پھیر لیا وہ دوسری طرف سے آپ کے سامنے آگے اور پھر عرض کرنے لگے کہ یا رسول اللہ مجھ سے راضی ہو جائیں اللہ آپ سے راضی ہوگا۔ حضور کو انکے رویے سے اتنی شدید تکلیف پہنچی تھی کہ آپ نے پھر

اپنا چہرہ انور ان سے پھیر لیا وہ تیسری مرتبہ پھر آپ کے سامنے آکر عرض کرنے لگے کہ یا رسول اللہ! مجھ سے راضی ہو جائیں اللہ آپ سے راضی ہو گا دیکھئے اللہ کو جب راضی کرنے کی کوشش کی جاتی ہے تو وہ فوراً راضی ہو جاتا ہے انکے یہ الفاظ سن کر حضور نے ان کی طرف نگاہ کرم فرمائی اور فرمایا تم نے جو حرکت کی ہے اسکی اللہ سے توبہ کی اور اسپر اللہ سے بخشش طلب کی؟ انہوں نے عرض کی جی ہاں یا رسول اللہ! پھر آپ نے فرمایا کہ اے اللہ اس کی توبہ قبول فرمائے اور اس سے راضی ہو جا۔ (کتاب التوابع لابن قدامہ ص ۷۷)

کعب بن مالک کی توبہ :-

حضور کے پیارے صحابی حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں سوائے غزوہ تبوک کے کسی بھی غزوہ میں حضور کی ہمراہی کے شرف سے محروم نہیں رہا ایک غزوہ بدر میں میری شرکت نہیں ہو سکی تھی لیکن اس میں شرکت نہ کرنے والوں پر حضور نے کوئی عتاب نہیں فرمایا تھا۔ غزوہ تبوک میں میرے رہ جانے کا واقعہ کچھ یوں ہے کہ جس وقت حضور نے غزوہ تبوک میں چلنے کا اعلان فرمایا اس وقت میری مالی حالت بھی اتنی اچھی تھی کہ اس سے پہلے کبھی اتنی اچھی نہیں ہوئی خدا کی قسم! اس زمانے میں میرے پاس دو اونٹنیاں تھیں جبکہ اس سے پہلے کبھی میرے پاس دو سواریاں جمع نہیں ہوئیں۔ پھلوں کے پکنے کا موسم تھا میں بھی اسی کی طرف زیادہ متوجہ تھا یہی وجہ ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور تمام صحابہ جنگی تیاریوں میں مصروف تھے جبکہ میں بھی صبح تیاری کے لئے نکلتا لیکن کسی کام میں الجھ کر جہاد کی تیاری کیے بغیر واپس آجاتا اور یہ سوچتا کہ چلو ابھی تو کافی دن پڑے ہوئے ہیں آج نہیں تو کل تیاری کر لوں گا اسی ٹال مٹول میں وقت گذرتا گیا یہاں تک کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ

کیساتھ روانہ ہو گئے۔ میں یہی سوچتا رہا کہ کوئی بات نہیں میں تیاری کر کے بعد میں پہنچ جاؤنگا لیکن افسوس اسی سوچ میں رہا اور مجھ سے گناہ ہو گیا اور میں شرکت سے رہ گیا۔ حضور کے جانے کے بعد جب میں بازار میں گیا تو سوائے منافقوں کے یا بیماروں اور ضعیف مسلمانوں کے مجھے کوئی شہر میں نظر نہیں آیا جس سے میرے قلب کو بہت صدمہ ہوا ادھر تبوک پہنچنے کے بعد حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ سے میرے متعلق دریافت فرمایا کہ کعب بن مالک کو کیا ہوا ہے؟ ایک شخص نے کہا کہ یا رسول اللہ! اس کو اسکی دونوں چادروں اور دونوں پہلووں پر نظر ڈالنے نے روک دیا یعنی وہ اپنے بناؤ سنگھار اور خود پسندی میں لگا رہ گیا۔ اس پر حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اے شخص تم غلط بات کہتے ہو پھر انہوں نے حضور سے عرض کیا یا رسول اللہ! کعب بن مالک تو ایسا آدمی ہے کہ اس میں سوائے بھلائی کے ہم نے کبھی کوئی برائی نہیں دیکھی۔ حضور خاموش ہو گئے۔ باہر حال جنگ ختم ہو گئی حضور واپس تشریف لانے لگے اور حضور کی واپسی کی خبر جب مجھ تک پہنچی تو اب مجھے سخت کرب اور پریشانی لاحق ہو گئی کہ اب میں حضور کو کیا جواب دوںگا؟ میں جھوٹے سچے غلط سلت عذر سوچنے لگا کہ حضور کے سامنے وہ بیان کر کے حضور کی ناراضگی سے بچ جاؤنگا لیکن پھر میں نے سوچا کہ اس سے میرا بچنا مشکل ہے لہذا میں نے فیصلہ کیا کہ اب میں حضور سے سچ بولوںگا۔ ایک صبح حضور تشریف لے آئے مسجد میں جا کر حضور نے جیسا کہ آپ کا ہمیشہ کا طریقہ تھا دو رکعت نماز ادا فرمائی اور لوگوں کی طرف رخ کر کے تشریف فرما ہو گئے۔ اب وہ لوگ جو تبوک جانے سے رہ گئے تھے ایک ایک آکر اپنے اپنے جھوٹے سچے عذر بیان کرنے لگے اور قسمیں کھا کھا کر اپنی مجبوریوں کو بیان کرنے لگے حضور نے انکے

ظاہر پر نظر فرماتے ہوئے انکو معاف فرمادیا اور انکے باطن اور حقیقت حال  
 کو اللہ کے حوالے کر دیا۔ بالآخر میں بھی حاضر ہوا اور میں نے سلام عرض  
 کیا حضور نے تبسم فرمایا مگر آپ غصہ میں تھے فرمایا ادھر آؤ! میں سامنے آکر  
 بیٹھ گیا پھر دریافت فرمایا کہ تمہارے نہ آنے کی کیا وجہ تھی؟ کیا تم نے  
 سواری نہیں خریدی تھی؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اگر میں کسی  
 دنیاوی سردار کے سامنے حاضر ہوتا اور میں سمجھتا کہ کوئی بھی عذر کر کے اس  
 سے نجات مل سکتی ہے تو مجھے اتنا زور بیان حاصل ہے کہ میں کوئی نہ کوئی  
 عذر کر لیتا لیکن خدا کی قسم! میں اچھی طرح جانتا ہوں کہ میں آپ سے اگر  
 جھوٹ بولوں اور اسکی وجہ سے آپ مجھ سے خوش ہو جائیں تب بھی اللہ  
 تعالیٰ جلد ہی میرا جھوٹ آپ پر ظاہر کر دے گا اور آپ مجھ سے ناراض  
 ہو جائیں گے اور اگر میں سچ بات عرض کروں تو اگرچہ وہ شروع میں آپکی  
 ناراضگی کا باعث بنے گا لیکن مجھے آخر میں اللہ تعالیٰ سے بہتر انجام کی امید ہے  
 ۔ یا رسول اللہ! خدا کی قسم اس جنگ میں مجھے کوئی عذر نہ تھا اور واللہ! میں  
 اس جہاد کے وقت جتنا طاقت ور اور خوشحال تھا اتنا کبھی نہیں رہا۔ حضور  
 نے فرمایا اس شخص نے سچ بولا ہے۔ اچھا اب جاؤ جب تک اللہ تعالیٰ تمہارا  
 خود ہی فیصلہ نہ فرمادے حضرت کعب فرماتے ہیں میرے علاوہ دو اور صحابی  
 بھی تھے مرادہ بن ربیع اور دوسرے ہلال بن امیہ اندونوں کیساتھ بھی میرا  
 ہی جیسا معاملہ ہوا۔ حضور نے تمام صحابہ کو منع فرمادیا کہ ہم تینوں سے کوئی  
 کلام نہ کرے۔ اس کا اثر یہ ہوا کہ لوگ ہم سے کنارہ کشی کرنے لگے اور وہ  
 ہمارے لیے بالکل اجنبی اور بیگانہ بن گئے، حتیٰ تنکرت لی فی نفسی الارض  
 فماہی بالامر من التی اعرف، میرے لیے تو دنیا ہی بدل گئی مدینہ تو جان  
 پہچان والوں کا شہر ہی نہیں لگتا تھا۔ اسی حالت میں پچاس دن گذر گئے،



میرے دو ساتھی تو خانہ نشین ہو گئے وہ ہر وقت گھر میں پڑے روتے رہتے تھے کیونکہ وہ کمزور اور ضعیف تھے جبکہ میں نوجوان اور طاقتور تھا باہر بھی نکلتا تھا بازاروں میں گھومتا پھرتا بھی تھا لیکن کوئی بھی مجھ سے بات کرنا گوارا نہیں کرتا تھا۔ حضور کی خدمت میں بھی میں حاضر ہوتا اور نماز کے بعد جب حضور تشریف فرما ہوتے تو میں سلام عرض کرتا اور دل میں سوچتا کہ نہ معلوم حضور نے جواب میں اپنے لبہائے مبارک ہلائے ہیں یا نہیں؟ پھر میں آپ کے نزدیک ہی نماز پڑھنے لگتا اور کنکھیوں سے دیکھتا رہتا جب میں نماز میں مشغول ہوتا تو حضور مجھے کنکھیوں سے دیکھتے اور جوں ہی میں آپ کی طرف نظر اٹھا کر دیکھتا آپ فوراً اپنا رخ انور پھیر لیتے۔ اذ اقامت الی الساریۃ فاقبلت قبل صلاتی نظر الی بمؤخر عینیہ واذا نظرت الیہ اعرض عنی۔ الغرض جب مسلمانوں کی بے اعتنائی حد سے زیادہ بڑھ گئی تو ایک روز میں اپنے چچا زاد بھائی اور جگری یار ابو قتادہ کے باغ کی دیوار پر چڑھ گیا اور انکو سلام کیا مگر خدا کی قسم! انہوں نے مجھے کوئی جواب نہیں دیا۔ میں نے کہا ابو قتادہ! میں اللہ کی قسم دے کر تم سے پوچھتا ہوں کہ کیا تم کو معلوم نہیں کہ مجھے اللہ اور اس کے رسول سے محبت ہے؟ مگر وہ خاموش رہے پھر میں نے دوبارہ قسم دے کر پوچھا تب بھی وہ خاموش رہے جب تیسری مرتبہ میں نے انکو قسم دے کر پوچھا تو انہوں نے صرف اتنا کہا کہ اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ فتماضت عینای وتولیت۔ یہ سن کر میری آنکھوں سے آنسو بہ لگے اور میں دیوار پھلانگ کر واپس آ گیا۔

ایک دن مدینہ کے بازار میں پھر رہا تھا کہ شام کا رہنے والا ایک

نبٹی جو مدینہ میں فروخت کے لئے غلہ لایا کرتا تھا وہ لوگوں سے میرے متعلق

دریافت کر رہا تھا کہ کعب کا پتہ بتا دو لوگوں نے میری طرف اشارہ کر دیا کہ

یہی کعب ہے وہ میرے پاس آیا اور شاہ غسان کا ایک خط جو میرے نام تھا وہ مجھے دیا میں نے پڑھا تو اس میں لکھا تھا کہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ تمہارے صاحب یعنی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تم پر ظلم کیا ہے؟ اللہ نے تم کو ذلت کے مقام پر رہنے کے لیے نہیں بنایا تم ہمارے پاس چلے آؤ ہم تمہاری مدد اور دلجوئی کریں گے خط پڑھ کر میں نے سوچا کہ یہ تو میرا ایک اور امتحان ہے اور خط کو میں نے تندور میں جھونک دیا۔

پچاس میں سے ابھی چالیس روز گزرے تھے کہ حضور کا ایک قاصد

میرے پاس آیا اور پیغام دیا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تمکو اپنی

بیوی سے علیحدہ رہنے کا حکم دیا ہے۔ میں نے پوچھا طلاق دے دوں یا کیا

کروں؟ قاصد نے کہا کہ نہیں بس صرف علیحدہ رہو حضور کا یہی حکم میرے

دونوں ساتھیوں کو بھی پہنچا دیا گیا میں نے حضور کا حکم پا کر اپنی بیوی سے کہا

تم فوراً اپنے میکے چلی جاؤ اور جب تک اس معاملے کا اللہ تعالیٰ کوئی فیصلہ نہ

فرمادے وہیں رہنا میرے دوسرے ساتھی بلال بن امیہ کی بیوی حضور کی

خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا کہ بلال اتنے ضعیف ہو گئے ہیں کہ خود

اپنا کام نہیں کر سکتے ہیں نہ خادم رکھ سکتے ہیں اگر میں انکی خدمت کروں تو

یہ آپکی مرضی کے خلاف تو نہیں ہوگا؟ آپ نے فرمایا نہیں صرف انے ہم

بستری نہ کرنا انکی بیوی نے کہا کہ واللہ! اس کام کی تو انہیں طاقت ہی نہیں

اور اللہ کی قسم جس روز سے یہ واقعہ ہوا ہے اس روز سے آج تک وہ

مسلسل روئے جا رہے ہیں۔ واللہ ما زال یمکی مندکان من امرہ ما کان الی

یومہ هذا۔

حضرت کعب کہتے ہیں مجھ سے میرے گھر والوں نے کہا کہ تم بھی

حضور سے اپنی بیوی کے لیے اجازت لے لو جس طرح بلال کی بیوی نے بلال

کے لیے اجازت لے لی ہے۔ میں نے کہا کہ اس سلسلے میں حضور سے میں

کوئی درخواست نہیں کروں گا۔ کیا معلوم حضور کیا جواب دیں اور پھر میں  
 جوان آدمی ہوں میرے پاس وہ عذر بھی نہیں جو ہلال کے پاس ہے  
 الغرض اسی حالت میں پچاس دن گزر گئے پچاسویں رات کی فجر کی نماز گھر  
 کے چبوترے پر پڑھی تھی۔ انا جالس علی الحال التی ذکر اللہ تعالیٰ مناقد  
 ضاقت علی نفسی و ضاقت علی الارض بما رحبت نماز کی کے بعد اسی حالت  
 میں بیٹھا ہوا تھا کہ دل سخت بے چین و مضطرب تھا اور زمین اپنی ساری  
 وسعتوں کے باوجود میرے لیے تنگ معلوم ہوتی تھی کہ اچانک کوہ سع سے  
 ایک بلند آواز سنائی دی کہنے والا چیخ کر کہہ رہا تھا کہ اے کعب بن مالک!  
 تمہارے لیے خوشخبری ہے۔ یہ سنتے ہی میں سجدے میں گر گیا میں سمجھ گیا کہ  
 اللہ تعالیٰ نے کشادگی کی صورت پیدا فرمادی ہے فجر کی نماز کے بعد حضور  
 اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کو ہماری توبہ قبول ہونے کی اطلاع  
 دی تھی اور لوگ ہم کو خوشخبری سنانے کے لئے دوڑ پڑے تھے کچھ لوگ  
 میرے دونوں ساتھیوں کو یہ خوشخبری سنانے کے لئے دوڑ پڑے ایک شخص  
 گھوڑے پر سوار میری طرف چل دیا لیکن اس کے پہنچنے سے پہلے قبیلہ بنی  
 اسلم کا ایک شخص پہاڑ پر چڑھ گیا اور اس کی آواز اس گھڑسوار سے پہلے مجھ  
 تک پہنچ گئی اور جب یہ شخص میرے پاس آیا جس نے سب سے پہلے مجھے  
 خوشخبری سنائی تھی اس کو میں نے خوشی میں اپنے دونوں کپڑے اتار کر دے  
 دیئے جبکہ خدا کی قسم میرے پاس اسوقت ان دو کپڑوں کے علاوہ اور کوئی  
 جوڑا نہیں تھا پھر میں نے کسی سے عاریتہ کپڑے لیکر پہنے۔ پھر میں حضور کی  
 خدمت میں حاضر ہونے کیلئے چل پڑا راستہ میں لوگوں کے گروہ کے گروہ مجھ  
 سے مل رہے تھے اور مجھے توبہ کی قبولیت پر مبارکباد دے رہے تھے اور کہ  
 رہے تھے لتھک توبہ اللہ علیک مبارک ہو! اللہ نے تمہاری توبہ قبول

فرمائی۔ جب میں مسجد میں داخل ہوا تو اسوقت حضور تشریف فرما تھے اور صحابہ کرام آپ کے ارد گرد حلقہ بنا کر بیٹھے ہوئے تھے۔ مجھے دیکھ کر طلحہ بن عبید اللہ دوڑے ہوئے آئے مجھ سے مصافحہ کیا اور مجھے مبارکباد دی۔ پھر میں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں سلام عرض کیا۔ قال و هو یبرق و جہہ من السرور، اسوقت آپکا روئے مبارک مسرت اور خوشی کی وجہ سے چمک رہا تھا آپ نے فرمایا، ما للبشر بخیر یوم مر علیک من ولد تک امک، جب سے تیری ماں نے تجھے جنا ہے اسوقت سے اب تک جتنے دن تجھ پر گذر رہے ہیں ان میں سب سے بہترین دن کی تجھے بشارت ہو۔ میں عرض کیا کہ یہ بشارت آپکی طرف سے ہے یا اللہ کی جانب سے ہے آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ و کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سر استنار و جہہ حتی کان و جہہ قطعة قمر و کنا نعرف ذلک منہ۔ اور یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول تھا کہ خوشی اور مسرت کے وقت آپکا روئے انور دیکھنے لگتا تھا کہ گویا چاند کا ٹکڑا ہو جس سے ہمیں آپکی خوشی و مسرت کا اندازہ ہو جاتا تھا۔

پھر میں نے حضور سے عرض کیا کہ میری توبہ کی تکمیل یہ ہے کہ میں اپنی دولت سے ہاتھ اٹھالوں اور اپنا سارا مال اللہ اور اس کے رسول کی خدمت میں بطور صدقہ پیش کر دوں۔ حضور نے فرمایا کچھ مال اپنے لیے رکھ لو بہتری ہے۔ میں نے عرض کیا تو پھر میں خیر کے حصے کا اپنا مال رکھ لیتا ہوں۔ پھر میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ نے سچ کی بدولت مجھے نجات عطا فرمائی ہے لہذا اب میں عہد کرتا ہوں کہ جب تک میں زندہ ہوں ہمیشہ سچ بولوں گا۔ اور خدا کی قسم اسوقت سے آج تک پھر میں نے کبھی جھوٹ نہیں بولا۔ اللہ تعالیٰ نے یہ آیتیں سورۃ توبہ میں نازل

فرمائیں جس میں حضرت کعب اور انکے دو ساتھیوں کی قبولیت توبہ کا اعلان

فرمایا۔ وَعَلَى الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ خَلَفُوا حَتَّىٰ إِذَا ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْأَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ وَ

ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ أَنْفُسُهُمْ وَظَنُوا أَنَّ لَا مَلْجَأَ مِنَ اللَّهِ إِلَّا إِلَيْهِ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ لِيَتُوبُوا

إِنَّ اللَّهَ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ (سورة توبہ ۱۱۸/۹) اور ان تینوں کے حال پر بھی اللہ

تعالیٰ نے توجہ فرمائی جنکا معاملہ ملتوی چھوڑ دیا گیا تھا۔ یہاں تک کہ جب انکی

پریشانی کی نوبت یہاں تک پہنچی کہ زمین اپنی فراخی کے باوجود انپر تنگ

ہو گئی اور خود وہ اپنی زندگی سے تنگ آگئے اور انہوں نے سمجھ لیا کہ خدا

سے (بھاگ کر) کہیں پناہ نہیں مل سکتی۔ بجز اسکے کہ اس کی طرف رجوع

کیا جائے پھر انکی توبہ قبول کی تاکہ وہ اللہ کی طرف رجوع رہیں بیشک اللہ

ہی توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے۔

حضرت کعب فرماتے ہیں کہ اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ نے اسلام کی

دولت سے جس وقت مجھے نوازا اس کے بعد سے آج تک کوئی نعمت سچائی

سے بڑھ کر میرے لیے ثابت نہیں ہوئی۔ میں اگر حضور کے سامنے جھوٹے

سچے عذر پیش کر کے جھوٹ بول دے تا تو اسی طرح تباہ و برباد ہو رہا ہوں۔

طرح وہ دوسرے جھوٹ بولنے والے تباہ ہو گئے کیونکہ وحی نازل فرما کر اللہ

تعالیٰ نے ان سب کی مذمت فرمادی اور انکے برے انجام کو بیان فرمادیا۔ ان

لوگوں کے متعلق یہ آیات نازل ہوئیں۔ سِيَحْلِفُونَ بِاللَّهِ لَكُمْ إِذَا انْقَلَبْتُمْ

إِلَيْهِمْ لِتَعْرِضُوا عَنْهُمْ فَأَعْرِضُوا عَنْهُمْ إِنَّهُمْ رَجَسٌ وَ مَا وَاهُمْ جَهَنَّمَ جَزَاءً بِمَا

كَانُوا يَكْسِبُونَ۔ (سورة توبہ ۹۵/۹)۔

اب وہ تمہارے سامنے آکر جھوٹی قسمیں کھائیں گے (کہ ہم بڑے

معذور اور مجبور تھے) تاکہ تم انکے خیال میں نہ پڑو سو تم انکے خیال کو چھوڑ

دو وہ بالکل گندے لوگ ہیں اور انکا ٹھکانہ جہنم ہے ان اعمال کے سبب جو

وہ کیا کرتے تھے۔

( صحیح بخاری، کتاب الوصایا و الجہاد و فہود الانصار / صحیح مسلم، کتاب التوبہ / ترمذی، کتاب التفسیر / سنن ابوداؤد، کتاب الطلاق، الجہاد / ریاض الصالحین، کتاب التوبہ )۔

## ماعز اور ایک زانیہ کی توبہ :-

” ماعز ابن مالک ” سے زنا جیسا بدترین گناہ سرزد ہو گیا اس کا کسی کو پتہ نہ تھا کوئی اسکا گواہ نہ تھا جو جرم ثابت ہوتا لیکن عذاب الہی کے خوف نے حضرت ماعز کو بے چین کر دیا اور وہ گھبرا کر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کرنے لگے کہ یا رسول اللہ! مجھ پاک کر دیجئے۔ آپ نے فرمایا جاؤ! استغفار کرو اور اللہ کی بارگاہ میں توبہ کرو وہ اٹھ کر چلے گئے لیکن انکا دل مطمئن نہیں ہوا اور اس عظیم گناہ کی قیامت کے دن کے لئے جو سخت سزائیں اور وعیدیں حضور نے بیان فرمائیں تھیں اس کے تصور سے بھی انکا دل کانپنے لگا ابھی تھوڑی دور ہی گئے تھے کہ پھر واپس حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے اور پھر عرض کرنے لگے کہ یا رسول اللہ! مجھے پاک کر دیجئے آپ نے پھر وہی جواب دیا استغفار اور توبہ کرو لیکن وہ سمجھتے تھے کہ اس جرم کی شریعت نے جو سزا دنیا میں مقرر کی ہے جب تک وہ سزا مجھے نہیں مل جاتی میں اس گناہ سے پاک نہیں ہونگا اور آخرت میں سخت ترین عذاب کا بدستور مستحق رہونگا لہذا انہوں نے پھر حضور سے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے پاک کر دیجئے۔ آپ نے فرمایا کس معاملہ میں تمہیں پاک کروں؟ انہوں نے عرض کی مجھ سے زنا ہو گیا ہے اس عظیم گناہ سے مجھے پاک کر دیجئے۔ آپ نے لوگوں سے پوچھا! اے جنون اور پاگل پن کا مرض تو نہیں ہے؟ لوگوں نے کہا نہیں یا رسول اللہ! یہ پاگل نہیں اور اس کا ذہنی توازن بالکل صحیح ہے۔ پھر آپ نے پوچھا کہ کیا اس نے شراب تو نہیں پی ہوئی ہے؟ ایک آدمی نے اسی وقت کھڑے ہو کر اسکا

منہ سونگھا اور کہا کہ اسکے منہ سے شراب کی کوئی بدبو نہیں آرہی ہے۔ پھر آپ نے اس سے پوچھا کہ کیا تو نے زنا کیا ہے؟ اس نے اقرار جرم کرتے ہوئے کہا جی ہاں یا رسول اللہ! میں نے زنا کیا ہے۔ پھر آپ نے فرمایا کہ اسکو زنا کی سزا دی جائے چنانچہ انکو زمین میں آدھا گاڑھکر رجم کر دیا گیا۔ جب انکو دفن کر دیا گیا تو اسکے دو روز بعد حضور نے فرمایا معز کے لئے استغفار کرو بیشک اسنے ایسی توبہ کی ہے کہ اگر اس توبہ کو ساری امت پر تقسیم کر دیا جائے تو سب کو کافی ہو جائے اور اللہ سب کی مغفرت فرمادے۔ اس کے بعد قبیلہ ازد کی ایک عورت حضور کی خدمت میں حاضر ہوئی اور جو الفاظ حضرت معز نے کہے تھے انہی الفاظ میں حضور سے عرض کرنے لگی کہ یا رسول اللہ! مجھے پاک کر دیجئے۔ آپ نے اس سے بھی فرمایا کہ جاؤ اللہ سے استغفار کرو اور توبہ کرو اس نے عرض کیا کہ کیا آپ مجھ کو بھی اسی طرح لوٹا دینا چاہتے ہیں جس طرح آپ نے معز کو لوٹایا تھا۔ مجھے زنا کا حمل ہے مجھے پاک کیجئے۔ آپ نے اس سے پوچھا کہ کیا تو ہی ہے؟ اس نے کہا ہاں یا رسول اللہ! میں ہی ہوں آپ نے فرمایا اچھا اب جاؤ جب بچہ ہو جائے پھر آجانا۔ اول تو اسکے گناہ کا کوئی عینی گواہ نہیں تھا وہ اگر اقرار نہ کرتی تو سزا سے بچ سکتی تھی پھر جب حضور نے اسکو بچے کی پیدائش تک مہلت دے دی تو بچہ کی پیدائش کے بعد وہ کہیں بھی غائب ہو سکتی تھی لیکن حضور کے ارشادات اور آخرت پر اس کو کتنا یقین کامل تھا کہ دوزخ کا سخت ترین عذاب اسکو اپنے سامنے نظر آرہا تھا۔ اور وہ اس بیہنٹاک عذاب سے بچنے کے لئے دنیا کی سخت سے سخت سزا کو برداشت کرنے کیلئے تیار تھی اور بغیر کسی پولیس وغیرہ کی گرفتاری کے جب اسکا بچہ ہوا تو دوبارہ حضور کی خدمت میں خود حاضر ہو گئی اور عرض کرنے لگی کہ یا رسول اللہ! اب بچہ

پیدا ہو گیا ہے مجھے پاک کر دیجئے۔ آپ نے فرمایا کہ ابھی بچہ بہت چھوٹا ہے

اس کو دودھ پلاؤ جب اس کے دودھ چھڑانے کا وقت آئے اس وقت آنا۔ یہ

مہلت دوبارہ اس کو ملی تھی اس مہلت سے فائدہ اٹھا کر وہ کہیں بھی جاسکتی

تھی اسکو پتہ تھا بلکہ اس نے اس جرم کی سزا پر عمل در آمد ہوتے ہوئے

حضرت ماعز کو بھی دیکھا کہ اسکی سزا یہ ہوتی ہے۔ کہ آدھا زمین میں گاڑ کر

چاروں طرف سے پتھر مارے جاتے ہیں اور پتھر مار مار کر آدمی کو ختم کر دیا

جاتا ہے۔ یہ تمام اذیت ناک منظر اسکے سامنے تھا لیکن اسکا دل اپنے رب کی

ناراضگی اسکے جلال و ہیبت اور اسکے درد ناک عذاب کے خوف سے اسقدر

معمور تھا کہ یہ دنیاوی تکلیف اسے ہیچ نظر آرہی تھی چنانچہ جب اسکا بچہ بڑا

ہو گیا تو خود ہی دوبارہ حضور کی خدمت میں حاضر ہو گئی۔ حدیث میں آتا

ہے کہ اس کے ساتھ اسکا بچہ بھی تھا اور اتنا بڑا ہو گیا تھا کہ اسکے ہاتھ میں

ایک روٹی کا ٹکڑا بھی تھا اس نے حضور سے عرض کیا یا رسول اللہ اب تو

اسنے دودھ چھوڑ دیا ہے اور کھانا کھانے لگا ہے اب مجھے پاک کر دیجئے۔ حضور

اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکا بچہ لیکر ایک مسلمان کے سپرد کر دیا اور

صحابہ کو حکم دیا کہ ایک گڑھا کھود کر اس کو سینہ تک اس میں گاڑ دو۔ جب

اسکو گاڑ دیا گیا تو آپ نے حکم دیا کہ اب رجم کرو۔ صحابہ نے پتھر مارنے

شروع کر دیئے۔ حضرت خالد بن ولید نے جب اسکے سر پر ایک پتھر مارا تو

اسکا خون اچھٹ کر خالد بن ولید کے منہ پر لگا اس پر انہوں نے اس عورت

کیلئے کچھ برے الفاظ زبان سے نکالے۔ حضور نے فرمایا اے خالد ایسا مت کہو

! قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اگر (ظلماً)

ٹیکس لینے والا بھی ایسے توبہ کر لے تو اللہ اسے بھی معاف فرمادے گا۔

پھر آپ نے اسکی نماز جنازہ کا حکم دیا۔ جب آپ خود اسکا نماز جنازہ



پڑھانے لگے تو حضرت عمر نے تعجب سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! آپ اسکی نماز جنازہ پڑھاتے ہیں حالانکہ اس نے تو زنا کیا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ اس نے ایسی توبہ کی ہے کہ اگر اسکی توبہ کو مدینہ کے ستر آدمیوں پر تقسیم کر دیا جائے تو وہ ان سبکو کافی ہو جائے۔ یعنی اللہ تعالیٰ اسکی وجہ سے ستر آدمیوں کے گناہوں کو معاف فرمادے۔ آپ نے فرمایا کہ کیا تم اس توبہ سے بڑھ کر کوئی اور توبہ کا خیال کرتے ہو؟ کہ محض رضائے الہی کے خاطر بخوشی اس نے اپنی جان قربان کر دی (صحیح مسلم، ریاض الصالحین، کتاب التوبہ)۔

ہبار بن اسود کی توبہ :-

”ہبار بن اسود“ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اتنی تکلیف اور ایذا پہنچائی کہ آپ نے اعلان فرمادیا کہ تم میں سے کسی کو اگر ہبار مل جائے تو پہلے اسکے ہاتھ پیر کاٹنا اور پھر اسکی گردن اڑا دینا حضرت زبیر بن عوام فرماتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب بھی ”ہبار“ کا ذکر فرمایا ہمیشہ غصہ سے فرمایا۔ حضرت جبیر بن مطعم فرماتے ہیں کہ ایک روز ہم حضور کی خدمت اقدس میں بیٹھے ہوئے تھے کہ اچانک ”ہبار“ کہیں سے نمودار ہو گیا، لوگوں نے کہا یا رسول اللہ! ہبار آگیا۔ آپ نے فرمایا کہ ہاں میں نے دیکھ لیا۔ بعض صحابہ اسکو مارنے کے لئے دوڑے تو حضور نے انکو منع فرمادیا اور فرمایا کہ بیٹھ جاؤ۔ ہبار آپ کے سامنے آکر کھڑا ہو گیا اور عرض کرنے لگا السلام علیکم یا رسول اللہ! میں گواہی دے تا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور آپ اللہ کے سچے رسول ہیں۔ یا رسول اللہ! میں آپ سے بھاگ کر دوسرے ملک جانے کا ارادہ کر رہا تھا لیکن پھر مجھے آپ کا فضل و کرم اپنے سے عداوت رکھنے والے پر آپکی مہربانی فرمانے اور عنایت کرنے کی آپکی عادتیں یاد آگئیں۔ یا رسول اللہ! ہم مشرک تھے لیکن اللہ

نے آپکے ذریعے ہمیں ہدایت عطا فرمائی اور ہمیں تباہی سے بچادیا۔ بس اب آپ ہماری تقاصیر کو معاف فرمادیجئے میری جو جو باتیں آپ تک پہنچی ہیں میں ان غلط باتوں کا اقرار کرتا ہوں اپنے گناہوں کا اعتراف کرتا ہوں میں ہمیشہ آپکی بدگوئی اور آپ کو ایذاء اور تکلیف پہنچانے میں لگا رہا لیکن اب مجھے خدا نے ہدایت عطا فرمادی اور اسلام سے سرفراز فرمادیا ہے اب آپ بھی مجھے معاف فرمادیجئے۔ حضور نے فرمایا ہبار میں نے تجھے معاف کیا اور اسلام ماقبل کی تمام باتوں کو ختم کر دے تا ہے۔ (الاصابة ۱۰ ابن حجر کتاب التواہین ۱۰ ابن قدامہ ص ۱۳)۔

### عبداللہ بن مرزوق کی توبہ :-

عبداللہ بن مرزوق کسی زمانہ میں بڑے مالدار شخص تھے اور اپنے جاہ و منصب کے لحاظ سے بادشاہ وقت مہدی کے خاص مقربین میں شمار ہوتے تھے دنیا میں مستغرق تھے۔ ایک روز رقص و سرود کی محفل میں ایسے منہمک ہوئے کہ ظہر عصر اور مغرب تینوں نمازوں کا وقت چلا گیا اور وہ کوئی نماز ادا نہ کر سکے، انکی ایک بڑی خوش نصیب لڑکی تھی جس نے بار بار انکو متنبہ کیا اور نماز کا خیال دلایا لیکن انہوں نے نماز کی طرف کوئی دھیان نہیں دیا آخر جب عشاء کی نماز کا وقت جانے لگا تو اس کی لڑکی نے ایک دھکتا ہوا انگارا لیکے انکے پاؤں کے اوپر رکھ دیا وہ ایک دم تکلیف سے تڑپ گئے اور کہنے لگے یہ تم نے کیا کیا؟ اس لڑکی نے کہا یہ تو دنیا کی آگ کا ایک انگارا ہے، آخرت کی آگ کو تم کیسے برداشت کرو گے؟ یہ سنکر عبداللہ بن مرزوق کی آنکھوں میں آنسو آگئے وہ نماز کے لئے فوراً کھڑے ہو گئے اور روتے رہے، لڑکی کی بات نے انکے دل پر اتنا گھرا اثر کیا کہ انہوں نے فیصلہ کر لیا کہ یہ دنیا جو میرے اور میرے رب کے درمیان حائل رہی اس

سے ہمیشہ کے لئے میں جان چھڑا لوں گا چنانچہ انہوں نے اپنی تمام لونڈیوں کو آزاد کر دیا اور جو کچھ مال و متاع تھا وہ سب اللہ کی راہ میں خیرات کر دیا۔ پھر عالم یہ تھا کہ یہ کڑوڑ پتی انسان سبزیاں بیج کر رزق حلال کماتا تھا اور ہر وقت یاد خدا میں مصروف اور مستغرق رہا کرتا تھا۔ ایک روز ان کے زمانے کے دو مشہور بزرگ حضرت فضل بن عباد اور سفیان بن عیینہ آپکی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپکو اس حال میں دیکھا کہ آپکے سر کے نیچے ایک اینٹ کا تکیہ تھا اور آپکے نیچے کوئی بستر اور فرش نہیں تھا۔ حضرت سفیان نے آپ سے پوچھا کہ جو اللہ کے لئے کچھ چھوڑتا ہے اللہ تعالیٰ اس کا بدلہ ضرور اسکو عطا فرماتا ہے تم نے جو سب کچھ اللہ کے لئے چھوڑا ہے تو تم کو اللہ نے اس کا کیا بدلہ عطا فرمایا حضرت عبداللہ بن مرزوق نے کہا کہ اس کے بدلے میں اللہ تعالیٰ نے رضا بقضا کی دولت سے مجھے سرفراز فرما دیا ہے۔

(کتاب التوابع ابن قدامہ ص ۷۰)

### ہارون الرشید کی توبہ :-

مشہور عباسی حکمران ہارون رشید ایک روز اچانک فضل بن ربیع کے پاس گھر پر پہنچ گئے اور ان سے کہا کہ میرے دل میں کچھ باتیں ہیں جن کو حل کرنا چاہتا ہوں مجھے تم کسی مرد باخدا کے پاس لے چلو فضل بن ربیع انکو اس وقت کے مشہور بزرگ حضرت سفیان بن عیینہ کے پاس لے گئے جب انکے گھر پہنچے تو دروازہ کھٹکھٹایا تو اندر سے انہوں نے پوچھا کہ کون ہے؟ انہوں نے کہا کہ امیر المؤمنین ہیں یہ سن کر انہوں نے جلدی سے فوراً دروازہ کھولا اور عزت سے بیٹھایا اور کہا کہ اے امیر المؤمنین آپ نے خواہ مخواہ تکلیف فرمائی آپ مجھے کھلوا دیتے میں خود حاضر ہو جاتا ہر حال چند ساعتیں ہارون رشید نے اسے گفتگو کی پھر انے پوچھا کہ آپ پر کوئی قرض

وغیرہ ہے؟ انہوں نے کہا ہاں ہارون رشید نے حکم دیا کہ انکا قرضہ ادا کر دیا  
 جائے یہ کہہ کر وہ وہاں سے چل دیئے۔ باہر نکل کر فضل بن ربیع سے کہنے لگے  
 کہ مجھے تمہارے اس ساتھی سے کوئی فائدہ نہیں پہنچا مجھے کسی اور مرد باخدا  
 کے پاس لے چلو۔ فضل بن ربیع انکو ایک اور بزرگ حضرت عبدالرزاق  
 بن عمام کے پاس لے گئے انکا جب دروازہ کھٹ کھٹایا تو انہوں نے بھی نکل  
 کر وہی الفاظ کہے کہ آپ نے خواہ مخواہ تکلیف کی مجھے کھلوادیتے میں خود حاضر  
 ہو جاتا۔ ہارون رشید نے انے بھی چند ساعتیں گفتگو کی اور پھر پوچھا کہ آپ  
 پر کوئی قرض ہے؟ انہوں نے کہا ہاں ہارون رشید نے حکم دیا کہ انکا قرض  
 ادا کر دیا جائے اور یہ کہہ کر وہ وہاں سے چل دیئے۔ باہر نکل کر فضل بن  
 ربیع سے پھر کہا کہ تمہارے اس ساتھی سے مجھے کچھ فائدہ نہیں پہنچا مجھے کسی  
 اور اللہ کے ولی کے پاس لے چلو فضل بن ربیع انکو حضرت فضیل بن  
 عیاض کے پاس لے گئے جب یہ وہاں پہنچے تو حضرت فضیل بن عیاض  
 اسوقت کھڑے ہوئے نماز پڑھ رہے تھے اور نماز میں قرآن کی ایک آیت کو  
 بار بار مزے لے لے کر دہرا رہے تھے جب نماز پڑھ چکے تو انہوں نے  
 دروازہ کھٹکھٹایا تو اندر سے انہوں نے پوچھا کہ کون ہے؟ فضل بن ربیع نے  
 کہا کہ امیر المؤمنین آئے ہیں اندر سے حضرت فضیل نے کہا کہ مجھ سے! امیر  
 المؤمنین کا کیا کام؟ فضل بن ربیع کہتے ہیں میں نے کہا یہ امیر المؤمنین ہیں  
 انکی اطاعت آپ پر واجب ہے۔ یہ سن کر حضرت فضیل بن عیاض نے  
 دروازہ کھولا اور چراغ بجھا کے کمرہ کے ایک کونہ کے اندر بیٹھ گئے فضل کہتے  
 ہیں کہ ہم ٹٹولتے ہوئے کمرے کے اندر آگے بڑھے تو اتفاق سے ہارون رشید  
 کا ہاتھ حضرت فضیل کے جسم سے لگ گیا۔ حضرت فضیل نے فرمایا کتنا نرم  
 اور نازک ہاتھ ہے کاش یہ کل اللہ کے عذاب سے بچ جائے پھر آپ نے

فرمایا کہ حضرت عمر بن عبد العزیز نے جب خلافت سنبھالی تھی تو انہوں  
 نے صالح بن عبد اللہ، محمد بن کعب اور رجاء بن حیاء کو اپنے پاس بلایا تھا  
 اور ان سے کہا تھا کہ میں ایک آزمائش میں ڈالا گیا ہوں مجھے کوئی مشورہ دو میں  
 کیا کروں؟ انہوں نے اس خلافت کو آزمائش جانا جبکہ تم اور تمہارے ساتھی  
 اس کو ایک نعمت سمجھے بیٹھے ہیں میں نے پھر حضرت سالم نے انکو یہ مشورہ  
 دیا کہ اے عمر بن عبد العزیز اگر تم اللہ کے عذاب سے نجات چاہتے ہو تو  
 دنیا سے اپنے آپ کو علیحدہ کر لو۔ اور محمد بن کعب نے انکو مشورہ دیا کہ اگر  
 تم اللہ کے عذاب سے نجات چاہتے ہو تو ساری رعایا میں سے جو بزرگ ہو  
 اسکو اپنا باپ سمجھنا اور جو تمہارا ہم عمر ہو اسکو اپنا بھائی اور جو تم سے چھوٹا  
 ہو اسکو اپنا بیٹا سمجھنا، بس باپ کا ادب کرنا بھائی کو عزت دینا اور بیٹے پر  
 شفقت کرنا۔ اور رجاء بن حیاء نے حضرت عمر بن عبد العزیز کو یہ نصیحت کی  
 کہ اگر تم اللہ کے عذاب سے بچنا چاہتے ہو تو جو اپنے لئے پسند کرو وہی عام  
 مسلمانوں کے لئے پسند کرنا اور جو اپنے لئے ناپسند کرو وہی مسلمانوں کے  
 لئے ناپسند کرنا۔ حضرت فضیل نے ہارون رشید سے فرمایا میں بھی تم سے یہی  
 کہتا ہوں مجھے تیرے لیے خوف آتا ہے اس دن سے جس دن لوگوں کے  
 قدم ڈگمگا جائیں گے۔ کیا اسوقت تیرے یہ مشیر و سفیر تیرے ساتھ ہونگے؟  
 یہ سن کر ہارون رشید رونے لگا اور خوف آخرت سے اسپر اتنا گریہ طاری  
 ہوا کہ وہ روتے روتے بیہوش ہو گیا۔ فضل بن ربیع کہتے ہیں کہ میں نے  
 حضرت فضیل سے عرض کیا کہ امیر المومنین پر کچھ نرمی اور شفقت فرمائیے۔  
 آپ نے فرمایا اے ابن ربیع! تم اور تمہارے ساتھی اس کو قتل کر رہے ہیں  
 اور مجھ سے کہتے ہو کہ نرمی کریں۔ جب ہارون رشید کو ہوش آیا تو اسنے  
 حضرت فضیل سے کہا کہ مجھے کچھ اور ارشاد فرمائیے۔ آپ نے فرمایا حضرت عمر

بن عبد العزیز کے پاس انکی حکومت کے ایک اہم عہدے دار کی شکایت آئی۔ انہوں نے فوراً اس عہدے دار کو ایک خط لکھا جس میں اسکو لکھا کہ اے میرے بھائی! دوزخ کی آگ میں ہمیشہ رہنے والے دوزخیوں کے کرب اور تکلیف کو یاد کرو یہ تمہیں رب کے دروازے تک پہنچائے گا اور ڈرو اسوقت سے جب تمہیں اللہ کی جانب سے پھیر کر آگ کی طرف لے جایا جائے گا بس مجھ لینا کہ وہ ایسا آخری وقت ہوگا کہ ساری امیدیں اسوقت ختم ہو جائیں گی جب اس عہدیدار نے حضرت عمر کا یہ خط پڑھا تو اس کے دل پر بڑا اثر ہوا وہ سب کچھ چھوڑ چھاڑ کے حضرت عمر کی خدمت میں حاضر ہو گیا یہ ناصحانہ کلام سنکر بارون رشید پر پھر گریہ طاری ہو گیا اور وہ بہت رویا اور کہنے لگا کہ مجھے کچھ اور نصیحت فرمائیں۔ حضرت فضیل نے فرمایا کہ اے امیر المؤمنین! حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا حضرت عباس جب حضور کے پاس آئے اور حضور سے عرض کی کہ مجھے کہیں کا امیر بنا دیکھئے۔ تو حضور نے فرمایا کہ اے عباس اے نبی کے چچا ایسا نفس جسکو تو بچالے وہ بہتر ہے اس امارۃ سے جسکو تو سنبھال نہ سکے نفس تنجیہا خیر من امارۃ لاتحسیہا۔ یاد رکھو کہ امارت اور حکومت سوائے حسرت اور ندامت کے کچھ نہیں ہے اگر تم سے ہو سکے کہ حاکم نہ بنو تو ایسا ضرور کرنا۔ یہ سنکر بارون رشید پر جو ابدھی اور حساب و کتاب کے خوف سے گریہ طاری ہو گیا اور اس کے آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے اس نے پھر عرض کیا کہ مجھے مزید کچھ اور نصیحت فرمائیں حضرت فضیل نے فرمایا اے خوبصورت چہرے والے! تجھ ہی سے اللہ تعالیٰ اپنی اس مخلوق کے بارے میں سوال کرے گا اگر ہو سکے تو اپنے اس چہرے کو آگ سے بچالے اور بچو اس بات سے کہ تیرے دل میں تیری رعیت کی طرف سے کوئی دھوکہ دہی کا تصور بھی ہو۔

کیونکہ حضور نے فرمایا ہے کہ جو صبح کرے اس حال میں کہ وہ دھوکہ دینے والا ہو تو وہ جنت کی خوشبو بھی نہیں سونگھے گا۔ بارون رشید پھر رونے لگا۔ اسنے آپ سے پوچھا کہ آپ کے اوپر کسی کا کوئی قرض تو نہیں ہے؟ آپ نے فرمایا ہاں میرے رب کا مجھ پر بہت بڑا قرض ہے جس کا اسنے ابھی تک مجھ سے حساب نہیں لیا جس دن اسنے اس کے بارے میں سوال کر لیا اس دن میری بربادی کا دن ہوگا۔ اس نے کہا کہ میرے پوچھنے کا مقصد یہ تھا کہ مخلوق میں سے کسی بندے کا کوئی قرض تو آپ پر نہیں ہے؟ آپ نے فرمایا کہ اس کا اللہ نے مجھے حکم دیا نہیں اس لئے میں نے کسی سے کوئی قرض لیا نہیں اس نے مجھے اپنی عبادت کا حکم دیا ہے اور اپنی اطاعت کا، جبکہ رزق اپنے ذمہ رکھا ہے۔ پھر آپ نے یہ آیت تلاوت کی وما خلقت الجن و الانس الا ليعبدون ما اريد منهم من رزق وما اريد ان يطعمون ان الله هو الرزاق ذو القوة المتين (سورة الذاریات، ۵/۵۱) اور نہیں پیدا کیا میں نے جن و انس کو مگر اس لئے کہ میری عبادت کریں۔ نہ طلب کرتا ہوں میں انے رزق اور نہ طلب کرتا ہوں کہ وہ مجھے کھلائیں۔

بارون رشید نے ایک ہزار دینار کی تھیلی آپکی خدمت میں پیش کی اور کہا کہ اس کو قبول فرمائیجئے اور اپنے کام میں لائیے۔ آپنے فرمایا سبحان اللہ! میں تمہیں اس سے نجات کی راہ دکھا رہا ہوں اور تم مجھے اسکی یہ جزاء دے رہے ہو کہ اسی میں پھنسا کر ہلاک کر رہے ہو۔ پھر آپ خاموش ہو گئے اور آپ نے کوئی کلام نہیں فرمایا۔ بارون رشید آپ کے پاس سے اٹھ کر باہر آگئے اور فضل بن ربیع سے کہنے لگے کہ ایسے آدمیوں کے پاس مجھے لیکر جایا کرو حقیقت میں یہ مسلمانوں کے پیشوا اور سردار ہیں (کتاب التواہین لابن قدامہ ص

## مامون کی توبہ :-

عباسی خلفاء میں سے ساتواں خلیفہ اور بارون رشید کا ولی عہد مامون رشید اپنے لڑکے "علی" سے بہت پیار کرتا تھا اسکو دیکھے بغیر اسے چین نہیں آتا تھا ایک روز گرمی کے دنوں میں دوپہر کے وقت کھانے کے لئے دسترخوان بچھا دیا گیا مامون نے خادموں کو حکم کو دیا کہ علی کو بلا کے لاؤ تاکہ وہ ہمارے

ساتھ کھانا کھائے جب خادم بلانے آئے تو علی نے کہا کہ مجھے خواہ مخواہ پریشان کرتے ہو اس سخت گرمی میں میرا کہیں نکلنے کو جی نہیں چاہ رہا امیر المومنین سے کہہ دینا کہ وہ سو رہے ہیں مامون کو اسکی ایک لمحے کی جدائیگی بھی گوارا نہیں تھی وہ اسکے بغیر کھانا بھی نہیں کھاتا تھا اسنے خادموں سے کہا کہ اسے اٹھا

کر لے آؤ۔ جب دوبارہ خادموں نے آکر امیر المومنین کا حکم سنایا تو وہ خود اٹھ کر آگیا اور کھانے میں شریک ہو گیا کھانے کے بعد جب شراب کباب کی محفل سچی تو وہ وہاں سے اٹھ کر چلا آیا وہ فطری طور پر خدا ترس اور نیک اور صالح نوجوان تھا کبھی شراب نہیں پیتا تھا محل میں آکر اس نے خادموں کو

حکم دیا کہ دجلہ کے کنارے میرا تخت بچھا دیا جائے چنانچہ تخت بچھا دیا گیا اور وہ تخت پر آکر بیٹھ گیا اور قدرت کے حسین نظاروں سے لطف اندوز ہونے

لگا دجلہ کے کنارے ایک بار بردار پر اسکی نظر پری جس نے لمبا سا سفید

موٹا اونی جبہ پہنا ہوا تھا جس کے نیچے نہ شلوار تھی نہ قمیص تھی پیر میں دو

پھٹی ہوئی جوتیاں پہن رکھیں تھیں، اور گردن میں ایک پرانہ تھیلا لٹکایا ہوا

تھا وہ دجلہ کے کنارے آ کے بیٹھ گیا شہزادہ علی اس کو بڑے غور سے دیکھ رہا

تھا اس نے اپنا تھیلا اتار کر اپنے پاس رکھا اپنی پھٹی پرانی جوتیاں اتاریں

دجلہ کے پانی سے اپنے ہاتھ پیر دھوئے اور پھر اپنے تھیلے میں سے ایک سوکھا

ٹکڑا نکالا اسکو پانی میں بھگویا اور اس پر نمک چھڑکا پھر ریت پر آرام سے بیٹھ



کر بسم اللہ پڑھ کے اسکو کھانا شروع کر دیا کھانے سے فارغ ہو کے چلو سے  
 پانی پیا اور پھر ہاتھ اٹھا کر دعا کرنے لگا کہ اے میرے آقا اے میرے مولا  
 تیرا بڑا شکر ہے کہ تو نے مجھے اپنی ان نعمتوں سے سرفراز فرمایا تیرے لیے حمد  
 ہے اور تیرے لیے ہی شکر ہے۔ پھر اسنے اپنی اس تھیلے پر سر رکھا اور اسی  
 مٹی پر لیٹ کے کچھ دیر کیلئے آرام کرنے لگا جب ظہر کا وقت ہو گیا تو وہ کھڑا  
 ہوا اور وضو وغیرہ کر کے نماز ادا کرنے لگا۔ شہزادہ علی بڑی دلچسپی سے اس کے  
 ایک ایک فعل کو دیکھ رہا تھا اسنے اپنے خادم کو حکم دیا کہ اس فقیر کے پاس  
 جاؤ اور جب یہ نماز سے فارغ ہو جائے تو اسے یہاں لے کر آؤ خادم اس کے  
 پاس پہنچے اور اس سے کہا کہ خلیفہ کے محل میں کچھ سامان وغیرہ اٹھانے کا کام  
 ہے ہمارے ساتھ چل کے وہ کام کر لو تمہیں تمہاری مزدوری دے دی جائیگی  
 اس نے کہا کہ میں تو تھکا ہوا ہوں کسی اور کو لے جاؤ۔ خادموں نے کہا کہ  
 محل قریب ہے اور کام بھی کوئی زیادہ بھاری اور وزنی نہیں ہے۔ اس نے  
 کہا کہ اے میرے پیارے! میں جانتا ہوں لیکن تم کسی اور کو لے جاؤ مجھے  
 معاف کر دو کیونکہ میں گھر میں جانے کو ناپسند کرتا ہوں۔ خادموں نے کہا کہ  
 تمہیں ہمارے ساتھ ہر حال میں چلنا ہوگا اگر خود چلتے ہو تو ٹھیک ہے ورنہ  
 ہم تم کو اٹھا کر لے جائیں گے انکی یہ دھمکی سن کر وہ کھڑا ہو گیا اپنی زنبیل اپنے  
 گلے میں ڈالی اور یہ آیت پڑھتا ہوا انکے ساتھ چل دیا۔ وعسی ان تکرہوا شیئا  
 وهو خیر لکم (البقرة ۲۱۶ / ۲) ہو سکتا ہے کسی چیز کو تم ناپسند کرو حالانکہ وہ  
 تمہارے حق میں بہتر ہو۔ فعسی ان تکرہوا شیئا و يجعل اللہ فیہ خیرا کثیرا۔  
 شاید تم ناپسند کرو کسی چیز کو حالانکہ اللہ نے اس میں تمہارے لیے خیر کثیر رکھ  
 دیا ہو۔ جب محل میں پہنچا تو شہزادہ علی نے اسکو اپنے پاس بٹھالیا۔ بعض  
 ساتھیوں نے کہا شہزادہ عالی قدر یہ آپ کیا کر رہے ہیں اس جیسے گندے

اور نجس آدمی کو آپ اپنے پاس بٹھارے ہیں۔ شہزادہ نے کہا تم لوگ  
 خاموش رہو تمہیں میرے معاملہ میں بولنے کی کوئی ضرورت نہیں پھر اس  
 سے پوچھا تم کیا یہیں کے رہنے والے ہو اس نے کہا جی ہاں، شہزادہ نے کہا  
 کیا کام کرتے ہو اس نے کہا یہ جو آپ دیکھ رہے ہیں بس یہی کام کرتا ہوں۔  
 شہزادہ نے پوچھا تمہارے کتنے افراد خانہ ہیں۔ اس نے کہا کہ ایک بوڑھی والدہ  
 ہیں اور ایک نابینا بہن ہے۔ شہزادہ نے پوچھا اور تمہارے بیوی بچے؟ اس  
 نے کہا میرے کوئی بیوی بچے نہیں۔ شہزادہ نے پوچھا کتنا کما لیتے ہو۔ اس نے  
 کہا جتنا میرے مقدر میں رزق ہوتا ہے اسکے بمقدار مجھے اللہ تعالیٰ عطا فرمادے  
 تا ہے۔ پورے دن کیلئے وہ رزق اللہ کے فضل و کرم سے ہمارے لیے کافی  
 ہو جاتا ہے۔ شہزادہ نے کہا ہر روز تم بار برداری کر لیتے ہو؟ اس نے کہا صبح  
 فجر کی نماز پڑھ کر میں رزق کی تلاش میں نکلتا ہوں زوال تک اپنے رزق کا  
 انتظام کرتا ہوں پھر میں اپنے آپ کو عصر کی نماز کے لئے تیار کرتا ہوں پھر  
 عصر سے رات تک میرے نفس کا حق ہے اسکو آرام دے تا ہوں۔ شہزادہ  
 نے کہا رات کو آرام نہیں کرتے؟ اس نے کہا اگر رات کو آرام کر لوں گا تو  
 قیامت کے دن خالی ہاتھ رہ جاؤں گا؟ شہزادہ نے کہا تم اکیلے کھا رہے تھے اپنی  
 والدہ اور بہن کیساتھ کیوں نہیں کھاتے؟ اس نے کہا کہ وہ دونوں دن میں  
 روزے سے ہوتی ہیں اس لیے رات کا کھانا انکے ساتھ کھاتا ہوں۔ شہزادہ نے  
 کہا کہ تم کیا کھا رہے تھے ذرا وہ تو دکھاؤ؟ اس نے اپنی جھولی میں سے چند  
 سوکھے ٹکڑے نکال کر دکھائے شہزادہ اسے دیکھ کر حیرت زدہ رہ گیا اسکے بعد  
 اس نے خادم سے کہا کہ اسکو ایک ہزار درہم لاکر دے دو اس نے کہا کہ  
 اے امیر مجھے اسکی ضرورت نہیں شہزادہ نے اسکو دینے کی بڑی کوشش کی  
 لیکن اس نے لینے سے انکار کر دیا۔ پھر شہزادہ نے کہا کہ مجھے تم سے کام ہے

میرا کام کر دو گے؟ اس نے کہا بھلا مجھ جیسے آدمی سے آپکو کیا کام ہو سکتا ہے۔  
 شہزادہ نے کہا کہ ایک بڑا اہم کام ہے اور اسکا ہاتھ پکڑ کر اسکو اپنے خاص  
 کمرہ میں لے گیا اور تنہائی میں لیجا کر اس سے کہنے لگا کہ تم میرے لئے دعا کرو  
 کہ اللہ تعالیٰ مجھے دنیا سے بے رغبتی اور آخرت کا خوف اور رغبت عطا  
 فرمادے۔ اس بار بردار مزدور نے کہا کہ اے میرے پیارے! میرا اللہ تعالیٰ  
 کے ہاں ایسا کہاں مقام ہے کہ میں اسکی بارگاہ میں کسی کیلئے دعا کر سکوں۔  
 بہر حال شہزادہ کے اصرار پر پہلے اس نے کچھ نصیحتیں کیں کہ ہمیشہ تقویٰ  
 اختیار کئے رکھنا اللہ کی اطاعت کرنا اسکی نافرمانی سے بچنا اسکے بعد اسنے ہاتھ  
 اٹھا کر دعا مانگنی شروع کی تو اسکی آنکھوں سے آنسو گرنے لگے اور اس نے  
 اللہ سے یوں عرض کی یا من رفع السماء بقوته و دحا الارض بمشيته و خلق  
 الخلائق بارادته و استوى على العرش بقدرته يا مالک الملک و جبار الجبارہ  
 و الہ العالمین و مالک یوم الدین اسئلک برحمتک و جودک و قدرتک ان  
 تخرج حب الدنيا من قلب عبدک عبد اللہ علی و توفقه بطاعتک من  
 الاعمال التي تقر به الی مرضاتک و تجنبه معاصیک و تختم لنا وله برضوانک  
 و عفوک یا ارحم الراحمین۔  
 اے وہ ذات جس نے اپنی قوت سے آسمان کو بلند کیا ہے جس نے اپنی  
 مشیت سے زمین کو بچھایا ہے، جس نے اپنے ارادہ سے تمام مخلوقات کو پیدا  
 کیا ہے جو اپنی قدرت سے عرش پر جلوہ گر ہے اے مالک الملک اے سب  
 طاقتوروں سے زیادہ طاقت ور ذات! اے سارے جہانوں کے معبود! اے یوم  
 آخرت کے مالک! میں تجھ سے تیری جود و عطا اور قدرت و رحمت کے وسیلہ  
 سے سوال کرتا ہوں کہ اپنے بندہ "علی" کے دل سے دنیا کی محبت نکال دے  
 اور اسکو ان اعمال کی توفیق عطا فرما جو تیری رضا اور خوشنودی کے حصول کا  
 سبب بنیں اور اسکو گناہوں سے بچالے اسکا اور ہمارا اپنی رضا اور عفو پر

خاتمہ فرما۔ اے ارحم الراحمین۔

جب وہ یہ دعا کر رہا تھا تو شہزادہ زار و قطار رو رہا تھا۔ دعا کے بعد

شہزادہ نے پھر اپنی اسی خواہش کا اظہار کیا کہ اگر آپ کچھ قبول کر لیتے تو مجھے

بڑی خوشی ہوتی۔ اس نے کہا نہیں مجھے کسی چیز کی ضرورت نہیں البتہ صرف

ایک چیز کا آپ سے سوال ہے کہ مجھے جلد یہاں سے جانے کی اجازت عطا

فرمادیں۔ شہزادہ نے اسی وقت اسکو اجازت دے دی۔ لیکن اسکی دعا اللہ کی

بارگاہ میں قبول ہو چکی تھی اور اسکی صحبت اور کلام نے شہزادہ کے دل کی دنیا

بدل دی تھی، اسکے جانے کے بعد شہزادہ کی وہ چمک و غیرہ سب ختم ہو چکی تھی

خوف آخرت نے اسکے دل میں گھر کر لیا تھا دنیا اور اسکی لذت سے منہ موڑ

کر وہ ہر وقت فکر آخرت میں سرگرداں اور پریشاں رہنے لگا تھا راتوں کو

روتا تھا اور اپنے خوبصورت ہاتھوں کو دیکھ کر کہا کرتا تھا کہ یہ بدن جسکو اتنے

اچھے اچھے الوان و اقسام کے کھانے کھلا کر پروان چڑھایا ہے اسکو بھی ایک

دن مٹی میں ملجانا ہے۔ تمام خادموں کو اپنے پاس سے ہٹا دیا صرف ایک شاکر

نامی خادم اپنے پاس رکھا اور ایک دن اس سے کہا کہ ان تمام خزانے

جو اہرات اور تمام دنیاوی ساز و سامان کا تم خیال رکھنا میں اپنے آقا کے

پاس جا رہا ہوں، شاکر نے سمجھا کہ شاید یہ اپنے والد کے متعلق کہہ رہا ہے

اور امیر المومنین کے پاس جا رہا ہے بہر حال وہ ایک چادر سر پر لیکے نکل گیا

اور سب سے کہدیا کہ کوئی میرے پیچھے نہ آئے بعد میں معلوم ہوا کہ وہ امیر

المومنین کے پاس نہیں پہنچے کسی نے کہا کہ ہم نے انکو دجلہ کی طرف جاتے

ہوئے دیکھا تھا اور وہاں ملاح کو کچھ پیسے دیکر وہ کسی اور شہر کی طرف نکل

گئے ہیں بعد میں پتہ چلا کہ وہ بصرہ شہر میں پہنچ گئے تھے وہاں انہوں نے اس بار

بردار کی طرح ایک اونی جبہ پہن لیا تھا اسی کی طرح ایک زنبیل لگے میں

ڈال لی تھی اس میں کھانے کے لئے کچھ سوکھے ٹکڑے رکھ لئے تھے وہاں حسب

حاجت کوئی مزدوری کر کے اپنے لئے کچھ کھانے کا انتظام کرتے اور سارے  
 دن ایک مسجد کے اندر اللہ کی عبادت کرتے تھے دن کو روزہ رکھ کر مزدوری  
 کیا کرتے تھے اور رات کو کھڑے ہو کر اپنے رب کی بارگاہ میں عبادت کرتے  
 تھے ہمیشہ ننگے پاؤں رہا کرتے تھے جسکی وجہ سے ان کے پیر کی جلد پھٹ گئی تھی  
 اور اسمیں سے خون رسنے لگا تھا۔ کئی سال وہ اسی طرح عبادت میں  
 مصروف رہے ادھر ان کے والد خلیفہ مامون نے اپنی ساری سلطنت میں اعلان  
 کروا دیا تھا کہ اسکی جہاں کہیں بھی اطلاع ملے مجھے فوراً مطلع کرنا لیکن انہوں  
 نے اپنا ایسا حال بنا رکھا تھا کہ بصرہ میں کوئی انکو نہیں پہچان سکا کہ یہی خلیفہ  
 وقت کے شہزادہ ہیں۔ اسی عرصہ میں وہ بیمار پڑ گئے وہاں سرائے کا ایک  
 کمرہ انہوں نے کرایہ پر لے رکھا تھا اور اسی میں ایک چٹائی پر وہ پڑے رہتے  
 تھے جب انکا آخری وقت قریب آیا تو انہوں نے مالک مکان کو ایک خط لکھ کر  
 دیا اور اسکے ساتھ اپنی ایک انگھوٹھی بھی دی اور کہا کہ جب مر جاؤں تو اپنے  
 اس شہر کے حاکم کے پاس جانا اسکو یہ انگھوٹھی دکھانا وہ تمہیں اپنے پاس بلا  
 لے گا جب اسکے پاس جاؤ تو اسکو یہ خط دے دینا یہ کہہ کر وہ اتنا کر گئے  
 مالک مکان نے انکی ہدایت کے مطابق شہر کے حاکم کو وہ انگھوٹھی دکھائی جسے  
 دیکھ کر وہ پہچان گیا اور اس نے کہا کہ جسکی یہ انگھوٹھی ہے وہ کہاں ہے؟ اس  
 آدمی نے کہا کہ وہ تو سرائے کے ایک کمرہ میں چٹائی پر مرا پڑا ہے۔ اس نے  
 یہ رقعہ دیا ہے اس رقعہ پر لکھا ہوا تھا کہ اس رقعہ کو سوائے مامون کے اور  
 کوئی نہ کھولے۔ چنانچہ شہر کے حاکم نے بڑی عزت و تکریم کے ساتھ سارا  
 واقعہ لکھ کر اس انگھوٹھی اور اسکے خط کیساتھ علی کی لاش امیر المومنین کی  
 طرف روانہ کر دی۔ جب علی کی لاش بغداد کے شاہی محل میں پہنچی تو محل  
 میں ایک کھرام مچ گیا، جب اسکے چہرہ پر سے کپڑا ہٹا کر مامون نے اپنے انتہائی

پیارے اور محبوب بیٹے کی لاش کو اس حالت میں دیکھا تو اسکے سارے صبر کے بندھن ٹوٹ گئے اور وہ زار و قطار رونے لگا۔ پھر اس نے اسکے خط کو کھولا تو اسمیں لکھا ہوا تھا۔ اے امیر المؤمنین! سورۃ فجر کی چودھویں آیت تک پڑھیئے اور عبرت حاصل کیجئے اور جان لیجئے کہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کے ساتھ ہے جو اس سے ڈرتے ہیں اور وہ ہی لوگ محسن ہیں۔ پھر شہزادہ علی کو غسل دے کے کفن پہنایا گیا۔ اس پر نماز جنازہ پڑھی گئی۔ مامون نے بھی نماز جنازہ پڑھی اور نماز جنازہ کے ساتھ ساتھ قبرستان تک آیا جب شہزادہ علی کو قبر میں لٹا دیا گیا تو مامون نے قبر میں اتارنے والوں سے کہا کہ قبر سے باہر آجاؤ پھر خود اسکی قبر میں اتر کر اسکو مخاطب کر کے کہا اے میرے بیٹے! اللہ تعالیٰ تجھ پر رحم فرمائے اور تجھے تیری آرزو اور مراد سے سرفراز فرمائے مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ تجھے سعادت ابدی سے نوازے گا اور تیرے صدقہ مجھے بھی اپنی رحمتوں سے سرفراز فرمائے گا، تو کتنا اچھا بیٹا تھا اللہ تعالیٰ تجھے میرے بچازاد بھائی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت نصیب فرمائے اور مجھے صبر کی توفیق عطا فرمائے پھر اسکی قبر کو بند کر دیا گیا۔ اسپر مٹی ڈالی جانے لگی وہ وہیں قبر کے پاس کھڑا روتا رہا، قبر پر مٹی ڈالتے وقت کچھ مٹی اسکے کپڑوں پر بھی پڑنے لگی خدام اپنے رومالوں سے اسکو صاف کرنے لگے تو اس نے غصہ ہو کر کہا مجھ سے دور ہو جاؤ میرا بیٹا علی مٹی کے اندر آزمائش کے اندر ہے اور تم مجھ سے مٹی جھاڑ رہے ہو پھر اسنے کہا کہ اے میرے اللہ اسکو اپنے قول ثابت کیساتھ ثابت قدم رکھ میں تجھے گواہ بناتا ہوں کہ میں اس سے راضی ہوں اے ارحم الراحمین رحم فرما۔

پھر اس نے محمد بن سعد ترمذی کو حکم دیا کہ میرے بیٹے کی وصیت کے مطابق سورۃ فجر کی تلاوت کرو، جب محمد بن سعد نے تلاوت شروع کی تو

آخرت کے خوف سے اور خدا کے عذاب سے مامون کی آنکھوں میں آنسو آگئے۔ قاری تلاوت کرتا رہا اور یہ مسلسل روتا رہا یہاں تک کہ جب قاری اس آیت پر پہنچا فاکثر وافیہا الفساد فصب علیہم ربک سوط عذاب ان ربک لبالمرصاد (پھر انہیں سے بہت سوں نے فساد پھیلایا تو ان پر تمہارے رب نے عذاب کے کوڑے برسائے بیشک تمہارا رب مفسدوں پر نظر رکھے ہوئے ہے)۔ تو اس نے قاری کو حکم دیا کہ بس رک جاؤ۔ کیونکہ اس کے بیٹے نے خط میں اس کو یہی لکھا تھا کہ چودھویں آیت تک پڑھیں اور عبرت حاصل کریں۔ بیٹے کی نصیحت باپ کے دل میں گھر کر گئی تھی، اس دن سے مامون تمام دنیا کے عیش و عشرت سے کنارہ کش ہو گیا۔ اس نے غریبوں و مساکین میں ہزار ہزار دینار صدقہ و خیرات کیے، تمام قیدیوں کو آزاد کر دیا۔ اور اپنی حکومت کے تمام عہدیداران اور افسران کو سخت ہدایات جاری کر دیں کہ کسی کے ساتھ ظلم اور ناانصافی نہ ہونے پائے اور بقیہ اپنی تمام زندگی اللہ کی یاد اور آخرت کی فکر میں روتے ہوئے گزار دی۔ (کتاب التوبین، ابن قدامہ ص ۱۸۲)

### حضرت عمر فاروقؓ کی توبہ :-

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر ایک مجوسی ابو لؤلؤ نے قاتلانہ حملہ کیا اور آپ پر خنجر کے پے در پے وار کئے جس سے آپ شدید زخمی ہو گئے، اس ہی حال میں آپ نے حضرت ابن عباسؓ سے پوچھا کہ مجھ پر کس نے قاتلانہ حملہ کیا ہے؟ حضرت عباسؓ نے کہا کہ ایک مجوسی ابو لؤلؤ نے کیا ہے۔ آپ نے فرمایا الحمد للہ کسی کلمہ پڑھنے والے کا ہاتھ میرے خون سے رنگین نہیں ہوا۔ پھر آپ نے فرمایا میرے بھائیوں کو بلا کر لاؤ۔ لوگوں نے عرض کیا کون سے بھائیوں کو بلا کر لائیں۔ آپ نے فرمایا عثمان، علی، ابو طلحہ، زبیر، عبدالرحمن بن عوف، سعد بن ابی وقاص ان سب کو میرے پاس

سب سے پہلے یہ سب آئے تو آپ نے مسلمانوں کی قیادت اور امارت کا مسئلہ  
 اٹھایا اور فرمایا کہ میرے بعد آپ سب ملکر اتفاق و اتحاد سے اس مسئلہ کو  
 حل کر لینا ابھی آپ ہدایات دے رہے تھے کہ آپ کے جسم سے ایک خون کا  
 فوارہ نکلا اور آپ کا ضعف مزید بڑھ گیا آپ نے اس وقت دودھ کا شربت  
 طلب فرمایا وہ حاضر کیا گیا آپ نے نوش فرمایا لیکن وہ سارا دودھ زخموں سے  
 باہر آیا، اس وقت آپ کو یقین ہو گیا کہ اب میری موت کا وقت قریب آ گیا  
 ہے آپ نے فرمایا کہ اس وقت اگر ساری دنیا بھی میرے پاس ہو تو قیامت  
 کے دن کی ہولناکیوں سے بچنے کیلئے میں ساری دنیا بطور فدیہ دے دوں۔ اور  
 وہ تو بے نہیں۔ لیکن اللہ لہذا میں بہتر انجام دیکھ رہا ہوں۔ حضرت ابن عباس  
 نے عرض کیا کہ اگر آپ نے کہا ہے کہ بہتر ہے انشاء اللہ تعالیٰ آپ کو بہتر  
 ہی جزاء عطا فرمائے گا۔ اور کیوں نہ ہو آپ کی تو وہ ذات ہے کہ حضور نے  
 آپ کیلئے اللہ سے دعا فرمائی تھی کہ اے اللہ عمر کے ذریعے اسلام کو عزت عطا  
 فرما اور واقعی مسلمان اس وقت خوفزدہ تھے لیکن آپ کے اسلام لانے سے  
 اسلام کی عظمت اور شان و شوکت میں اضافہ ہو گیا آپ نے جس شان سے  
 مکہ سے ہجرت کی وہ بھی ایک بہت بڑی فتح تھی، پھر آپ ہر جگہ دشمنوں کے  
 مقابلہ میں حضور کے ساتھ ساتھ رہے یہاں تک کہ جب حضور نے اس عالم  
 سے پردہ فرمایا تو وہ آپ سے بہت خوش تھے اسکے بعد آپ حضور کے خلیفہ  
 حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بھی ہر آن مددگار رہے اور وہ  
 بھی آخر وقت میں آپ سے راضی گئے، پھر خود آپ خلیفہ بنے آپ نے شہر کے  
 شہر آباد کئے بے شمار مال بطور خراج مسلمانوں کو ملا اور مسلمانوں میں  
 خوشحالی کا دور دورہ ہو گیا آپ کے لئے تو خوشخبری ہی خوشخبری ہے۔  
 آپ نے فرمایا اے ابن عباس! کیا تم کل قیامت میں اللہ کے سامنے ان



سب باتوں کی گواہی دو گے۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا باں ضرور گواہی  
 دوں گا۔ پھر آپ نے فرمایا اللهم لك الحمد اے اللہ تمام تعریفیں تیرے لئے ہیں  
 ۔ پھر اپنے بیٹے حضرت عبداللہ ابن عمر سے فرمایا جو آپ کے سر کو اپنی تھولی  
 میں لئے بیٹھے تھے کہ میرے منہ اور رخساروں کو زمین پر ملو۔ حضرت عبد  
 اللہ ابن عمر کہتے ہیں میں نے آپ کے سر کو اپنی رانوں سے اٹھا کر اپنی  
 پنڈلیوں پر رکھ لیا، آپ نے فرمایا نہیں اس طرح نہیں بلکہ میرے چہرے  
 کو زمین سے لگا دو پھر آپ نے اپنے چہرے اور داڑھی کو زمین سے ملو۔ خوب  
 غبار آلودہ لریا تاکہ اس عاجزی و انکساری اور تذلیل و زاری پر اس رحیم و  
 کریم رب کو رحم آجائے اور اس وقت آپکی زبان پر یہ کلمات جاری تھے ربک  
 و ویل امک یا عمران لم یغفر اللہ لك اے عمر! اگر خدا نے تجھے معاف نہ  
 کیا تو پھر تیری اور تیری ماں کی تباہ و بربادی ہے۔ (قصص التائبین، محمد عبد الملک  
 الرغبی ص ۵۲، بحوالہ طبری ۱۔)

### پیر چنگی کی توبہ :-

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ اقدس میں ایک پیر  
 چنگی تھا جسکا کام گانے بجانے کا تھا اور وہ موسیقی کی محفل سجا کر اسمیں اپنی  
 طرب انگیز آواز کے جادو جگا کر اپنا پیٹ پالتا تھا۔ لیکن جب بڈھتا اور  
 ضعیف ہو گیا اور اسکی آواز بھی اسکا ساتھ چھوڑنے لگی تو لوگوں نے بھی اسکو  
 چھوڑنا شروع کر دیا یہاں تک کہ اسکو فاقوں تک کی نوبت آنے لگی ایک  
 روز وہ دنیا کے غموں سے پریشان ہو کر اور دنیا والوں کی بے رخی اور بے  
 اعتنائی سے دل برداشتہ ہو کر قبرستان میں آکر پڑ گیا اور کہنے لگا کہ اے مولیٰ  
 میں نے اپنی ساری زندگی لہو و لعب اور گناہوں میں گزار دی میں نے ستر  
 سال تیری نافرمانی کی تجھ سے منہ موڑے رکھا لیکن پھر بھی تو نے مجھ پر کرم

فرمایا اور میری گرفت نہیں فرمائی۔ میں نے گانے سنا سنا کر لوگوں کے دل خوش کیے آج انہیں سے کوئی بھی مجھے نہیں پوچھتا اے میرے رب اب میں تیرے پاس آیا ہوں اور تجھے سناؤں گا اور تجھے راضی کروں گا کل تک مخلوق کو سنا کر ان سے پیسے وصول کرتا تھا اب تجھے سنا کر اس کا بدلہ اور صلہ تجھ سے لوں گا یہ کھکر اسنے قبرستان میں گانا شروع کر دیا اور گاتے گاتے سو گیا۔ ادھر حضرت عمر اپنے گھر میں آرام فرماتھے انکو خواب میں رب کائنات نے حکم دیا کہ۔

بندہ داریم خاص و محترم۔ سوئے گورستان تو رب بخ کن قدم

کہ اے عمر! قبرستان کی طرف جاؤ وہاں ہمارا خاص مقرب بندہ ہے اسکو عزت و احترام سے کچھ نذرانہ پیش کر کے آؤ۔ حضرت عمر حکم رب پاتے ہی اس اللہ کے اس مقبول بندے کی زیارت اور خدمت کرنے کے لئے چل فوراً پڑے قبرستان پہنچے تو اس بد نام زمانہ گویے کو دیکھا، آپ نے سوچا کہ یہ کہاں اللہ کا مقرب بندہ ہوگا؟ یہ تو گنہگار بد کار اور بد نام زمانہ شخص ہے یہیں کہیں کوئی اور اللہ کا مقبول بندہ ہوگا۔ اسکو ڈھونڈتے ہیں۔ آپ نے سارے قبرستان میں تلاش کیا لیکن سوائے اس پیر چنگی کے آپکو اور کوئی بھی نظر نہیں آیا۔ آخر جب آپکو یقین ہو گیا کہ اس کے سوا اور کوئی شخص یہاں نہیں ہے اور یہی وہ اللہ کا مقرب بندہ ہے جس کے پاس مجھے بھیجا گیا ہے تو پھر آپ بڑے ادب کیساتھ دوزانوں ہو کر اسکے پاس بیٹھ گئے اور ادب کے باعث اس کو جگانا بھی مناسب نہ سمجھا۔ بیٹھے بیٹھے اچانک آپکو چھینک آگئی آپکی آواز سے پیر چنگی کی آنکھ کھل گئی۔ اس نے جب حضرت عمر کو دیکھا تو آپکی ہیبت سے اسکا پسینہ چھوٹ گیا اور وہ گھبرا کر اور آپ کے خوف سے بھاگنے لگا آپ نے فرمایا۔

بس عمر گفش مترس از من مرم  
کت بشارتہما زحق آوردہ ام

آپ نے فرمایا مجھ سے مت ڈرو، آرام و سکون سے میرے پاس بیٹھ  
میں تو تیرے پاس حق تعالیٰ کی طرف سے تیرے لیے بشارت لیکر آیا ہوں  
رب تعالیٰ نے تیری بڑی تعریفیں فرمائی ہیں جسکو سنکر یہ عمر بھی تیری زیارت  
کا مشتاق ہو کر یہاں آیا ہے پھر آپ نے فرمایا۔

حق سلامت میکند میپر سد  
چونی از رنج و غمان بے حدت

اللہ تعالیٰ نے تجھے سلام کھلوا یا ہے تیری مزاج پر سی فرمائی ہے اور تیرے لیے  
یہ نذرانہ بھجوایا ہے۔ یہ سنکر پیر چنگلی کی آنکھوں میں آنسو آگئے وہ شرم سے  
پانی پانی ہو گیا، اور کہنے لگا کہ اے میرے خدا تو کتنا مہربان ہے تیرے ایک  
نافرمان گنہگار بندے نے توبہ کر کے صرف تجھے ایک بار روکے پکارا تو تو  
نے اسپر اتنا لطف و کرم فرمایا۔ یہ کھکر اس نے اپنی سارنگی وغیرہ توڑ دی اور  
رب کو پکارتا ہوا جنگل میں نکل گیا۔ (مشہور مولانا روم)

دینار عیار کی توبہ :-

ایک شخص ہر وقت پیسہ اور دنیا کمانے میں مصروف رہتا تھا نہ  
اسو نماز کا ہوش تھا نہ روزہ کا نہ اللہ کے کسی اور حکم کا پاس تھا۔ ہر وقت  
دینار و درہم کے ہیر پھیر میں لگا رہتا تھا۔ جسکی وجہ سے "دینار عیار" کے  
نام سے وہ مشہور ہو گیا تھا اسکی ماں اسے بہت نصیحت کرتی تھی لیکن اسپر کوئی  
اثر نہیں ہوتا تھا۔ ایک روز وہ ایک قبرستان میں سے گزرا تو وہاں ایک قبر  
کے پاس بہت سی بوسیدہ انسانی ہڈیاں اس نے دیکھیں اسے دیکھکر اسکے  
دل پر چوٹ لگی اور اس نے اپنے دل میں کہا کہ اے دینار عیار توف ہے

تیرے اوپر تجھے بھی ایک نہ ایک دن قبر میں جانا ہے جہاں یہ سارا جسم اسی  
گوشت پوست اور ہڈیاں اسی طرح بوسیدہ ہو کر مٹی ہو جائیں گی اور تو  
بھی تک گناہوں میں اور اللہ کی نافرمانیوں میں پھنسا ہوا ہے۔ اسے اپنے  
گناہوں پر ندامت محسوس ہونے لگی اور اس نے توبہ کا ارادہ کر لیا اسی  
وقت آسمان کی طرف ہاتھ اٹھا کر دعا مانگی کہ اے اللہ! میں نے اپنے تمام  
معاملات کی باگ ڈور تیرے سپرد کر دی ہے اب مجھ پر رحم کر اور کرم فرما پھر  
وہ اپنی ماں کے پاس گیا اس حال میں کہ قبر کی وحشت اور آخرت کے خوف  
سے اس کا رنگ زرد ہو گیا تھا۔ اور اسکی حالت غیر ہو رہی تھی۔ اس نے اپنی  
ماں سے کہا کہ اے اماں جان! جو غلام بھاگ جائے اور اپنے آقا کا نافرمان  
ہو جائے پھر پکڑا جائے تو اسکے ساتھ اسکا آقا کیا سلوک کرتا ہے؟ ماں نے کہا  
بیٹا! اسکو بطور سزا سخت کھردرا اور گاڑا کپڑا پہنایا جاتا ہے اور بہت خراب  
سا کھانا دیا جاتا ہے اس نے کہا اماں مجھے بھی ایک موٹا کھردرا اونی جبہ پہننے کو  
دے دو اور چند جو کے دانے کھانے کو دے دو اور میرے ساتھ بھی وہی  
سلوک کر جو ایک بھاگے ہوئے غلام کے ساتھ کیا جاتا ہے تاکہ میری اس ذلت  
و خواری تذلل و انکساری کو دیکھ کر شاید میرے حقیقی رب اور آقا کو مجھ پر  
ترس آجائے اور وہ مجھے معاف فرمادے۔ ماں نے ایسا ہی کر دیا جیسا اس  
نے کہا پھر اس کا عالم یہ تھا کہ جب آدھی رات ہو جاتی تھی تو سابقہ لغزشوں  
اور گناہوں پر رو کر اللہ سے معافی مانگا کرتا تھا اور ساری رات بار بار یہ  
الفاظ دہرایا کرتا تھا۔ "ویحک یا دینار! الک قوۃ علی النار، کیف تعرضت  
لغضب الجبار؟" ستیاناس جائے اے دینار تیرا! کیا تو جہنم کی آگ کو  
برداشت کر سکتا ہے اگر نہیں تو پھر تو نے گناہ کر کے اس جبار و قہار رب  
کے غضب کو کیوں دعوت دی ہے؟ ساری رات اسکی اسی آہ و بکاء میں

گزر جاتی تھی۔ جب صبح ہو جاتی تو اسی ماں کستی بیٹا اپنی پہ کچھ ترس تھا وہ  
 کہتا ماں "دعینی اتعب قليلا لعلى استريح طويلا" تھوڑو مجھے اپنے آپ کو  
 یہاں کچھ تکلیف دینے دو شاید اسکی وجہ سے کل مجھے طویل آرام نصیب  
 ہو جائے۔ اے ماں! کل اس رب جلیل کے سامنے کھڑا ہونا ہے نہ جانے  
 وہ کسی سایہ میں کھڑا کرنے کا حکم دے گا یا سخت دھوپ میں مجھے تو اس دن  
 کی سختی کا ڈر ہے جسکے بعد کوئی راحت نہیں ہوگی۔ ماں نے کہا بیٹا پھر بھی  
 تھوڑا سارات کو آرام کر لیا کر اس نے کہا ماں آپ میری ضمانت دیتی ہیں  
 کہ کل مجھے راحت مل جائیگی۔ ماں نے کہا کہ بیٹا اس کی کون ضمانت دے  
 سکتا ہے اس نے کہا کہ پھر میں جس حالت میں ہوں مجھے اسی حالت میں  
 رہنے دیکھئے کہیں ایسا نہ ہو کل قیامت کے دن آپ جنت میں جا رہی ہوں  
 اور مجھے جہنم کی طرف لیجایا جا رہا ہو۔ ایک روز رات کو وہ قرآن پاک کی  
 تلاوت کر رہا تھا جب یہ آیت آئی "فَرِيكَ لِنَسْتَلْهُمْ اجمعين عما كانوا  
 يعملون" (سورۃ الحجر ۱۰/۱۱) اور آپکے رب کی قسم ہم ابدتہ سے ضرور سوال  
 کرنے ان تمام کاموں کا جو وہ دنیا میں کیا کرتے تھے۔

اس آیت کو پڑھ کر وہ اپنے گناہوں کے حساب و کتاب دینے کے خوف سے  
 مچھلی کی طرح تڑپنے لگا یہاں تک کہ بیہوش ہو کر گر پڑا ماں آئی اس نے اسکو  
 آواز دی لیکن اسکی طرف سے کوئی جواب نہیں آیا ماں گھبرا گئی اس نے  
 اسکو ہلا کر کہا اے میری آنکھوں کی ٹھنڈک یہ تجھے کیا ہو گیا؟ اس پر بڑی  
 نحیف سی آواز میں اسکی زبان سے یہ الفاظ نکلے۔ ماں! کل قیامت کے  
 میدان میں اگر تو مجھے نہ پائے تو جہنم کے داروغہ سے میرے متعلق پوچھ  
 لیجئے اتنا کہہ کر اسکی چیخ نکلی اور روح قفس محصری سے پرواز کر گئی جب  
 غسل اور کفن دیکے اسکا جنازہ لایا گیا تو اسکی ماں یہ آواز لگاتی ہوئی پھر رہی

تھی کہ اے لوگو! کسی نماز جنازہ پڑھ لو جسو جہنم کی آگ کے خوف سے مار دیا ہے پھر اسکے جنازہ میں جتنے لوگ شریک ہوئے شاید ہی وہاں کسی اور کے جنازہ میں اتنے لوگوں نے کبھی شرکت کی ہو۔ جتنے لوگ اسپر روئے شاید ہی وہاں کسی کے غم میں اتنے آنسو بہائے گئے ہوں۔ (کتاب التوبین، ابن قدامس)

کوفہ کے جاشدہ کی توبہ :-

حضرت منصور بن عمار کہتے ہیں کہ جب میں حج کرنے کیلئے گیا تو راستہ میں کوفہ کے ایک محلہ میں چند روز کیلئے میرا قیام ہوا ایک تاریک رات میں جب میں باہر نکلا تو میں نے ایک شخص کو دیکھا جو چیخ چیخ کر یہ فریاد کر رہا تھا کہ اے میرے اللہ! تیرے عزت و جلال کی قسم مجھ سے جو گناہ ہوئے ہیں انے میرا ارادہ تیری مخالفت کا ہرگز نہ تھا۔ بیشک میں نے تیری نافرمانی کی ہے۔ اسوقت میں تیری سزا سے ناواقف بھی نہ تھا لیکن بس مجھ سے خطا ہو گئی میری بد بختی نے اس گناہ پر میری مدد کی اور آپ نے جو میرے گناہوں کی جو ستر پوشی فرمائی اس نے مجھے امید دلا دی کہ اب کچھ نہیں ہوگا۔ مجھ سے قصداً گناہ ہو گئے۔ اور اپنی ناکمبختی کی وجہ سے میں تیری نافرمانی کر بیٹھا ہوں اب تجھ کو پورا حق ہے کہ تو جو چاہے میرے ساتھ کرے لیکن اے اللہ اب اگر تو مجھے عذاب دیگا تو تیرے عذاب سے مجھے کون بچائیگا اور اگر تو نے مجھ سے اپنی رسی کاٹ دی تو پھر میں کس رسی کو پکڑوں گا۔ ہائے جوانی! ہائے جوانی! حضرت منصور ابن عمار کہتے ہیں کہ جب وہ اپنی فریاد کر چکا تو میں یہ آیت مبارکہ پڑھتے ہوئے اسکے پاس سے گزرا "یا ایہا الذین آمنو قد انفسکم و اہلیکم نارا۔ قودھا الناس و الحجارة علیہا ملئکہ غلاظ شداد لا یعصون اللہ ما امرہم و یفعلون ما یومرون (التحریم ۶/۶۶) اے ایمان والو! اپنی جانو کو اور اپنے گھر والوں کو اس آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن آدمی

اور پتھر میں اسپر بہت سخت طاقتور (بے رحم) فرشتے مقرر ہیں جو اللہ کا حکم نہیں ٹالتے اور جو انہیں حکم ہو وہی کرتے ہیں۔

حضرت ابن عمار کہتے ہیں میں نے دیکھا کہ اس آیت کو سن کر دوزخ کی آگ کی خوف سے وہ تڑپنے لگا لیکن وہ کچھ دیر بعد وہ بالکل ساکت اور خاموش ہو گیا۔ میں وہاں سے آگے چلا گیا۔ صبح اٹھا تو دیکھا کہ اسے گھر کے سامنے ایک جنازہ رکھا ہوا تھا میں جب وہاں گیا تو مجھے دیکھ کر اسی بوڑھی ماں کہنے لگی کہ یہ وہی شخص ہے۔ جو اسکی جنازہ بنتی ہے وہ اللہ اسکو دے یہ ہی رات کو میرے بیٹے کے پاس سے گزرا تھا اسوقت وہ نماز پڑھ رہا تھا اس نے ایک آیت تلاوت کی جسے سن کر دوزخ کی دہشت کی وجہ سے میرے بیٹے کا پتہ پھٹ گیا وہ کچھ دیر تڑپا اور اسی وقت جاں بحق ہو گیا (کتاب

التوابعین ۱۰ ابن قدامہ ص ۲۹۹)

### فضیل بن عیاض کی توبہ :-

حضرت فضیل بن عیاض جو مکہ معظمہ کے بڑے مشہور زاہد و عابد اور ولی کامل گزرے ہیں۔ وہ شروع میں ڈاکے ڈالا کرتے تھے اور راستے میں قافلے لوٹا کرتے تھے ایک روز رات کو وہ ڈاکہ ڈالنے کیلئے نکلے تو راستہ میں انکو ایک قافلہ ملا جب وہ اسکے قریب پہنچے تو انہوں نے قافلہ والوں کی آواز سنی جو آپس میں ایک دوسرے سے کہہ رہے تھے کہ یہاں مت ٹھرو اس جگہ سے فوراً واپس کہیں اور چل کے پڑاؤ ڈالو کیونکہ یہاں ایک ڈاکو فضیل ہوتا ہے جو قافلوں کو لوٹ لیتا ہے۔ فضیل نے جب یہ آواز سنی تو اس کا دل اللہ کے خوف سے کانپ گیا کہ اسکی مخلوق مجھ سے کس قدر پریشان ہے میں قیامت کے دن اسکو کیا منہ دکھاؤں گا اسی وقت اپنے اپنے گناہوں سے توبہ کی اور قافلے والوں کے پاس پہنچ کر کہا کہ اے قافلے والوں!

مجھ کو ہی فضیل کہتے ہیں لیکن اب تم بے فکر ہو کر رہو میں نے توبہ کر لی ہے اب میں کبھی یہ کام کر کے اپنے رب کو ناراض نہیں کروں گا۔ پھر فضیل اس قافلے والوں کے لئے گھاس چارہ وغیرہ لینے کیلئے جنگل گئے وہاں سے جب انکے لیے گھانس وغیرہ لیکر آئے تو قافلے والوں میں سے کوئی شخص یہ آیت تلاوت کر رہا تھا الہ یات للذین آمنوا ان تخشع قلوبہم لذكر اللہ (سورۃ مدیہ ۱۶) کیا ایمان والوں کے لیے ابھی وہ وقت نہیں آیا کہ انکے دل جھک جائیں اللہ کی یاد کیلئے یہ آیت سن کر فضیل نے کہا کہ کیوں نہیں خدا کی قسم وہ وقت اب آگیا ہے اور اب میں تائب ہو گیا ہوں۔

پھر تو فضیل کا عالم یہ تھا کہ جزاء اور سزاء کے ڈر اور عذاب خدا کے خوف سے ہر وقت وہ لرزتے اور کانپتے رہتے تھے۔ ایک رات قرآن پاک کی یہ آیت تلاوت کر رہے تھے "ولنبلونکم حتی نعلم المجاہدین منکم والصابرین ونبلوا اخبارکم (سورۃ محمد ۳۱، ۳۲) ہم تمہاری ضرور جانچ پڑتال کریں گے یہاں تک کہ دیکھ لیں تمہارے بہاد کرنے والوں اور صابروں کو اور تمہارے حالات کی بھی جانچ پڑتال کریں گے۔ حضرت فضیل اس آیت میں "ونبلوا اخبارکم" کے الفاظ کو بار بار دہرا کر روتے جاتے تھے اور یہ کہتے جاتے تھے کہ کیا تو ہمارے کاموں کی جانچ پڑتال کرے گا؟ اے اللہ اگر تو نے ہمارے کاموں کی جانچ پڑتال کی تو ہم رسوا ہو جائیں گے ہمارے سارے راز فاش ہو جائیں گے اگر تو نے ہمارے کاموں کی جانچ پڑتال کی تو ہم ہلاک ہو جائیں گے ہم تباہ و برباد ہو جائیں گے ہم عذاب میں گرفتار ہو جائیں گے۔ (کتاب التوابعین ۱۰ ابن قدامہ ص ۲۱۳)

بادشاہ کے مصاحب کی توبہ :-

ایک بادشاہ کا مصاحب تھا جسے بادشاہ کے قرب پر بڑا فخر اور غرور



تھا اور اس گھمنڈ میں وہ خوب بد کاریاں کیا کرتا تھا اور کسی کی باتوں کی کوئی پرواہ نہیں کرتا تھا۔ حضرت مالک بن دینار اس زمانے کے بڑے مشہور بزرگ ہوتے تھے ہیں وہ شخص آپکے پڑوس میں ہی رہتا تھا سب پڑوسیوں نے آپ سے آکر اس کی شکایت کی آپ نے اس سے فرمایا کہ یہ سب پڑوسی تجھ سے اور تیری بد کاریوں سے تنگ ہیں اور تیرا گلہ کر رہے ہیں تو کسی اور محلے میں چلا جا اس نے کہا میں اپنے مکان میں رہتا ہوں مجھے میرے مکان سے کون نکال سکتا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ اپنا مکان بیچ دو جو اسے بیسے دینے کیلئے تیار ہیں۔ اس نے کہا کہ میں تو اپنا مکان نہیں بیچوں گا سب نے اس سے کہا کہ پھر ہم بادشاہ سے تیری شکایت کریں گے اس نے کہا کہ میں تو اس کے خاص دوستوں میں سے ہوں تمہاری شکایت کا کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔ لوگوں نے کہا کہ پھر ہم تیرے لیے اللہ سے بد دعا کریں گے اس نے کہا کہ اللہ تم سے زیادہ مجھ پر رحم و کرم فرمانے والا ہے۔ الغرض سب مایوس ہو کے واپس آگئے رات کو حضرت مالک بن دینار نے اٹھ کر دو رکعت نماز ادا کی اور نماز کے بعد ہاتھ اٹھا کر جب اللہ کی بارگاہ میں اس کے لیے بد دعا کرنی چاہی تو غیب سے آواز آئی کہ اے مالک بن دینار! اس کے لیے بد دعا نہ کرنا وہ تو ہمارے پیارے اولیاء میں سے ہے یہ سن کر مالک بن دینار حیران رہ گئے اور دوسری صبح ہوتے ہی اپنے سابقہ رویے پر معذرت کرنے کیلئے اسکے دروازے پر پہنچ گئے۔ جب دروازہ کھٹکھٹایا تو وہ سمجھا کہ پھر پڑوسی مجھے نکالنے کیلئے آئے ہیں لہذا معذرت خواہانہ انداز میں ان سے کہنے لگا کہ آپ لوگ فکر نہیں کریں میں جلد ہی یہاں سے چلا جاؤں گا مالک بن دینار نے کہا کہ اب ہم تجھے نکالنے کیلئے نہیں آئے ہیں ہم تو یہ واقعہ تجھے سنانے کیلئے آئے ہیں جو رات کو ہمارے ساتھ پیش آیا۔ رات والی بات سن کر اس پر گریہ

طاری ہو گیا اور وہ زار و قطار رونے لگا اور کہنے لگا کہ جب آپ لوگ میرے پاس سے اٹھ کر گئے تھے اسی وقت میں نے جی توبہ کہہ لی تھی۔ مالک بن دینار کہتے ہیں کہ پھر وہ شہر چھوڑ کر چلا گیا اور پھر کبھی نظر نہیں آیا ایک روز حج کے موسم میں اچانک حرم شریف میں مجھے وہ نظر آیا تھا خوف خدا سے وہ بیمار ہو گیا تھا اور وہیں اسکا انتقال ہو گیا تھا۔ (کتاب التوابین ابن قدامہ ص ۲۶۸)

مناجاتیں :-

آئیے ذرا دیکھیں کہ اللہ کے مقبول اور مقرب بندوں نے کس کس انداز میں اپنے رب سے استغفار، توبہ اور مناجاتیں کی ہیں انکے اپنے رب سے مانگنے کے انداز بھی کیسے کیسے دلکش و دلربا و نرالے ہیں ہمیں نہ مانگنے کا سلیقہ آتا ہے نہ سوال کا ڈھنگ۔ آئیے اللہ کے ان پیاروں سے اللہ کے حضور دامن طلب پھیلانے کا سلیقہ سیکھیں اور اسی مقبول اور پیارے انداز میں ہم بھی اسکے سامنے دست طلب دراز کریں جس انداز میں انہوں نے اللہ سے مانگ کر اللہ کا قرب حاصل کیا تھا شاید وہ انداز اور ادا اپنانے پر خدا ہمیں بھی اپنی بے پایاں رحمتوں سے سرفراز فرمادے اور اپنی بخشش و مغفرت سے ہمیں بھی نواز دے اور اپنے پیاروں کی صف میں ہمیں بھی شامل فرمائے۔

حضرت آدم کی مناجات :-

ربنا ظلمنا انفسنا وان لم تغفر لنا وترحمنا لنكونن من الخاسرين

الاعراف ۲۳/۱۷۰ اے ہمارے پروردگار ہم نے اپنی جانوں پر ظلم کر لیا ہے

اور اگر تو ہمیں نہ بچتے اور رحم نہ فرمائے تو ہم ضرور تباہ ہو جائیں گے۔

حضرت نوح کی مناجات :-

رب انی اعوذ بک ان اسئلک ما لیس لی به علم والا تغفر لی و

ترحمنی اکن من الخاسرین (سورۃ ہود، ص ۱۱۷) اے میرے پروردگار! میں پناہ مانگتا ہوں تجھ سے کہ میں سوال کروں تجھ سے ایسی چیز کا جس کا مجھے علم نہیں اور اگر تو نے مجھے نہیں بخشا اور مجھ پر رحم نہ فرمایا تو میں نقصان اٹھانے والوں میں سے ہو جاؤں گا۔

### حضرت موسیٰ کی مناجات :-

سبحانک تبت الیک وانا اول المؤمنین (الاعراف، ص ۱۳۰) اے پاک بے تیری ذات! میں تیری جناب میں توبہ کرتا ہوں اور میں سب سے پہلے یقین لانے والا ہوں۔

### حضرت داؤد کی مناجات :-

سبحان خالق النور۔ الہی۔ انت المغیث وانا المستغیث فمن يدعوا المستغیث الا المغیث۔ سبحان خالق النور، الہی، الیک فررت بذنبی واعترفت بخطیئتی فلا تجعلنی من القانطین۔ ولا تخزنی یوم الدین (کتاب التواہین ابن قدامہ ص ۲۵)

پاک بے نور کا پیدا کرنے والا! اے میرے معبود! بیشک تو مدد فرمانے والا ہے میں مدد طلب کرنے والا ہوں مدد کا طلبگار اگر مدد دینے والے کو نہیں پکارے گا تو اور کس کو پکارے گا۔ پاک بے نور کا پیدا کرنے والا! اے میرے معبود! میں اپنی خطاؤں سے بھاگ کر تیرے پاس آیا ہوں میں اپنی لغزشوں کا اعتراف کرتا ہوں مجھے مایوس نہ کیجئے اور قیامت کے دن مجھے رسوا نہ فرمائیو۔

### حضرت یونس کی مناجات :-

لا الہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین (سورۃ الانبیاء، ص ۱۰۱)

تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو پاک ہے بیشک میں ہی قصور واروں میں سے ہوں۔

### حضرت ایوب کی مناجات :-

رب انی مسنی الضر وانت ارحم الراحمین (سورة الانبیاء ۸۳ / ۲۱) اے میرے رب! مجھ پر تکلیف آڑی ہے اور تو سب رحم کرنے والوں سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہے۔

### حضرت زکریا کی مناجات :-

رب لا تذرنی فردا و انت خیر الوارثین (سورة الانبیاء ۸۹ / ۲۱) اے میرے رب! مجھے اکیلا نہ چھوڑو اور تو سب وارثوں سے بہتر وارث ہے۔

### حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی مناجات :-

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تو گناہوں سے معصوم لیکن آپ نے اپنے امتیوں کو گنہگار غلاموں کو استغفار کا طریقہ اور گناہوں کو کھٹوانے کا سلیقہ بتانے کے لئے اپنے رب کی بارگاہ میں یوں دعائیں فرمائیں۔

اللهم انت ربی لا اله الا انت خلقتنی وانا عبدک وانا علی عہدک و وعدک ما استطعت ابوء لک بنعمتک علی و ابوء بذنبی فاغفر لی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اے اللہ! تو میرا رب ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ مجھے تو نے ہی پیدا کیا ہے اور میں تیرا ہی بندہ ہوں اور جہاں تک مجھ سے بن پڑتا ہے تیرے ساتھ یوم میثاق میں جو میں نے عہد اور وعدہ کیا تھا اس پر قائم ہوں جو برائیاں میں نے کیں انکے برے نتائج سے تیری پناہ کا طالب ہوں اور جو جو نعمتیں تو نے مجھ پر فرمائیں میں ان سب کا اقرار کرتا ہوں اور اپنے سب گناہوں کا بھی اعتراف کرتا ہوں بس اب تو مجھے بخش دے کیونکہ

تیرے سوا گناہوں کو کوئی نہیں بکشتا۔ (صحیح بخاری ص ۳۲ / حصن حصین ص ۳۳)

اللهم انى اعوذ برضاك من سخطك وبمعافاتك من عقوبتك و بك منك لا

احصى ثناء عليك انت كما اثنيت على نفسك۔ اے اللہ! تیری ناراضگی سے

تیری رضا کی پناہ لیتا ہوں۔ تیری سزا سے تیرے ہی عفو و درگزر کی پناہ لیتا

ہوں۔ الغرض تجھ سے تیری ہی پناہ لیتا ہوں یعنی تیری تمام صفات جلالیہ

سے صفات جمالیہ کی پناہ لیتا ہوں۔ میں تیری پوری تعریف نہیں کر سکتا ہوں

۔ تو ایسا ہی ہے جیسا خود تو نے اپنی تعریف فرمائی ہے (سنن ابو داؤد / الخبز

الاعظم ملا علی قاری ص ۸۷)

اللهم مغفرتك اوسع من ذنوبي و رحمك ارجى عندى من عملي مستدرک

ص ۵۳۳ / کنز العمال ص ۱۹۷ ج ۱ / حصن حصین ص ۱۲۷

اے اللہ تیری بخشش میرے گناہوں سے کہیں وسیع ہے اور تیری رحمت

میرے عملوں (یعنی عبادتوں) سے کہیں زیادہ امید کے لائق ہیں۔

اللهم انى اتوب اليك من المعاصى لا ارجع اليها ابدا۔ (حصن حصین ص ۱۲۷)

اے اللہ میں اپنی تمام نافرمانیوں سے توبہ کرتا ہوں۔ اب کبھی پھر ایسا

نہیں کروں گا۔

يا من اظهر الجميل و ستر على القبيح يا من لا يواخذ بالجريه و۔۔۔

الستر يا عظيم العفو يا حسن التجاوز يا واسع المغفرة يا باسط اليدين

بالرحمة يا صاحب كل نجوى يا منتهى كل شكوى يا كريم الصفح يا عظيم

المن يا مبد النعم قبل استحقاقها يا ربنا ويا سيدنا ويا مولينا ويا غاية رغبتنا

اسئلك يا الله ان لا تشوى خلقى بالنار۔ (مستدرک ص ۵۳۶ / کنز العمال ص ۲۰۲)

حصن حصین ص ۲۰۳)

اے وہ ذات جس نے میری خوبیاں سب پر ظاہر کر دیں، اور میری برائیاں

چھپالیں۔ اے وہ ذات جو ہر جرم پر گرفت نہیں کرتی اور ہمارے گناہوں کا

پردہ چاک نہیں فرماتی۔ اے بڑے معاف فرمانے والے! اے سب سے بہتر

اور درگزر کرنے والے! اے وسیع مغفرت فرمانے والے! اے رحمتیں بانٹنے کے لیے دونوں ہاتھوں کو پھیلانے والے! اے ہر سرگوشی کے جاننے والے! اے ہر شکایت کیلئے آخری بارگاہ۔ اے بہت درگزر فرمانے والے! اے ہمارے پروردگار! اے ہمارے سردار! اے ہمارے مالک! اور اے ہماری آرزوں اور خواہشوں کی آخری امید! اے میرے خدا! میں تجھ سے بس یہ مانگتا ہوں کہ میرے جسم کو آگ میں نہ جلائیو۔

اللهم انک تسمع کلامی وترى مکانی وتعلم سرى و علانیتى لا یخفى علیک شئى من امرى انا البائس الفقیر المستغیث المستجیر الوجل المشفق المقر المعترف بذنبى اسئلك مسئلة المسکین وابتهل الیک ابتهال المذنب الذلیل وادعوک دعاء الخائف الضریر ودعاء من خضعت لک رقبتہ وفاضت لک عبرتہ وذل لک جسمہ رغم لک انفه اللهم لا تجعلنى بدعائک شقیا وکن لى رؤفا رحیما یا خیر المسئولین و یا خیر المعطین۔ (جامع صغیر ص ۳۸ / کنز العمال ص ۱۹۲ ج ۱ / مجموعہ الزوائد ص ۱۸۳ ج ۱۱)

اے اللہ! تو میری بات سن رہا ہے اور میری جگہ کو دیکھ رہا ہے اور میری پوشیدہ اور علانیہ سب باتوں کو جانتا ہے میری کوئی بات تجھ سے چھپی ہوئی نہیں۔ میں مصیبت میں گرفتار محتاج ہوں تیرے پاس فریاد لایا ہوں اور تجھ سے پناہ کا طلبگار ہوں، تیرے عذاب سے ڈر رہا ہوں کانپ رہا ہوں، اپنے گناہوں کا پورا پورا اعتراف کرتا ہوں، تجھ سے سوال کر رہا ہوں مسکین کی طرح اور تیرے سامنے گڑگڑا رہا ہوں ایک ذلیل مجرم کی طرح، اور تجھ کو اس طرح پکار رہا ہوں جس طرح ایک مصیبت زدہ اور خوف زدہ پکارتا ہے اسکی گردن تیرے آگے جھکی ہوئی ہے اور اسکے آنسو بہ رہے ہیں اور یہ تیرے سامنے تیزل و عاجزی اختیار کئے ہوئے ہے اور اسکی ناک مٹی میں ملی ہوئی ہے اے اللہ! میں جو تجھ سے یہ دعا کر رہا ہوں اسمیں مجھے بد بخت اور محروم نہ

کیجئے۔ اور میرے لیے بڑا مہربان اور شفیق ہو جائے ان سب سے بہتر جن سے سوال کیا جاتا ہے! اور جو دینے والے ہیں انہیں سب سے بہتر اور بڑھکر دینے والی ذات!۔

اللهم انا عبدك و ابن عبدك وابن امك ناصيتي بيدك اقلب في قبضتك و اصدق بلفائك و او من بوعدك امرتني فعصيت و نهيتني فابيت هذا مكان العائذ بك من النار۔ لا اله الا انت سبحانك ظلمت نفسي فاغفر لي انه لا يغفر الذنوب الا انت۔ (الحزب الاعظم، ملا علی قاری ص ۲۱۰)

اے اللہ! میں تیرا بندہ ہوں۔ تیرے بندہ کا بیٹا ہوں۔ تیری ایک بندی کی اولاد ہوں۔ میری پریشانی تیرے ہاتھ میں ہے۔ میں چلتا پھرتا ہوں تیرے قبضہ میں اور تیری ملاقات کو سچا جانتا ہوں، اور تیرے وعدے پر ایمان رکھتا ہوں۔ تو نے مجھ کو حکم دیا مگر میں نے نافرمانی کی تو نے مجھے روکا مگر میں نہ رکا یہ مقام ہے اس شخص کا جو تجھ سے دوزخ کے عذاب سے پناہ طلب کر رہا ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ تو پاک ہے۔ میں نے اپنی جان پر ظلم کیا ہے اب تو مجھے بخش دے کیونکہ تیرے سوا گناہوں کو کوئی بخشنے والا نہیں۔

اللهم انى اعوذ بك من بطن الغنى ومذلة الفقر يامن وعد فوفى و اوعد فعفا اغفر لنا لمن ظلم يامن يسره طاعتى ولا تضره معصيتى هب لى ما يسرك و اغفر لى مالا يضرک (الحزب الاعظم ص ۲۳۸)

اے اللہ میں تیری پناہ لیتا ہوں مالداری پر اکرڑنے سے اور فقیری کی ذلت سے۔ اے وہ ذات جس نے وعدہ فرمایا تو اس کو پورا کیا اور عذاب کو کہا تو بخش دیا، معاف فرمادے اس شخص کو جس نے ظلم کیا اور برے کام کیے۔ اے وہ خدا جس کو میری فرمانبرداری خوش کر دیتی ہے اور میری نافرمانی اسکا کچھ نہیں بگاڑتی جو بات تجھ کو خوش کرتی ہے وہ تجھ کو عطا فرمادے اور جو بات

تیرا کچھ نہیں بگاڑتی مجھ کو معاف فرمادے۔

اللهم انى اسئلك بنعمة السابقة على وبلائك الحسن الذى ابتليتنى به و

فضلك الذى فضلت على ان تدخلنى الجنة بمسك و فضلك و رحمتك -

کنز العمال ص ۲۰۰ / مجمع الزوائد ۱۱ / ۱۸۴

اے اللہ! میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں ان سابقہ نعمتوں کے صدقے سے جو

پہلے تو نے مجھ پر کی ہیں اور اس اچھی آزمائش کے صدقے سے میں تجھ سے

پناہ مانگتا ہوں جس سے تو نے میرا امتحان لیا ہے اور اس تیرے فضل کے

وسیلہ سے مانگتا ہوں جو تو نے مجھ پر فرمایا ہے کہ تو اپنے احسان فضل اور

رحمت سے مجھے جنت میں داخل فرمادے۔

اللهم آتنى افضل ماتوتى عبادك الصالحين اللهم انى اعوذ بك ان تصدعنى

وجھك يوم القيامة ( عمل اليوم والليلہ، ابن سنی ص ۳۴ / الحزب الا عظم ص ۱۵۸ )

اے اللہ! جو بڑے سے بڑے انعامات تو نے اپنے نیک بندوں پر فرمائے

ہیں وہ مجھ کو بھی عطا فرمادے اے اللہ! میں تجھ سے تیری پناہ مانگتا ہوں اس

بات سے کہ تو قیامت کے دن مجھ سے اپنا رخ رحمت پھیر لے۔

حضرت ابو بکر صدیق کی مناجات :-

جد بلطفك يا الهى من له زاد قليل

مفلس بالصدق باتى عند بابك يا جليل

اے میرے اللہ! جس کے پاس بہت ( آخرت کا ) تھوڑا سا زاد راہ ہے اے

اپنے خصوصی لطف و کرم سے نواز دے اے بزرگ و برتر تیرا جو بندہ صدق

و سچائی سے خالی ہے وہ تیرے دروازہ پر ( بھیک لینے ) آیا ہے۔

ذنبه ذنب عظيم فاغفر الذنب العظيم

انه شخص غريب مذنب عبد ذليل

اسکے بہت بڑے بڑے گناہ ہیں ان عظیم گناہوں کو معاف فرمادے کیونکہ وہ



ایک نادار و لاچار شخص ہے۔ اور خوار و گنہگار بندہ ہے۔

منہ عصیان و نسیان و سہو بعد سہو  
منک احسان و فضل بعد اعطاء الجزیل

اسکی طرف سے نافرمانیاں ہیں خطائیں ہیں بھول پر بھول ہے۔ اور تیری  
طرف سے احسان ہے اور فضل ہے عمدہ سے عمدہ عطاؤں پر عطائیں ہیں۔

طال یا ربی ذنوبی مثل رمل لا تعد  
فاعف عنی کل ذنب و اصفح الصفح الجمیل

اے میرے پروردگار! میرے گناہ ریت کے ذروں کی طرح بے حد و  
حساب ہو گئے ہیں آپ میرے ہر گناہ کو معاف کر دیجئے اور میری خطاؤں سے  
درگزر فرما دیجئے۔

کیف حالی یا الہی لیس لی خیر العمل  
سوء اعماسی کثیر زاد طاعاتی قلیل

اے میرے اللہ! میرا کیا بنے گا میرے پاس تو کوئی بھی نیک عمل نہیں ہے  
میری بد اعمالیاں بہت زیادہ ہیں جبکہ طاعتیں بہت تھوڑی سے ہیں۔

قل لنار ابردی یا رب فی حقی کما  
قلت قلنا نار کونی برد فی حق الخلیل

اے میرے رب! جس طرح آپ نے حضرت خلیل علیہ السلام کے لیے  
آگ کو حکم دیا تھا کہ ٹھنڈی ہو جا اسی طرح میرے لیے بھی آتش دوزخ کو  
فرما دیجئے کہ اے آگ ٹھنڈی ہو جا۔

انت شافی انت کافی فی مهمات الامور  
انت حسبی انت ربی انت لی نعم الوکیل

تو ہی شفا دینے والا ہے تو ہی میرے اہم معاملات میں میرے لیے کافی ہے۔  
تو میرا رب ہے۔ اور تو ہی میرا بہترین کارساز ہے۔

عافنی من کل داء واقض عنی حاجتی

ان لی قلبا سقیما انت شافی للعلیل

مجھے ہر مرض اور بیماری سے (گناہوں کی بیماری سمیت) عافیت عطا فرمادے اور میری حاجت کو پورا فرمادے بیشک میرے پاس ایک بیمار دل ہے جبکہ ہر بیمار کو تو ہی شفا دینے والا ہے۔

رب ہب لی کنز فضلک انت وھاب کریم

اعطنی ما فی خمیری دلنی خیر الدلیل

اے رب! مجھے اپنے فضل کی دولت سے سرفراز فرمادے تو بڑا دینے والا تھی ہے جو میری دلی خواہش ہے اس سے مجھے نواز دے اور میری بہترین رہنمائی فرمادے۔

این موسیٰ این عیسیٰ این یحییٰ این نوح

انت یا صدیق عاصی تب الی المولیٰ الجلیل

کہاں موسیٰ، کہاں عیسیٰ، کہاں یحییٰ، کہاں نوح۔ (یعنی جب وہ اتنے اعلیٰ مرتبہ کے نبی اور معصوم ہو کر اللہ کی بارگاہ میں توبہ استغفار کر رہے ہیں تو اے صدیق تو تو گناہ گار ہے لہذا اپنے عظمت و جلال والے آقا کی بارگاہ میں فوراً توبہ کر۔

### امام زین العابدین کی مناجات :-

اللھم ان تشاء تعف عنا فبفضلک وان تشاء تعذبنا فبعدک فسهل لنا عفوک

بمسک واجرنا من عذابک بتجاوزک فانہ لا طاقة لنا بعدک ولا نجاۃ لاحد

منادون عفوک یا غنی الاغنیاء ہانحن عبادک بین یدیک وانا افقر الفقراء

الیک فاجر فافتنا بوسعک ولا تقطع رجاءنا بمنعک۔ (الصحفۃ السجادیہ، مطبوعہ

تہران ۱۰ ایران ص ۸۶-۸۳)

اے اللہ اگر تو چاہے تو ہمیں معاف فرمادے تو یہ تیرا فضل ہوگا۔ اور اگر تو

چاہے تو ہمیں عذاب دے دے تو یہ تیرا عدل ہوگا۔ بس اپنے کرم کے  
 صدقے میں ہمیں معافی عطا فرمادے، اور درگزر فرمانے والے اپنی صفت کے  
 صدقے ہمیں اپنے عذاب سے بچالے۔ کیونکہ ہمیں تیرے عدل والے فیصلہ کو  
 برداشت کرنے کی طاقت نہیں ہے اور ہم میں سے کسی کے نجات کی کوئی  
 صورت نہیں سوائے تیرے عفو کے اے غمخواروں کے غنی! دیکھو ہم یہ تیرے  
 بندے تیرے سامنے حاضر ہیں اور میں تیرے فقیروں میں سب سے بڑا محتاج  
 اور فقیر ہوں۔ میری فقیری اور محتاجی کو اپنے وسعت اور کرم سے دور  
 فرمادے میری درخواست کو رد کر کے میری امید اور آس کو نہ توڑیے۔

### امام جعفر صادق کی مناجات :-

اللهم احرسنى بعينك التي لا تنام واكفنى بكنفك الذي لا يضام وارحمنى  
 بقدرتك على. انت تقضى ورجائى كم من نعمة انعمت بها على قل لك عندها  
 شكرى و كم من بلية ابتليتنى بها قل لك عندها صبرى فيامن قل عند نعمته  
 شكرى فلم يحرمنى و يامن قل عند بلائه صبرى فلم يخذلنى و يامن رانى على  
 الخطايا فلا يفضحنى. يا ذا المعروف الذى لا ينقطع ابدا. ويا ذا النعم التى لا  
 تحصى عددا. اسئلك ان تصلى على محمد و على آل محمد. ( الفوائد  
 الصلوات والعوائد شيخ شهاب الدين سروجى ص ۱۱۱ )

اے اللہ! میری نگرانی فرما اس آنکھ سے جو سرتق نہیں ہے اور مجھے پتہ نہیں  
 لے لے اپنی اس طاقت کے جس کا تصور بھی نہیں کیا جاسکتا اور مجھ پر رحم  
 فرما اپنی اس قدرت سے جو تجھ کو میرے اوپر حاصل ہے تو ہی میرا آسرا  
 ہے اور تو ہی میری امید ہے۔ کتنی نعمتیں ایسی ہیں جو تو نے مجھ پر فرمائیں  
 لیکن میں انکا شکر ادا نہیں کر سکا۔ اور کتنی مصیبتیں ایسی ہیں جن کے  
 ذریعے تو نے میری آزمائش کی اور میں صبر نہ کر کے اس آزمائش پہ پورا نہ اتر  
 سکا۔ تو اے وہ ذات! جس نے نعمتوں کی ناشکری پر بھی مجھے نعمتوں سے

محروم نہیں کیا اور آزمائشوں میں بھی پورا نہ اترنے پر مجھے رسوا نہیں کیا۔  
 اے وہ ذات! جس نے مجھے گناہ کرتے دیکھا لیکن مجھے بد نام نہیں کیا۔ اے وہ  
 ذات جو ان خوبیوں کی مالک ہے جو کبھی فنا نہیں ہونگی۔ اے وہ ذات جو بے  
 حد و حساب نعمتیں عطا فرمانے والی ہے۔ میں تجھ سے درخواست کرتا ہوں کہ  
 حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور انکی آل پر درود بھیج دے۔

### شیخ شرجی یمنی کی مناجات :-

لبست ثوب الر جاء والناس قدر قدو

وبت اشکوا الی مولای ما اجدو

لوگ سو رہے ہیں اور میں امید لیکر اللہ کی بارگاہ میں حاضر ہوں میں رات  
 جاگ کر اپنے دکھ اور تکالیف اپنے آقا سے بیان کر رہا ہوں۔

وقلت یا املی فی کل نائبة

ومن علیہ لکشف الضر اعتمد

اور میں نے عرض کیا کہ اے وہ ذات جو ہر مصیبت میں میری امید ہے  
 آپکے سوا اپنی مصیبت کے حل کے لیے میں اور کس پر اعتماد کروں۔

اشکوا الیک امورا انت تعلمها

مالی علی حملها صبر و لا جلد

میں آپ ہی کی خدمت میں اپنے معاملات لیکر آیا ہوں جنہیں آپ اچھی  
 طرح جانتے ہیں اب مجھ میں ان مصائب اور مشکلات کی برداشت کرنے کی  
 ہمت اور طاقت نہیں ہے۔

وقد مدت یدی بالذل مبتھلا

الیک یا خیر من مدت الیہ ید

اے وہ بہتر ذات جس کی طرف دست سوال دراز کیے جاتے ہیں میں نے  
 بھی تیری طرف تیزل و زاری اور عجز و انکساری کے ساتھ اپنے ہاتھ

پھیلا دئے ہیں۔

فلا تر دنہا یا رب خائبة

فبحر جودک یروی کل من یرد

بس اے میرے پروردگار مجھے ناکام و نامراد نہ لوٹاؤ تیرا دریائے رحمت تو  
بر آنے والے کو سیراب کر دے تا ہے۔

ان اشعار میں اشارہ ہے اس حدیث مبارک کی طرف کہ ان اللہ تعالیٰ حی

کریم یستحی ان یمد العبد الیہ یدہ فیردھا صفرا۔ کہ بیشک اللہ تعالیٰ حی اور

کریم ہے اس کو حیا آتی ہے کہ اسکا بندہ اس کی طرف ہاتھ پھیلائے اور وہ

اسکو خالی لوٹا دے۔

(نوٹ) شیخ شہاب الدین الشرجی فرماتے ہیں کہ جو شخص یہ اشعار آدھی

رات کو اٹھ کر پڑھے گا اور اس کے بعد جو اللہ سے دعا کرے گا اللہ تعالیٰ اس

کی دعا کو قبول فرمائے گا اور جو مانگے گا اللہ تعالیٰ اسکو وہی عطا فرمائے گا۔

امام سہیلی کی مناجات :-

اسی طرح ان مندرجہ ذیل مناجات کے اشعار میں بھی بڑا بلا کا درد ہے

اور قضائے حاجات کے لیے انکا پڑھنا بھی بڑا اکسیر ہے۔

یا من یری مافی الضمیر ویسمع

انت المعد لكل ما یتوقع

اے وہ ذات جو دلمیں آنے والے خیالات کو بھی دیکھ لیتی ہے اور سن لیتی

ہے ہر وہ چیز جسکی امید اور توقع رکھی جاتی ہے اسکا تو ہی لانے والا ہے۔

یا من یرجی للشدائد کلھا

یا من الیہ المشتکی والمفرع

اے وہ ذات کہ ہر سختی اور مصیبت میں اسی سے امید رکھی جاتی ہے۔ اے

وہ ذات کہ ہر گھبراہٹ اور پریشانی میں اسی سے فریاد کی جاتی ہے۔

يامن خزائن رزقه فى قول كن

امنن فان الخير عندك اجمع

اے وہ ذات! جسکے ایک "کن" کہنے میں رزق کے خزانوں کے دروازے کھل جاتے ہیں۔ مجھ پر بھی احسان عظیم فرمادے کیونکہ تمام خیر اور بھلائیاں تیرے پاس ہیں۔

مالى سوا فقرى اليك وسيلة

فبا لافتقار اليك ربى اضرع

میرے پاس سوائے اپنے فقر اور محتاجی کے تیری بارگاہ میں پیش کرنے کیلئے اور کوئی وسیلہ نہیں بس اے میرے رب میں اپنی اسی محتاجی کو لیکر تیری بارگاہ میں فریاد کر رہا ہوں۔

مالى سوا قرعى اليك حيلة

فاذا رددت فالى كنهى باب اقرع

میرے پاس تیرے در رحمت کو کھٹکھٹانے کے سوا اور کوئی چارہ نہیں اگر تونے مجھ کو دھتکار دیا تو پھر میں کس دروازہ کو کھٹکھٹاؤں گا؟

و من الذى ادعو واهتف باسمه

ان كان فضلك عن فقيرك يمنع

اگر تیرے فضل و کرم نے اپنے اس محتاج اور فقیر کو دینے سے انکار کر دیا تو پھر وہ کون ہوگا جس کو میں پکاروں گا اور جس کا نام لیکر میں فریاد کروں گا۔

حاشا لوجودك ان تقنط عاصيا

الوجود اوسع والمواهب اسرع

تیری جو دو عطا سے ہرگز یہ امید نہیں کہ وہ اس عاصی و گنہگار کو مایوس کریگی کیونکہ تیری جو دو بخشش بھی بہت وسیع ہے اور تیری عطائیں بھی بہت تیزی کے ساتھ سائلوں کو نوازنے والی ہیں (الدیربی ص ۶۸ / الفوائد فی الصلوات والعوائد شہاب الدین الشہری ص ۵۸)

## ابوالفضل البکری کی مناجات :-

یا رب مازال لطف مک یשמئنی

وقد تجد دبی - ما انت تعلمه

اے میرے رب! تیرا لطف و کرم ہمیشہ میرے شامل حال رہا جب بھی میں

پڑ مردہ ہونے لگاتا ہوں تو تو مجھے پھر تروتازہ کر دے تا ہے۔

فأصرفه عنی کما عودتنی کرما

فمن سواک لهذا العبد یرحمه

جیسا کہ تو نے مجھے اپنے کرم کا عادی بنا دیا ہے اب پھر اپنا خاص کرم فرماتے

ہوئے اس مصیبت اور آفت کو مجھ سے دور کر دے۔ پس تیرے سوا اس

بندہ پر اور کون رحم کریگا۔

## دوزخ کی آگ سے ڈرنے والے کی مناجات :-

• الہی لست للفردوس اہلاً

ولا اقویٰ علی نار جحیم

فہب لی توبتی و اغفر ذنوبی

فاتک غافر الذنب العظیم

اے میرے اللہ! میں اپنے گناہوں کی وجہ سے جنت کا مستحق نہیں۔ اور

دوزخ کی آگ کو برداشت نہیں کر سکتا بس اب تو میری توبہ کو قبول کر کے

میرے سارے گناہوں کو بخش دے کیونکہ تو تو بڑے بڑے گناہوں کو معاف

کرنے والا ہے۔

## علامہ جلال الدین سیوطی کی مناجات :-

یا من الیہ بجدودہ اتوسل

وعلیہ فی کل الامور اعول

اے وہ ذات جسکی بارگاہ میں اسی کے جو دو عطا کے وسیلہ کو لیکر آیا ہوں۔  
اور اپنی تمام پریشانیوں اور مصیبتوں میں اسی سے رو رو کر فریاد کر رہا ہوں

ادعوك رب تضرعا و تذلا

فاذا رددت پدی فمن ذا اسئل

اے میرے رب! میں بہت گڑگڑا کر اور بڑی عاجزی و انکساری اور ذلت و  
خواری کیساتھ تجھے پکار رہا ہوں اگر تو نے میرے اٹھے ہوئے ہاتھوں کو  
ٹھکرا دیا تو تو ہی بتا کہ پھر کس سے سوال کروں؟

قد قادنی املی الیک و دلنی

جود علیک و فاقہ و تذلل

میری امید مجھے یہاں تیرے پاس کھینچ کے لے آئی ہے۔ مجھے اپنی مفلسی اور  
تذلل اور تیری جو دو عطا کو دیکھ کر تیری بارگاہ میں آنے کی جرات ہوئی ہے

وعلمت انک لا تخیب آمل

اضحی لجودک یا کریم یومل

اور مجھے یقین ہے کہ تو امید لیکے آنے والے کو کبھی ناامید نہیں فرمائے گا۔  
کیونکہ اے کریم! اب تیری جو دو عطا سے انہیں اپنی بخشش کی امید ہو چلی  
ہے۔

فبنور وجھک کن لذنبی غافرا

فعلیک فی غفرانہ اتوکل

تیرے شان کے لائق جو تیرا چہرہ ہے اسکے نور کا صدقہ میرے گناہوں کے  
لئے معاف کرنے والا بن جا! مجھے ان گناہوں کی بخشش میں صرف تجھ ہی پر  
بھروسہ اور تیرا ہی آسرا ہے۔

ایک مقبول خدا کی مناجات :-

الہی عبدک العاصی اناک



مقرا باذنوب فقد دعاک

وان تغفر فانت لداک اهل

وان تطرد فمن یرحم سواک

اے میرے اللہ! تیرا گنہگار بندہ اب تیرے در پر آ گیا ہے، اپنے گناہوں کا

اقرار کرتے ہوئے تجھے پکار رہا ہے وہ تجھ سے بخشش طلب کر رہا ہے۔ اگر تو

اسے معاف کر دے تو تو ہی اسکے لائق ہے۔ اور اگر تو اسکو دھتکار دے تو پھر

تیرے سوا اسپر کون رحم کریگا۔

علامہ ابو صیری کی مناجات :-

لعل رحمة ربی حین یقسیمها - تاتی علی حسب العصیان فی القسم

امید ہے جب اللہ کی رحمت تقسیم ہوگی تو گناہوں کے موافق تقسیم ہوگی۔

جسکے گناہ بہت ہونگے اسپر یقیناً رحمت بھی بہت ہوگی۔

یارب اجعل رجائی غیر منعکس - لدیک واجعل حسابی غیر منعزم

اے میرے پروردگار! تجھ سے جو مجھے امید ہے اس میری امید کے برعکس

معاملہ نہ کیجیو۔ اور میرے دلمیں تجھ سے جو گمان رحمت ہے اسکو منقطع نہ

فرمائیو۔

والطف بعبدک فی الدارین ان له - صبرا متی تدعه الابرار ینہز

اور اپنے اس بندہ پر دونوں جہاں میں لطف و کرم فرما کیونکہ اسکو شیطان اور

مصیبتیں پیش آتی ہیں۔ تو اسکا صبر ساتھ چھوڑ دے تا ہے۔ یہ مصیبتوں کو

برداشت نہیں کر سکتا۔

علامہ ابو القاسم ز محشری کی مناجات :-

قرب الرحیل الی دیار الآخرة

فاجعل الہی خیر عمری آخرة

سفر اپنی آخری منزل کے قریب ہے۔ بس اے اللہ میری آخری عمر اچھی کر دے۔

وارحم مبیئتی فی القبور و وحدتی

وارحم عظامی حین تبقى فاخره

اور رحم فرما مجھ پر جب قبر کی رات ہو اور وہاں کی تنہائی ہو اور میری ہڈیوں پر بھی رحم فرما سو جب وہ قبر میں بوسیدہ ہو کے ریزہ ریزہ ہو جائیں۔

فانا المسکین الذی ایامه

ولت باوزار غدت متواتره

میں وہ مسکین ہوں جسکے اچھے دنوں نے بھی اسکے متواتر گناہوں کے باعث اس سے منہ موڑ لیا۔

فلئن رحمت فانت اکرم راحم

فبحار جودک یا الہی زاخره

بس اگر تو نے رحم فرمایا تو تو رحم کرنے والوں کا بھی سخی اور داتا ہے۔ اے

میرے اللہ! تیری جود و عطا کا سمندر تو ٹھائیں مار رہا ہے۔ (جبال الذنوب وسیلہ

الغفران، ابو ظہر محمد یونس ص ۱۰۰)

حضرت رابعہ بصری کی مناجات :-

الہی انحر ف قلبا یحبک

اے میرے اللہ! کیا تو اس دل کو آگ میں جلائیگا جو تجھ سے محبت کرتا ہے

بعض عابدین کی مناجات :-

اللہم ان عفوک عن ذنوبی و تجاوزک عن خطیئتی و سترک علی قبیح

عملی اطمعنی ان اسئلك مالا استوجبه منک مما قصرت فیہ۔ ادعوک آمانا و

اسئلك مستنانسا فانک المحسن الی وانا المسئئ الی نفسی فیما بینی بینک

و تتودد الی بالنعم و اتبغض الیک بالمعاصی و لکن الثقة بک حملتني علی

الجرأة عليك بفضلك واحسانك على فاغفر لي وارحمني وتب علي انك  
انت الغفور الرحيم. (الفوائد - للشرحي ص ۳۲)

اے اللہ! تیرا معاف فرمانا میرے گناہوں کو، تیرا درگزر فرمانا میری خطاؤں

کو، تیرا پردہ پوشی فرمانا میری بد اعمالیوں کی، ان چیزوں نے مجھے حوصلہ دیا  
کہ میں تجھ سے اس چیز کا سوال کروں جس کا میں مستحق نہیں اپنی تقصیر کی

وجہ سے۔ میں تیری پناہ اور امن چاہتے ہوئے تجھ سے دعا مانگتا ہوں، تیرا انس  
اور کرم چاہتے ہوئے تجھ سے سوال کرتا ہوں کیونکہ تو میرے ساتھ اچھا اور

عمدہ سلوک کرنے والا ہے جبکہ میرے اور تیرے درمیان جو معاملات ہیں  
انہیں اپنے نفس کے ساتھ میں برا سلوک کرنے والا ہوں تو اپنی نعمتوں سے

نواز کر میرے ساتھ اپنی محبت کا اظہار کرتا ہے جبکہ میں تیری نافرمانیاں کر  
کے تیرے ساتھ اپنے بغض و عداوت کا اظہار کرتا ہوں لیکن تیری ذات پر جو

مجھے بھروسہ اور اعتماد ہے اس نے مجھے ابھارا کہ میں تجھ سے تیرے فضل و  
احسان کے سوال کرنے کی جرأت کروں اب مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم

فرما اور میری توبہ قبول فرمائے کیونکہ تو بہت معاف فرمانے والا اور رحم  
فرمانے والا ہے۔

علامہ یوسف بن اسماعیل نبھانی کی مناجات :-

يارب بالمختار عبدك اسئال - منك الرضا و بجاهه اتوسل  
لا تفضخي ان سترک اجمل - و بحقه اغفر ذنبي المکتوما

صلوا عليه وسلموا تسليما

اے مالک و مختار رب! میں تیرا بندہ ہوں تجھ سے تیری رضا کا سوال کرتا

ہوں اور تیرے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا جو مقام محبوبیت تیرے

یہاں ہے اسکو تیری بارگاہ میں وسیلہ بنا کر عرض کرتا ہوں کہ مجھے قیامت کے

دن رسوانہ کیجئے۔ اور انکے صدقہ میرے سارے گناہ معاف فرمادے۔ کیونکہ تیری پردہ پوشی کا جواب نہیں ہے۔ اور انپر خوب رحمتیں نازل فرما اور خوب سلام بھیج۔

يارب هذا العبد بابك يقرع - وبخير من يتشفع يشفع  
خصصته بشفاعته لا تدفع - وجعلته بالمومنين رحيمًا

صلوا عليه وسلموا تسليما

اے میرے پروردگار! یہ بندہ تیرے دروازہ کو کھٹکھٹا رہا ہے۔ اور وہ بہترین ذات جسکو تو نے شفیع بنایا ہے انکی سفارش لیکر آیا ہے۔ جنکو تو نے ایسی خاص شفاعت سے نوازا ہے جو کبھی رد نہیں ہوتی اور انکو تو نے بندوں پر بہت ہی مہربان اور شفقت فرمانے والا بنا کر بھیجا ہے۔ انپر خوب رحمتیں نازل فرما اور خوب سلام بھیج۔

يارب رب فتى جنى فاستأمننا - بمحمد قد نال غايات المنى  
فبجاهد اغفر ما جنيت فيها انا - لند امتى قد صرت رب ندیما

صلوا عليه وسلموا تسليما

اے میرے رب! بہت سے ایسے لوگ بھی ہیں جنہوں نے گناہ کر کے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقہ تجھ سے اماں طلب کی تو تو نے انکی مراد پوری فرمادی اور انکو جہنم کی آگ سے اماں عطاء فرمادی۔ بس مجھے بھی انکے اس ہی مقام قرب کے واسطے سے معاف فرمادے۔

اے میرے رب! یہ رہا تیرا بندہ جو اپنی بد اعمالیوں پر بہت شرمسار ہے اسکے آقا پر خوب رحمتیں نازل فرما اور خوب سلام بھیج۔

يارب انى فى جوارك لائذ - وبحسن عفوكم من عذابك عائد  
ولديك جاه المصطفى هو نافذ - وله التجئات فلن ارى محروما

صلوا عليه وسلموا تسليما

اے میرے پالناہار! میں تیری پناہ کا طلبگار ہوں، تیرے عذاب سے تیرے  
 عفو کی پناہ چاہتا ہوں اور حضرت محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء کا جو تیری بارگاہ  
 میں بلند مرتبہ ہے اس کے صدقہ تجھ سے میں نے التجا کی ہے مجھے یقین ہے  
 کہ اب میں تیری رحمت و عطاء سے کبھی محروم نہیں رہوں گا۔ میرے آقا پر  
 خوب درود و سلام بھیج۔

### شیخ عبد القادر جیلانی کی عربی مناجات :-

الہی ما احلمک علی من عصاک و ما اقربک ممن دعاک و ما اعطفک علی  
 من سئاک و ما اراک بمن املک من الذی سالک فحرمتہ اولجاء الیک  
 فاهملتہ او تقرب مک فابعدتہ او هرب الیک فطردتہ لک الخلق والامر۔  
 الہی اتراک تعذبنا و توحیدک فی قلوبنا و ما آخاک تفعل ولئن فعلت  
 اتجمعنا مع قوم طال ما بغضنا ہم لک فبالمکنون من اسمائک و ما وارثہ  
 الحجب من بہائک ان تغفر لہذہ النفس الہلوع و لہذا القلب الجزوع الذی لا  
 یصبر لحر الشمس فکیف یصبر لحر نارک یا حلیم یا عظیم یا کریم یا رحیم۔  
 مجموعہ وظائف چشتیہ / اوراد اسبوع الشریف لید عبد القادر جیلانی، ص ۲۳

اے میرے معبود! تو کتنا بردبار ہے اسپر جو تیری نافرمانی کرے، اور کتنا  
 قریب ہے اس سے جو تجھے پکارے اور تو کتنا مہربان ہے اسپر جو تجھ سے  
 سوال کرے اور تو کتنا بڑا رحیم ہے اسکے ساتھ جو تجھ سے امید رکھے، وہ  
 کون ہے کہ جس نے تجھ سے سوال کیا ہو اور تو نے اس کو محروم رکھا ہو؟  
 وہ کون ہے جو تیری طرف ملتی ہوا ہو اور تو نے اسکی طرف نگاہ رحمت نہ  
 فرمائی ہو؟ وہ کون ہے جو تیری طرف دوڑا ہوا گیا ہو اور تو نے اسکو دھتکار  
 دیا ہو؟ تمام مخلوق تیری ہے اور سب امر تیرے ہیں۔ اے میرے اللہ! کیا تو  
 مناسب سمجھتا ہے کہ تو ہمیں عذاب دے در آنحالیکہ تیری رحمت ہمارے  
 دلوں میں ہو میں نہیں سمجھتا کہ تو ایسا کریگا اور اگر تو ایسا کریگا تو کیا تو ہم کو

ان لوگوں کے ساتھ جمع کرے گا جنکو ہم نے تیری محبت کی وجہ سے اپنا دشمن بنائے رکھا پس اپنے ناموں کی پوشیدہ تاثیرات کے طفیل اور پوشیدہ چمک دمک کے طفیل اس حریص نفس اور اس بے صبرے دل کو بکشدے جو کہ دھوپ کی گرمی کو برداشت نہیں کر سکتا وہ کیسے تیری آگ کی گرمی کو برداشت کر سکیگا۔ اے حلم فرمانے والے! اے بڑے مرتبہ والے! اے حنی! اے مہربان!۔

شیخ عبد القادر جیلانی کی فارسی مناجات :-

ستار توئی پوش عییم بکرم  
کز خلق جہاں بے محتاج ترم

تو ستار ہے یعنی پردہ پوشی کرنے والا لہذا میرے عیوں کی بھی اپنے کرم سے پردہ پوشی فرمادے کہ جہاں کی ساری مخلوق تیرے رحم و کرم کی محتاج ہے۔

در ہر کہ نظر کنم بہ بنیم ہمز  
جز عیب نہ بنیم چو نگرم

جسپر بھی نگاہ جاتی ہے اسمیں کوئی نہ کوئی ہمز اور اچھائی نظر آتی ہے لیکن جب میں اپنی طرف دیکھتا ہوں تو مجھے اپنے اندر سوائے عیوب اور برائیوں کے اور کچھ نظر نہیں آتا۔

بیگانہ زا خلاصم واز تقویٰ دور

دائم بفریب نفس و شیطان مغرور

اخلاص اور تقویٰ سے میں بہت دور ہوں اور ہمیشہ نفس اور شیطان کے فریب اور جال میں گرفتار ہوں۔

سرتا قدم غرقہ عصیاں و فجور

لیکن تو رحیمی و کریمی و غفور

میں سر سے پاؤں تک گناہوں اور نافرمانیوں میں غرق ہوں لیکن تو مجھ پر

رحم و کرم فرمانے والا ہے اور میرے گناہوں کو معاف فرمانے والا ہے۔

گفتم ز مر قیاس بے ہودہ بے

کردم ز گناہ آنچہ زکر دست کے

میں اپنے قیاس سے کہتا ہوں کہ جیسے میں نے گناہ کیے ہیں ایسے کسی نے نہیں کیے۔

القصد ندارم اندریں و ر ط جہل

جز لطف و عنایت تو فریاد رس

بہر حال اس بھنور میں سوائے تیرے لطف و عنایت کے میرا کوئی مددگار اور فریاد رس نہیں۔

ایک عاشق رسول کی مناجات :-

تو غنی ازہر دو عالم من فقیر

روز محشر عذر ہائے من پذیر

یا اگر بینی حسابم ناگزیر

از نگاہ مصطفیٰ پنہاں بگیر

اے اللہ! تو دونوں عالم سے بے نیاز ہے۔ میں فقیر و محتاج ہوں، حشر کے

دن میرے عذروں کو قبول فرما لیجئے۔ اور اگر تو دیکھے کہ میرا حساب و کتاب

لینا بہت ہی ضروری ہے تو پھر آقا حضور سرور دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم کی

نگاہوں سے چھپا کر میری پکڑ کیجئے اور انکے سامنے میرا حساب و کتاب نہ لیجئے

۔ (کیونکہ انکے سامنے جب میرے عیب کھلیں گے تو میں شرم سے انکا سامنا

نہیں کر سکوں گا ادھر میری بد اعمالیوں اور سیاہ کاریوں اور انکی وجہ سے مجھ

پر ہونے والی سختیوں کو دیکھکر انکے قلب کو بھی ایذا پہنچے گی لہذا انکے سامنے

میرے پکڑ نہ کیجئے بلکہ انکی نگاہوں سے چھپا کر میرا حساب و کتاب لیجئے تاکہ

تیرے محبوب کو ایذا نہ ہونے پائے)۔

مولانا رومؒ کی مناجات :-

اے خدائے پاک و بے انباز و یار  
دست گیر و جرم مارا در گزار

اے خدائے پاک! اے وحدہ لا شریک! میری دست گیری فرمائیے اور میرے  
جرموں سے درگزر فرمادیجئے۔

کار تو تبذیل اعیان و عطاء

کار ما سو است و نسیان و خطاء

تیرا کام عطاء و بخشش کرنا ہے، میرا کام بھولنا، اور خطاء کرنا ہے۔

اے کریم ذو الجلال مہرباں

دائم المعروف دارائے جہاں

اے بے مانگے عطا کرنے والے! اے بزرگی والے مہرباں! اے ہمیشہ

بھلائی کرنے والے! اے سارے جہاں کے بادشاہ!۔

من بعصیاں صرف وقت خود کنم

بنی و از حلم ی پوشی برم

میں گناہوں میں ہمیشہ مصروف رہا اور تو ہمیشہ میری پردہ پوشی فرماتا رہا۔

من گنہ آرم تو ستاری کنی

جرم من آرم تو معذاری کنی

میں گناہ کرتا ہوں تو اسکی پردہ پوشی فرمادے تا ہے۔ میں جرم کرتا ہوں تو

عذر قبول فرمالیتا ہے۔

جرمہا بنی و خشمے نا آورے

اے بقر بانت چہ نیکو داورے

تو میری نافرمانیوں کو دیکھکر بھی مجھ پہ غصہ نہیں ہوا۔ تیرے اس حلم و کرم

کے قربان جاؤں۔



حضرت جنید بغدادی کی مناجات :-

الہی واقف بر حال زارم  
ہمیں دانم کہ جز تو کس ندارم

اے میرے اللہ! تو میرے حال زار سے اچھی طرح واقف ہے، میں جانتا ہوں کہ تیرے سوا میرا کوئی نہیں۔

الہی کردہ ام بسیار تقصیر  
وزاں حسرت بغایت شرمسارم

اے میرے اللہ! مجھ سے بہت غلطیاں ہو گئیں اب ان پر افسوس کیساتھ میں نہایت شرمندہ ہوں۔

الہی غرقہ ام در بحر عصیاں  
بدست رحمت افکن بر کنارم

اے میرے اللہ! میں بحر عصیاں میں غرق ہوں، مجھے اپنے دست کرم سے نکال کر کنارہ لگا دیجئے۔

الہی از کمال لطف پذیر  
دل سوزاں و چشم اشکبارم

اے میرے اللہ! اپنے نہایت لطف و کرم سے میرے اس جلے ہوئے دل کو اور اشکبار آنکھوں کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمالے

الہی چوں در بیجا رستہ کردی  
قیامت ہم چناں امیدوارم

اے میرے اللہ! جب تو نے یہاں مجھے چھوڑ دیا ہے تو قیامت کے دن بھی مجھے تجھ سے یہی امید ہے کہ وہاں بھی مجھے چھوڑ دیگا۔

الہی جو عزیزم کردی امروز  
مکن فردا بروئے خلق خوارم

اے میرے اللہ! جب تو نے آج یہاں عزت سے رکھا ہے تو کل قیامت کے دن بھی اپنی ساری مخلوق کے سامنے مجھے رسوا نہ کیجئے۔

الہی در شعبے در منزل گور  
بلطف خویش گرداں عمگسار م

اے میرے اللہ! جب قبر کی سخت رات آئے تو خاص اپنے لطف و کرم سے میرے غم اور گھبراہٹ کو دور فرما دے۔

الہی بر جنید ایمان نگہدار  
کہ اینست حاصل جاں اعتبارم

اے میرے اللہ! جنید کے ایمان کی حفاظت فرمائیو کہ یہی تو اسکا ایک حاصل زندگی ہے۔

حضرت شمس تبریز کی مناجات :-

از درد بے قرارم فریادرس الہی  
کس نیست جز تو یارم فریادرس الہی

میں درد سے تڑپ رہا ہوں۔ میری فریاد فرماری اے میرے اللہ۔ تیرے سوا میرا کوئی مددگار نہیں میری فریاد رس فرمائیو اے میرے اللہ۔

دم دم بے بلاہا کردم بے خطاھا  
بر نفس خود جفاھا فریاد رس الہی

ہر ہر پل میں نے خطائیں اور نافرمانیاں کی ہیں اور اپنے نفس پر ظلم ڈھائے ہیں۔ میری فریاد رس فرمائیو اے میرے اللہ!

تو عالم! الغیبی تو سائر العیبی  
تو غافر الذنوبی فریاد رس الہی

تو پوشیدہ امور کو جاننے والا ہے۔ تو عیسوں کو چھپانے والا ہے۔ تو گناہوں کو بھٹکنے والا ہے میری بھی فریاد رس فرمائیو اے میرے اللہ!

شمس گناہ کردہ نامہ سیاہ کردہ  
 عمرے تباہ کرد ہ فریاد رسی الہی  
 شمس تبریز نے بہت گناہ کئے ہیں۔ اپنا نامہ اعمال سیاہ کر لیا ہے، اپنی عمر تباہ  
 و برباد کر دی ہے۔ اسکی فریاد رسی فرما اے میرے اللہ!

خواجہ فرید الدین عطار کی مناجات :-

بادشاہا جرم مارا در گزار  
 ما گنہ گاریم و تو آمرزگار  
 اے بادشاہ! ہمارے جرموں سے در گزار فرما دے۔ ہم گنہگار ہیں لیکن تو تو  
 بخشنے والا ہے۔

تو نکو کاری و ما بد کردہ ایم  
 جرم بے اندازہ بچد کردہ ایم  
 تو نے ہمیشہ ہمارے ساتھ اچھائی کی ہم نے ہمیشہ برائی کی اور بے حد و  
 حساب تیری نافرمانیاں کیں۔

بے گناہ نگذشت بر ما ساعتے  
 با حضور دل نہ کردہ ام طاعتے  
 ہماری زندگی میں کوئی ایک گھڑی بھی بغیر گناہ کے نہیں گزری، اور حضور  
 قلب کے ساتھ ہم نے تیری کوئی عبادت نہیں کی۔

بردر آمد بندہ بگر یکنتے  
 آبروئے خود ز عصیاں یکنتے  
 بھاگا ہوا بندہ اب تیرے در پر آیا ہے، گناہوں سے اپنی عزت و آبرو کو گنوا  
 چکا ہے۔

مغفرت دارم اسید از لطف تہ  
 ز آنکو خود ز مودہ لا تقنطوا

تیرے لطف و کرم سے بخشش و مغفرت کی امید رکھتا ہے کیونکہ تو نے خود فرمایا ہے، لا تقنطوا من رحمة اللہ کہ اللہ کی رحمت سے کبھی ناامید نہ ہونا۔

شیخ سعدی کی مناجات :-

بلطفم بخواں یا مراں از درم - ندا رد بجز آستان سر

اے نبوتِ مولا، خواہ تو مجھ پر کرم فرمائے یا اپنے در سے مجھے دھتکار دے مگر میرا سراں تیری چوکھٹ سے نہیں ہٹ سکتا۔ کیونکہ دونوں جہاں میں سرے دایرہ کوئی نہیں ہے۔

چہ عذر آرد از ننگ تردامنی  
مگر عجز پیش آورم - کالے غنی

اپنے گناہوں کے متعلق میں تیرے سامنے کیا عذر پیش کروں؟ ہاں اے خالق تیری بارگاہ میں صرف اپنی عجز و انکساری پیش کر سکتا ہوں۔  
فقیرم بجرم گناہم نگیر غنی را ترحم بود بر فقیر  
میں تیرا فقیر ہوں گناہوں کے جرم میں میری پکڑ نہ فرما، کیونکہ غنی تو ہمیشہ  
فقیروں پر رحم کرم ہی کرتے ہیں۔

ز مسکینم روئے در خاک رفت - غبار گناہم بر افلاک رفت

اپنی عاجزی و مسکینی کے باعث میرا چہرہ خاک پر رکھا ہوا ہے گرچہ میرے  
گناہوں کا غبار آسمان تک پہنچ گیا ہے۔

تو یک نوبت اے ابر رحمت بہار - کہ در پیش باران نپاید غبار

اے اللہ مجھ پر اپنا باران رحمت بر سادے کیونکہ بارش کے سامنے غبار  
کہاں ٹھرتا ہے۔

خدا یا مقصر بکار آدمیم - گنگار و امید وارم آدمیم

اے میرے خدا میں بہت گناہ اور تقصیریں کر کے آیا ہوں۔ گنگار ہوں

لیکن بڑی امیدیں لیکر تیرے پاس آیا ہوں۔

التجائے شاہ نقشبند :-

حضرت خواجہ بہاؤ الدین نقشبندؒ نے فرمایا تھا کہ میرے جنازہ میں

یہ شعر پڑھتے ہوئے جانا۔

مفلسا نیم آمدہ در کوئے تو

شینا لند از جمال روئے تو

مفلس تیرے کوچہ میں آئے ہیں، خدا کے واسطے اپنے جمال روئے انور کا

صدقہ کچھ عطا فرمادیجئے۔

حضرت مولانا جامی کی مناجات :-

گرچہ عصیاں بے عدد اماں نظر بر رحمت

آیت لا تقنطوا بر خود گواہ آوردہ ام

اگرچہ میرے گناہ بے حد و حساب ہیں لیکن میری نظر تیری رحمت پر ہے اور

دلیل کے طور پر آیت مبارکہ لا تقنطوا من رحمۃ اللہ لیکر آیا ہوں۔

جز تو دیگر دستگیرم نیست در دنیاؤ دیں

باہزاراں انفعال و رو سیاہ آوردہ ام

تیرے سوا دنیا و دیں میں میری کوئی دستگیری کرنے والا نہیں ہزار با

شرمندگی کے ساتھ اپنا رو سیاہ لیکر آپ کے پاس آیا ہوں۔

دربا آوردہ ام شہا کہ گنج تو نیست

بے کسی و ناکسی عجز و گناہ آوردہ ام

اے بادشاہ! تیری بارگاہ میں ایسے موتی لیکر آیا ہوں جو تیرے خزانہ میں

نہیں اور وہ بے کسی لاچارگی، عجز و انکساری اور گناہ و خواری ہے۔

مولانا احمد رضا خاں کی فارسی مناجات :-

اے خدا اے مہرباں مولائے من - اے انیس خلوت شبہائے من  
اے خدا! اے مہرباں! اے میرے مولا! اے میری راتوں کی خلوتوں کے  
انیس۔

اے کریم کارساز و بے نیاز - دائم الاحسان شہ بندہ نواز  
اے کریم! اے کام بنانے والے بے نیاز، ہمیشہ اپنے بندوں پر احسان  
کرنے والے شہ بندہ نواز۔

اے بیادت نالہ فرغ سحر - اے کہ ذکرت مرہم زخم جگر  
اے وہ ذات کہ جسکی یاد مرغ سحر کے نالوں میں بھی ہے - اے وہ ذات کہ  
جسکا ذکر زخم جگر کا مرہم بھی ہے۔

اے کہ نامت راحت جان و دلم - اے کہ فضل تو کفیل مشکم  
اے وہ ذات کہ جسکا نام میرے لئے راحت جاں ہے - اے وہ ذات کہ جسکا  
فضل میری ہر مشکل کا حل ہے۔

ہر دو عالم بندہ اکرام تو - صد چو جان من فدائے نام تو  
دونوں عالم تیری عطاء و بخشش کے غلام ہیں - میری جیسی سو جانیں بھی  
تیرے نام پر قرباں ہیں۔

ماخطا آریم و تو بخشش کنی - نعرہ انی غفور مے زنی  
میں خطا کرتا ہوں تو تو اسکو بخش دے تا ہے اور اعلان فرماتا ہے کہ میں  
بخشنے والا ہوں۔

اللہ اللہ زیں طرف جرم و خطاء - اللہ اللہ زان طرف رحم و عطاء  
اللہ اللہ! اسطرف جرم ہی جرم خطائیں ہی خطائیں ہیں - اللہ اللہ! اسطرف  
رحم ہی رحم اور عطائیں ہی عطائیں ہیں۔

مولانا احمد رضا خاں صاحب کی اردو مناجات :-

یا الہی ہر جگہ تیری عطاء کا ساتھ ہو - جب پڑے مشکل شہ مشکل کشا کا ساتھ ہو

یا الہی جب زبا نہیں باہر آئیں پیاس سے۔ ساقی کوثر شہ جود و عطاء کا ساتھ ہو  
یا الہی گور قبر کی جب آئے سخت رات۔ انکے پیارے منہ کی صبح جانفزا کا ساتھ ہو  
یا الہی گرمی محشر سے جب بھڑکیں بدن۔ دامن محبوب کی ٹھنڈی ہوا کا ساتھ ہو  
یا الہی جب ہمیں آنکھیں حساب جرم میں۔ ان تبسم ریز ہونٹوں کی دعا کا ساتھ ہو  
یا الہی رنگ لائیں جب میری بے باکیاں۔ ان کی سچی سچی نظروں کی حیا کا ساتھ ہو  
یا الہی جب سر شمشیر پر چلنا پڑے۔ رب سلم کہنے والے غمزدہ کا ساتھ ہو

ہم ہیں انکے وہ ہیں تیرے تو ہوئے ہم تیرے۔ اس سے بڑھکر تیری سمت اور وسیلہ کیا ہے  
صدقہ پیارے کی حیا کا نہ لے مجھ سے حساب۔ بخش بے پوچھے، لگاتے کو جانا کیا ہے

گنہ رضا کا حساب کیا وہ اگر چہ لاکھوں سے ہیں سوا۔ مگر اے عفو تیرے عفو کا تو حساب ہے نہ شمار ہے۔

### مولانا حسن رضا خاںؒ کی مناجات :-

غش آگیا کلیم سے مشتاق دید کو۔ جلوہ بھی بے نیاز ہے اس بے نیاز کا  
اس بے کسی میں دل کو مرے ٹیک لگ گئی۔ شرہ سنا جو رحمت بیکس نواز کا  
تو بے حساب بخش کہ ہیں بے شمار جرم۔ دے تا ہوں واسطہ تجھے شاہ حجاز کا  
لاج رکھ لے گناہ گاروں کی۔ نام رحمن ہے تیرا یا رب  
عمیب میرے نہ کھول محشر میں۔ نام ستار ہے تیرا یا رب  
بے سبب بخشدے نہ پوچھ عمل۔ نام غفار ہے تیرا یا رب  
سبقت رحمتی علی غضبی۔ تو نے جب سے سنا دیا یارب  
آسرا ہم گناہگاروں کا۔ اور مضبوط ہو گیا یارب  
ہے انا عند ظن عبدی بی۔ میرے ہر درد کی دوا یارب

بیدم وارثی کی مناجات :-

سجدہ اسی کا سجدہ ہو سروہی سرفراز ہو۔ یار کے پائے ناز پر جسکی اداء نماز ہو

در سے تیرے کوئی گدا خالی کبھی نہیں پھرا۔ میری طرف بھی اے کریم دست کرم دراز ہو

اس سنگ آستان پہ جبیں نیاز ہے۔ واللہ کیا نماز ہماری نماز ہے  
زاہد کو اپنے زہد و عبادت پہ ہے غرور۔ مجھ کو ترے کرم و تیری رحمت پہ ناز ہے

واعظ میرے گناہوں پہ تیری نگاہ ہے۔ میری نظر ہے رحمت پروردگار پر  
بیدم اگر خزانہ کونین بھی ملے۔ صدقہ کروں میں دولت دیدار پر

ہاں ہاں میرے عصیاں کا پردہ نہیں کھلے گا۔ ہاں ہاں تیری رحمت کا ہے کام خطا پوشی

میرے رسوائیاں محشر میں ممکن ہی نہیں بیدم۔ وہ اپنے نام لیوا کو ذلیل و خوار دیکھنے لگے؟

میرے عصیاں دیکھ کر مری ندامت دیکھ کر۔ کیسے ممکن ہے تیری رحمت نہ آئے جوش میں  
دیکھ کر دریا رواں اشکوں کا میری آنکھ سے۔ لہریں لیتا ہے تبسم اس سب خاموش میں  
اور حشر میں بے شمار میرے قصور ہیں تو ہوں۔ تجھ سا کریم کے لئے مجھ سا گنہگار کیا۔

ایک اردو شاعر کی مناجات :-

تو تو جس خاک کو چاہے وہ بنے بندہ تیرا  
میں خدا کسکو بناؤں جو خفا ہو جائے  
حرم و دیر کے جھگڑے تیرے چھینے سے ہیں  
ورنہ تو پردہ اٹھا دے تو تو ہی تو ہو جائے

حاجی امداد اللہ مہاجر مکی کی مناجات :-

یا الہی تو ہے رحمن و رحیم۔ صاحب جود و کرم فضل عمیم  
ہے پناہ بے پناہاں تیری ذات۔ ہے عفو گناہاں تیری ذات  
آسرا بے آسرونکا ہے تو ہی۔ بے سہاروں کا سہارا ہے تو ہی  
لیکے صد حسرت بایں لطف و عطاء۔ میں کروں ہر دم تیرے جرم و خطا



پر کروں کیا آہ تیرے حلم و خیر - کرتے ہیں جھکو گناہوں پر دلیر  
 نیک ہوں یا بد ، بھلا ہوں یا برا - تیرا کہلا کے کہاں جاؤں خدا  
 مجھ سے بندے ہیں تیرے بے انتہا - پر نہ مجھ کو تجھ سا سوا ملے دوسرا  
 تجھ سے ہی شرمندگی بس ہے مجھے - پر نہ کر شرمندہ آگے غیر کے  
 شامت اعمال سے اپنے مگر - ایک مدت تک رہا میں دور تر  
 ہو کے قائل اپنی تقصیرات سے - اب جو آیا ہوں تو مجھ کو بخش  
 کیا کروں میں عذر تقصیرات کا - تیرے آگے عجز و زاری کے سوا  
 آہ و زاری سے اٹھا دست دعا - مانگتا ہوں تجھ سے جھکو اے خدا

### علامہ اقبال کی مناجات :-

نہ کہیں جہاں میں اماں ملی جو اماں ملی تو کہاں ملی  
 میرے جرم ہائے سیاہ کو تیرے عفو بندہ نواز میں  
 تو بچا بچا کے نہ رکھ اسے ترا آئینہ ہے وہ آئینہ  
 جو شکستہ ہو تو عزیز تر ہے نگاہ آئینہ ساز میں

### جگر مراد آبادی کی مناجات :-

اس امت عاصی سے نہ منہ پھیر خدایا  
 نازک ہے بہت غیرت سلطان مدینہ  
 کچھ اور نہیں کام جگر جھکو کسی سے  
 کافی ہے بس اک نسبت سلطان مدینہ

### ایک شاعر کی مناجات :-

عصیاں سے کبھی ہم نے کنارہ نہ کیا - پر تو نے دل آزرہ ہمارا نہ کیا  
 ہم نے تو جہنم کی بہت کہیں تدبیریں - لیکن تیری رحمت نے گوارا نہ کیا

### امیر مینائی کی مناجات :-

وہ کرشمے شان رحمت نے دکھائے روز محشر - چیخ اٹھا ہر بے گناہ میں بھی گناہ گاروں میں ہوں

بے گناہوں میں چلا زاہد جو اسکو ڈھونڈنے۔ مغفرت بولی ادھر آئیں گنگاروں میں ہوں

نگاہ کرم سے مجھ کو نہ دیکھ اے دوزخ۔ خبر نہیں تجھے کسکا گنگار ہوں میں  
پھر اسکی شان کریمی کے حوصلے دیکھ۔ گنگار یہ کھٹے گنگار ہوں میں

### داغ کی مناجات :-

قمر کو جامہ شب تو بھر کو پردہ چشم۔ کئی لباس تیرے نور کو سیاہ ملے  
نوید بخشش عصیاں اسے سنا دینا۔ جو شرمسار کہیں داغ رو سیاہ ملے

داغ ہے روز قیامت میری شرم اسکے ہاتھ۔ میں گناہوں سے جو مجھوب ہوا خوب ہوا

وہ کریم کیا نہیں ہے وہ رحیم کیا نہیں ہے۔ کبھی داغ بھول کر بھی نہ غم نجات کرنا

### ذوق کی مناجات :-

بے سیاہی نہ چلا کام قلم کا ایک ذوق  
رو سیاہی سر و ساماں ہے سیاہ کاروں کا

### اکبرالہ آبادی کی مناجات :-

کیا خبر تھی کہ گناہوں سے ہے عزت میری  
قابل دید ہے توبہ پہ ندامت میری

### محمود کی مناجات :-

الہی میری حشر میں لاج رکھ لے  
خطاوار ہوں میں عطاء چاہتا ہوں

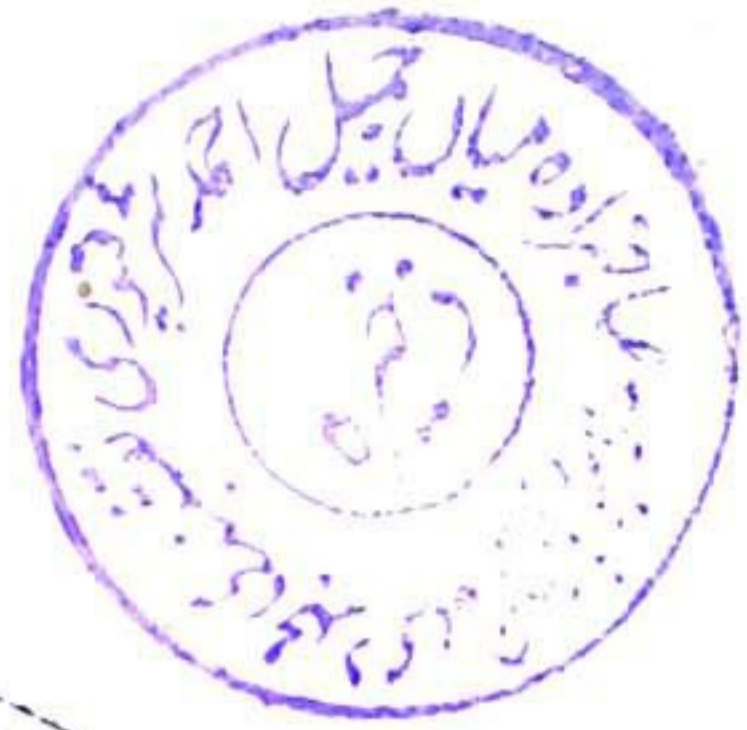
بیدل کی مناجات :-

نہ جنت ، نہ باغ آرام چاہتے ہیں  
گنہگار ہیں بس کرم چاہتے ہیں

اکبر وارثی کی مناجات :-

ہے غفور الرحیم تیرا نام - بکھٹنا ہے قدیم تیرا کام  
بطفیل محمد عربی - ہر اصحاب پاک و آل نبی







## صاحبزادہ ڈاکٹر ابوالخیر محمد زبیر کی دیگر تصنیفات

(۱) سندھ کے صوفیائے نقشبندیہ (دو جلدیں)

تصوف کی تعریف، اہمیت، فضیلت اور تمام سندھ کے نقشبندی صوفیاء کے حالات

(۲) بزم جاناں :- پاک و ہند کی عظیم روحانی شخصیات حضرت خواجہ محمد رکن الدین اور حضرت شاہ مفتی محمد محمود الوریؒ کے حالات

(۳) تجلیات ضیائے معصوم :- افغانستان کی ایک عظیم روحانی شخصیت حضرت خواجہ ضیائے معصوم کابلی افغانی اور انکے آباؤ اجداد اور انکی اولاد امجاد کے حالات

(۴) جدید طبی مسائل کا شرعی حل :- پلاسٹک سرجری، اعضاء کی پیوند کاری، بیوی کو خون دینا، الکحل ملی دواؤں کا حکم روزہ میں انجکشن اور ڈرپ وغیرہ کا حکم

(۵) درس قرآن :- بعض اہم عقائد و اعمال سے متعلق منتخب آیات کا ترجمہ اور مختصر سی تفسیر پر مشتمل تربیتی نصاب

(۶) درس حدیث :- بعض اہم عقائد و اعمال سے متعلق منتخب احادیث کا ترجمہ اور تشریح پر مشتمل ایک تربیتی نصاب

(۷) حق نبی :- ایک علمی بحث مقتدر علماء کی تصدیقات کے ساتھ

(۸) رحمۃ للعالمین کی دعائیں :- مختلف مواقع پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول معتبر دعاؤں کا مجموعہ

(۹) فتاویٰ :- مختلف فقہی موضوعات پر لکھے ہوئے سوالوں کے محققانہ اور دلائل سے مرصع جوابات

رکن الاسلام پبلیکیشنز :- آزاد میدان ہیر آباد حیدرآباد -

اسٹاکسٹ محمودیہ بک فاؤنڈیشن بالمقابل الائیٹ سینما حیدرآباد

## صاحبزادہ ڈاکٹر ابوالخیر محمد زبیر کی دیگر تصنیفات

(۱) سندھ کے صوفیائے نقشبندیہ (دو جلدیں)

تصوف کی تعریف، اہمیت، فضیلت اور تمام سندھ کے نقشبندی صوفیاء کے حالات

(۲) بزم جاناں :- پاک و ہند کی عظیم روحانی شخصیات حضرت خواجہ محمد رکن الدین اور حضرت شاہ مفتی محمد محمود الوریؒ کے حالات

(۳) تجلیات ضیائے معصوم :- افغانستان کی ایک عظیم روحانی شخصیت حضرت خواجہ ضیائے معصوم کابلی افغانی اور انکے آباؤ اجداد اور انکی اولاد امجاد کے حالات

(۴) جدید طبی مسائل کا شرعی حل :- پلاسٹک سرجری، اعضاء کی پیوند کاری، بیوی کو خون دینا، الکحل ملی دواؤں کا حکم روزہ میں انجکشن اور ڈرپ وغیرہ کا حکم

(۵) درس قرآن :- بعض اہم عقائد و اعمال سے متعلق منتخب آیات کا ترجمہ اور مختصر سی تفسیر پر مشتمل تربیتی نصاب

(۶) درس حدیث :- بعض اہم عقائد و اعمال سے متعلق منتخب احادیث کا ترجمہ اور تشریح پر مشتمل ایک تربیتی نصاب

(۷) حق نبی :- ایک علمی بحث مقتدر علماء کی تصدیقات کے ساتھ

(۸) رحمۃ للعالمینؐ کی دعائیں :- مختلف مواقع پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول معتبر دعاؤں کا مجموعہ

(۹) فتاویٰ :- مختلف فقہی موضوعات پر لکھے ہوئے سوالوں کے محققانہ اور دلائل سے مرصع جوابات

رکن الاسلام پبلیکیشنز :- آزاد میدان ہیر آباد حیدرآباد -

اسٹاکسٹ محمودیہ بک فاؤنڈیشن بالمقابل الائیٹ سینما حیدرآباد